SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

November 01, 2004

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, twenty minutes past ten in the morning with Mr. Chairman (Mr .Mohammedmian Soomro) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وابتغ فیما اٰتک اللہ الدارالاخرۃ ولا تنس نصیبک من الدنیا و احسن
کما احسن اللہ الیک و لا تبغ الفسا د فی الارض ان اللہ لا یحب المفسدینo
قال انما اوتیتہ علٰی علم عندی اولم یعلم ان اللہ قد اھلک من قبلہ من القرون
من ھو اشد منہ قوۃ و اکثر جمعا ولا یسئل عن ذنوبھم المجرمونo

ترجمہ: اور جو (مال) تم کو اللہ نے عطا فرمایا ہے۔ اس سے آخرت (کی بھلائی) طلب کیجیے
اور دنیا سے اپنا حصہ نہ بھلائیے اور جیسی اللہ نے تم سے بھلائی کی ہے (ویسی) تم بھی (
لوگوں سے) بھلائی کرو۔ اور ملک میں طالب فساد نہ ہو۔ کیونکہ اللہ فساد کرنے والوں کو
دوست نہیں رکھتا۔ بولا کہ یہ (مال) مجھے میری دانش (کے زور) سے ملا ہے کیا اس

معلوم نہیں کہ اللہ نے اس سے پہلے بہت سی امتیں جو اس سے قوت میں بڑھ کر اور جمیعت میں بیشتر تھیں ہلاک کر ڈالی ہیں اور گنہگاروں سے ان کے گناہوں کے بارے میں پوچھا نہیں جائے گا۔

(سورۃ القصص ۷۸-۷۷)

جناب چیئرمین، جی وسیم سجاد صاحب۔

Senator Wasim Sajjad (Leader of the House): In pursuance of Rule 236 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988, I move that the requirements of Rule 238 regarding Question Hour and the requirements of Rule 22 regarding Private Memeber's Day may be dispensed with to enable the pending business of the House to be taken.

Mr. Chairman: It is now put to vote.

(The Motion was carried.)

Mr. Chairman: It is passed. I think let us keep them to minimum because there are time constraints. Dr. Buledi, I come to you,

آپ کا کوئی point تھا۔

POINTS OF ORDER

I) RE: ILL-INFORMED PROPAGATION OF ISLAM IN A TV PROGRAMME "MARHABA RAMAZAN."

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی، جناب چیئرمین! یہ ایک بہت اہم مسئلہ ہے۔ چار رمضان کو مرحبا رمضان کے پروگرام میں ہمارے مذہبی امور کے وزیرمملکت، عامر لیاقت حسین صاحب نے یہ فرمایا کہ خلیفہ عمر بن عبدالعزیز (رح) کو جب دفنایا گیا تو ان کا منہ قبلہ کی طرف کیا گیا اور پھر منہ پھر گیا۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ ایسا کیوں ہوا، انہوں نے کہا کہ انہوں نے عدل

و انصاف نہیں کیا تھا اور انہوں نے دوسرا ایک اور بھی تبصرہ کیا تھا کہ سورۃ ال عمران کی آیتنمبر 164 اور سورۃ النحل کی آیت نمبر 90 کو غلط پڑھنے سے آیت کا مفہوم انہوں نے بدل دیا اور لفظ کفریہ بن گیا۔ ڈاکٹر موصوف نے اسی پروگرام میں رسول اکرم صلی اللہ و علیہ وسلم کے راستے میں کانٹے بچھانے والی عورت اور کوڑا کرکٹ پھینکنے والی عوزت کے حوالے سے اسلامی تاریخ کو مسخ کر کے پیش کیا۔ جناب یہ ایک مذہبی امور کے وزیرمملکت ہیں اور ایک اہم پروگرام میں جو افطاری کے بعد مرحبا رمضان کے پروگرام میں انہوں نے اظہار خیال کیا۔ تمام مسلمانوں نے اس چیز کو محسوس بھی کیا اور یہ ایک بہت اہم مسئلہ بھی ہے تو اس لیے میں سمجھتا ہوں کہ آپ وزیر اطاعت و نشریات کو یہ ہدایات جاری کریں کہ اگر آئندہ بھی اس طرح کے پروگرام جاری رہیں تو ان کا تدارک کیا جائے اور جو انہوں نے الفاظ کہے ہیں ان کی inquiry کی جائے، کیونکہ یہاں مسلمانوں کو بہت ٹھیس پہنچی ہے اور یہ اسلامی ملک ہے تو ایک وزیرمملکت، مذہبی امور کے وزیرمملکت کو یہ باتیں نہیں کہنی چاہئیں اور ان کو لوگوں اورمسلمانوں کے جذبات کا خیال رکھنا چاہیے۔ تو میں اس لیے کہتا ہوں کہ اگر متعلقہ وزیرنہیں ہے تو وسیم سجاد صاحب سے آپ کہیں کہ اس سلسلے میں بات کی جائے۔

جناب چیئرمین، جی وسیم صاحب۔

سینیٹر وسیم سجاد، جناب چیئرمین! یہ مذہبی معاملات بڑے حساس بھی ہوتے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ اس پر بات کرنے کے لیے علم بھی ہونا چاہیے۔ تو ان کو جو شکایت ہے میں متعلقہ وزیر کو پہنچادوں گا۔ مجھے یقین ہے کہ وہ بھی آ کر بات کریں گے۔

Ms . Anisazeb Tahirkheli (Minister of State for Information and Broadcasting): Mr . Chairman! as Minister of State for Information and Broadcasting,

یہ point جو انہوں نے بتایا ہے، I will just get the report اور پھر متعلقہ جو ممبر ہے ان کے ساتھ میں خود مل کر اس کو clarify کر دوں گی۔ اور اس کی transcription بھی منگوا لیتے ہیں۔

جناب چیئرمین: پروفیسر خورشید صاحب۔

IDRE: DEATH OF MIAN SHARIF AND CRITICAL LAW AND ORDER SITUATION IN ISLAMABAD.

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ بہت شکریہ جناب چیئرمین! میں ممنون ہوں آپ کا اور بہت ہی اختصار کے ساتھ دو چیزوں کی طرف آپ کی، ایوان اور حکومت کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ پہلا مسئلہ محترم میاں شریف صاحب کی تدفین کا ہے۔ ایوان میں قائد ایوان کی تحریک پر اپنے غم کا اظہار کیا جو بڑا اچھا gesture تھا۔ ہمارے بھائی مشاہد نے اپنی اہم تقریر میں reconciliation of CBMs کی بات کی جسے سب نے welcome کیا۔ اس موقع پر یہ اندوہناک واقعہ ہوا، وہ ایک قومی نقصان ہے۔ وہ ایک عظیم انسان تھے۔ سیاسی background ان کی family کا جو بھی ہو ضرورت تھی کہ اس سے بلند ہو کر معاملات کیے جاتے لیکن جو اطلاعات اس وقت تک ہمیں ملی وہ یہ ہیں کہ محض technical چیزوں کی بنیاد پر ایسی فضا پیدا کر دی گئی ہے، میاں صاحب کی میت صرف ایک خادم کے ساتھ آ رہی ہے اور پوری فیملی ان کو کندھا دینے، ان کو اپنے ہاتھوں اللہ کے سپرد کرنے سے محروم رہی ہے۔ یہ ایک انسانی مسئلہ ہے، یہ ایک اخلاقی مسئلہ ہے۔ اسے سیاسی رنگ نہ دیا جائے اور یہ کہنا کہ اس نے application نہیں دی ہے اُس نے application نہیں دی ہے، اس سے بڑا ظلم اس معاملے میں نہیں ہو سکتا۔ حکومت کو اس سے پہلے کہنا چاہیے تھا کہ جو سیاسی معاملات ہیں وہ اپنی جگہ لیکن یہ واقعہ ایسا ہے اس میں جو پاکستان آنا چاہے وہ آئے۔ وہ پاکستان کے شہری ہیں۔ ان کا حق ہے، وہ یہاں آئیں اور ایک اسلامی ذمہ داری ہے ان کی۔ اولاد کا فرض ہے کہ وہ اپنے ہاتھوں سے اپنے بزرگوں کو قبر میں اتاریں لیکن ہم نے وہ راستہ اختیار کیا ہے جس سے ہم سب کے دل زخمی ہوئے ہیں۔ ہم شرم محسوس کرتے ہیں۔ مجھے پتہ نہیں کہ اب اس کی تلافی کا امکان ہے یا نہیں لیکن میں چاہتا ہوں کہ اپنے یہ جذبات اور میں سمجھتا ہوں کہ قوم کے جذبات اس ایوان میں آپ کے سامنے پیش کروں۔

دوسری بات میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اسلام آباد میں Law and order کی situation جس مقام تک پہنچ گئی ہے وہ ہولناک اور اندوہ ناک ہے۔ ابھی آپ نے دیکھا کہ عمران خان کو لوٹا گیا۔ آج کے اخبارات میں یہ خبر پڑھی ہے کہ سابق وفاقی وزیر اور اسلامی یونیورسٹی کے President ڈاکٹر محمود غازی، ان کے گھر پر چار ڈاکو رات کو آتے ہیں۔ ان کی اسی سالہ ماں محترمہ خاتون کو جو سحری کی تیاری کر رہی تھیں، کو پستول سے زخمی کر دیا گیا، ان کے بچے کو زخمی کر دیا گیا، ان کے بھائی کو زخمی کر دیا گیا۔ خواتین کو مارا گیا اور لوٹ لیا گیا۔

یہ کیا ہو رہا ہے؟ ہماری پولیس کیا صرف وی آئی پیز کی security کے لیے ہے۔ اس قوم کی سکیورٹی اور اس قوم کے عام لوگوں کی جان مال اور عزت کی حفاظت بھی ان کی ذمہ داری ہے۔ جناب والا! یہ دو بنیادی مسئلے ہیں جنہیں میں آپ کے توسط سے حکومت اور ایوان کے سامنے لانا چاہتا تھا۔ شکریہ۔

Mr.Chairman: Interior Minister.

سینیٹر میاں رضا ربانی، جناب میرا Point of Order ہے۔

جناب چیئرمین، پہلے اس کا جواب دے لینے دیں ناں پھر اس کے بعد بتائیں۔

سینیٹر میاں رضا ربانی، وہ اکٹھا ہی جواب دے دیں گے۔

جناب چیئرمین، اچھا ٹھیک ہے۔

III) RE: DEATH OF MIAN SHARIF

سینیٹر میاں رضا ربانی، جناب چیئرمین! یہ ایک نہایت افسوس ناک بات ہے کہ حکومت ہر چیز کو ایک سیاسی نقطہ نگاہ سے دیکھ رہی ہے اور political victimization کی انتہا اب اس حد تک بڑھ چکی ہے کہ میاں نواز شریف صاحب جو اس ملک کے سابق وزیر اعظم رہے ہیں اور جو آج بھی اس ملک کے ایک popular party کے لیڈر ہیں، ان کے والد کا انتقال ملک سے باہر ہوتا ہے اور انہیں اور ان کے اہل خانہ کو اس بات کی اجازت نہیں دی جاتی کہ وہ dead body کے ساتھ ملک واپس آئیں اور burial میں حصہ لے سکیں۔

جناب چیئرمین! یہ ایک نہایت شرمناک اور افسوس ناک بات ہے اور اس کے ساتھ

ساتھ حکومت کا یہ کہنا اور Prime Minister کا یہ کہنا اور حکومت کے Chief Spokesman کا یہ کہنا کہ کیونکہ درخواست نہیں دی گئی لہٰذا ہم نے ان کو آنے کی اجازت نہیں دی۔ پاکستان کے آئین کے تحت پاکستان کے شہری جس کے پاس پاکستان کا پاسپورٹ موجود ہو اس کو ملک میں واپس آنے کے لیے درخواست دینے کی کسی قسم کی کوئی ضرورت نہیں اور بالخصوص جب کہ ایک ایسا واقعہ، ایک ایسا افسوسناک واقعہ، ایک دردناک واقعہ ان کے ساتھ ہوا ہو اس میں flimsical excusesبنانا کہ جناب چونکہ درخواست نہیں دی لہٰذا انہیں اجازت نہیں دی گئی۔

ہمیں اس بات پر بھی گہرا رنج ہے اور اس بات کو ہم سختی سے condemn کرتے ہیں کہ ایک تو ان کو آنے کی اجازت نہیں دی گئی اور آج dead body صرف ایک ملازم اور ایک ڈاکٹر کے ساتھ کراچی پہنچی ہے اور کراچی سے اب سے کوئی تھوڑی دیر پہلے وہ لاہور کے ہوائی اڈے پر اتری ہے۔ دوسری بات ہم اس کو بھی condemn کرتے ہیں کہ آخری اطلاعات ملنے تک ان کو اس بات کی اجازت نہیں دی جا رہی تھی کہ وہ نماز جنازہ داتا صاحب میں کروائیں بلکہ ان کو یہ کہا جا رہا تھا کہ غالباً میت کو ایئرپورٹ سے ہی ہیلی کاپٹر کے ذریعے رائے ونڈ لے جایا جائے اور وہیں پر اس کی تدفین کی جائے۔

جناب چیئرمین صاحب! ایک طرف تو ہم پاکستان کو ایک اسلامی ریاست کہتے ہیں اور دوسری طرف نہ اہل خانہ کو جنازہ کے ساتھ آنے کی اجازت ہے اور نہ وہاں پر جنازہ پڑھنے کی اجازت دی جہاں family چاہتی تھی ۔ متحدہ Opposition اس کی سختی کے ساتھ مذمت کرتی ہے اور اپنے احتجاج کو record کرنے کے لئے اس ایوان سے walk out کرتی ہے۔

(اس موقع پر اراکین Opposition ایوان سے walk out کر گئے)

جناب چیئرمین : میرا خیال ہے کہ جب Opposition واپس آتی ہے تو وزیر صاحب جواب دے دیتے ہیں اور then we continue with the other business.

(اس موقع پر اراکین Opposition ایوان میں واپس تشریف لے آئے)

سینیٹر وسیم سجاد: میں اپوزیشن کے اراکین کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ وہ ایوان میں تشریف لے آئے ہیں۔ اگر نہ بھی آتے تو ہم کیا کر سکتے تھے۔ مجھے امید ہے کہ آج ایوان کی

کارروائی میں بھرپور حصہ لیں گے اور دوبارہ walk out نہیں کریں گے کیونکہ اکثر یہ کہا جاتا ہے کہ یہ Bill پر بحث کرتے ہیں اور بعد میں walk out بھی کرتے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ آج کم از کم جب Bill پاس ہوگا تو walk out نہیں کریں گے۔میری ان سے یہ درخواست ہوگی کہ وہ walk out نہ کریں۔

جناب چیئرمین : وزیر داخلہ صاحب۔

جناب آفتاب احمد خان شیرپاؤ (وفاقی وزیر برائے پانی و بجلی) : جناب چیئرمین صاحب! آپ کا شکریہ کہ آپ نے مجھے ان Point of Orders کا جواب دینے کا موقع دیا' جو آج معزز اراکین نے ہاؤس میں اٹھائے ہیں۔

جناب والا! سب سے پہلے تو میں یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ حکومت کو جب سے اس واقعہ کی اطلاع ملی' اس وقت سے لے کر اب تک اس مسئلہ پر توجہ دی گئی ہے۔ یہ ایک افسوس ناک واقعہ ہے۔ صدر صاحب اور وزیر اعظم صاحب اور دیگر جتنی بھی top leadership ہے' انہوں نے میاں شریف کے انتقال پر اظہار افسوس کیا ہے اور شروع سے لے کر اب تک اسے politicize کرنے کی کوشش نہیں کی۔ یہ میں آپ کو بتا دوں ۔ اب تک جو کچھ بھی گورنمنٹ نے کیا ہے' اس نکتہ نظر سے کیا ہے کہ وہ لواحقین کو facilitiate کرنا چاہتے تھے اور ان کی جو بھی ضروریات تھیں ' انہیں پورا کرنا چاہتے تھے۔ جب یہ واقعہ ہوا ' اس کے بعد جدہ میں Counsel General نے میاں نواز شریف صاحب کے گھر فون کیا اور وہ ان سے معلوم کرنا چاہتے تھے کہ آپ کا کیا پروگرام ہے اور کس طریقے سے dead body کو پاکستان لے جانا چاہتے ہیں۔ انہیں جواب ملا کہ صاحب ابھی آرام کر رہے ہیں اور ایک بجے کے بعد وہ خود contact کریں گے۔ وہاں کے ایک بجے اور یہاں کے تین بجے دوبارہ Counsel General نے ان سے contact کیا اور میاں شہباز شریف انہیں فون پر ملے۔ اور ان سے انہوں نے کہا کہ Ambassador ریاض سے fly کر چکے ہیں اور وہ افسوس کے لئے آنا چاہتے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ آپ اپنا ہمیں پروگرام بتائیں کہ آپ کیا چاہتے ہیں تاکہ Counsel General اور Embassy آپ کی مدد کر سکے۔ ان کو بتایا گیا کہ میں نواز شریف صاحب سے صلاح مشورہ کے

بعد آپ کو جواب دوں گا۔ ایک گھنٹہ کے بعد Counsel General کے office میں ان کے ایک ساتھی، محفوظ صاحب آئے اور وہاں اردو میں ایک لکھی ہوئی درخواست دی تھی کہ فلاں فلائٹ سے ہم ان کی body کو لے جانا چاہتے ہیں اور انہوں نے اپنا ساتھ ایک شناختی کارڈ لگایا ہوا تھا' ان کو کہا گیا کہ اس کے ساتھ medical certificate کی ضرورت ہوتی ہے اور جو جانا چاہتے ہیں اس کے بارے میں آپ ہمیں کوئی تفصیلاً بات بتائیں ۔ تو کہا کہ ہاں ہم آپ سے رابطہ کریں گے اور واپس چلے گئے بعد میں چار بجے سعودی وقت کے مطابق وہاں ہمارے جو سفیر ہیں وہ وہاں گئے اور ان کی فیملی کے ساتھ ملے اور ان سے افسوس کیا اور ان سے معلومات کیں کہ ان کا کیا پروگرام ہے۔ہم نے یہ اس نقطہ نظر سے کیا کہ ہم چاہتے تھے کہ ان کے جو بھی فیملی ممبرز آنا چاہتے ہیں' ہم اس لحاظ سے اس کا بندوبست کر سکیں۔ آپ اس سے خود اندازہ لگا سکتے ہیں کہ اس کو political twist or turn کس نے دی ہے ۔ حکومت نے نہیں دی ہے۔اگر وہ indicate کرتے کہ فلاں فلاں ممبرز ہمارے جانا چاہتے ہیں تو اس کے لیے اس لحاظ سے' اس طریقے سے بندوبست کیا جاتا لیکن انہوں نے اس بارے میں ایسی کوئی بات نہیں کی اور انہوں نے یہاں پر communicate کیا اور ہمیں جو پتا چلا ہے کہ یہ ایک ان کے جو سابق ملٹری سیکرٹری تھے جو آج ساتھ آئے ہیں۔ایک یہ محفوظ صاحب ہیں اور ایک ان کے پرسنل فزیشن ہیں ڈاکٹر عدنان صاحب ' یہ تین لوگ اس body کے ساتھ آئے ہیں ۔ کراچی پہنچے اور وہاں سے لاہور پہنچ چکے ہیں اور اس کے بعد لازمی بات ہے کہ ان کی وصیت کے مطابق ان کو رائے ونڈ ہی میں ان کی جہاں رہائش گاہ ہے' وہاں ان کی وصیت کے مطابق دفنانا تھا۔ساتھ ہی ساتھ انہوں نے یہ اپنے طور پر ایک پروگرام دیا کہ ہم ان کا جنازہ داتا دربار صاحب پر بھی کرنا چاہتے ہیں۔حکومت کو انہوں نے نہیں بتایا۔ ان کی body وہاں ایپرین پر موجود ہے شاید ابھی تک body کو رائے ونڈ لے گئے ہوں گے اور وہاں نماز ظہر کے بعد تین بجے کا وقت انہوں نے دیا ہے کہ تین بجے نماز جنازہ ہوگا اور ساتھ ہی ساتھ یہ ان کا اپنا وہ ہے کہ غائبانہ نماز جنازہ داتا دربار کے اوپر ادا کی جائے گی۔ وہاں پر ادا کرکے یہ لوگ پھر رائے ونڈ جائیں گے اور body کو دفنایا جائے گا۔تو میں یہ بتاتا چلوں کہ حکومت نے بالکل کوئی رکاوٹ نہیں ڈالی اور ہم چاہتے تھے کہ ہم ان کو facilitate کریں۔ ان کی جو بھی ضروریات ہوں ان کو پورا کریں۔انہوں نے اس کو یہ twist دیا کہ فلاں کو

اجازت نہیں دی ، وہاں پر اجازت نہیں دی ، وہاں پر روکا گیا۔ آپ اس سے خود اندازہ لگا سکتے ہیں کہ کیا intention تھی، گورنمنٹ نے اس بات پر افسوس کا اظہار کیا ہے اور ہم یہ چاہتے تھے کہ یہ سارا سلسلہ بڑی خوش اسلوبی سے پایہ تکمیل تک پہنچے ۔ میاں نواز شریف اس ملک کے سابق وزیر اعظم رہ چکے ہیں اور ہم چاہتے تھے کہ with due dignity اور with respect ان کے والد کی burial ہو اس میں حکومت کی طرف سے کوئی politicization نہیں ہوئی اور نہ ہم اس کو political angle سے دیکھتے ہیں - یہ purely on humanitarian ground پر اس سلسلے کو آگے بڑھایا ہے اور اب بھی ہم اس کو politicize نہیں کرنا چاہتے ہیں۔ یہ ان کی بات رہی جہاں تک میاں محمد شریف کی وفات پر انہوں نے جو نقطہ اٹھایا ۔ میں نے اس کا جواب دے دیا ہے۔ جہاں تک ڈاکٹر غازی کی بات ہے تو I want to bring it on record کہ ڈاکٹر غازی کے گھر پر ڈاکہ نہیں ہوا ۔ ان کے بھائی کے گھر میں ہوا ہے ۔ یہ دونوں بھائی ایک ہی مکان میں رہتے ہیں ڈاکٹر غازی صاحب نیچے رہتے ہیں اور ان کے بھائی صاحب اوپر رہتے ہیں ۔ان کے بھائی کے گھر پر ڈاکہ پڑا ہے۔

(مداخلت)

جناب آفتاب احمد خان شیرپاؤ: یہ ایک گھر نہیں ہے دو مختلف گھر ہیں separate گھر ہیں ۔ آپ میری بات سنیں تو پھر آپ کو سمجھ آئے ۔

جناب چیئرمین، آپ ان کو interrupt نہ کریں ان کی بات سن لیں ۔

جناب آفتاب احمد خان شیرپاؤ: جناب چیئرمین ! دو مختلف گھر ہیں۔ اسلام آباد میں آپ کو سینکڑوں گھر ایسے ملیں گے کہ اوپر ایک فیملی رہتی ہے اور نیچے دوسری فیملی رہتی ہے ۔ اگر ایک ہی گھر ہوتا تو ڈاکٹر غازی صاحب بھی اسی وقت اٹھ جاتے وہ اس وقت نہیں اٹھے ۔ یہ لوگ exhaust سے اندر گئے ہیں اور بیس ہزار روپے ،چھ سو ڈالر اور پانچ سو ریال اور غالباً ایک گھڑی اور موبائل جن کی ملکیت ان کے مطابق ایک لاکھ روپے ہے یہ at gun point لیا ہے اس میں کوئی شک نہیں ہے ۔اب تک چھ آدمیوں کو گرفتار کر لیا گیا ہے ۔ان سے پوچھ گچھ جاری ہے اور انشاء اللہ ہمیں امید ہے کہ جو بھی اس واقعے میں ملوث ہوں گے ان کو سزا دی جائے

گی ۔یہ ایک افسوسناک واقعہ ہے ہم خود تسلیم کرتے ہیں کہ ایسے واقعات سے لوگوں میں بے چینی پیدا ہوتی ہے اور اسی طریقے سے عمران خان کے واقعہ پر میں نے خود ان سے رابطہ کیا۔اس میں بھی آٹھ آدمیوں کو گرفتار کیا گیا ہے جو main accused ہے اس کا ہمیں پتا چل گیا ہے' وہ اپنے گھر میں موجود نہیں 'اسی علاقے میں ہی ہے اور جیسے ہی وہ پکڑا جائے گا آپ یہ سمجھ لیں کہ ہمیں اس ساری detail کا پتا ہے انشاء اللہ تعالیٰ وہ قانون سے نہیں بچ سکے گا ۔ ان کو قانون کے مطابق سزا دی جائے گی ۔ ہم چاہتے ہیں کہ اسلام آباد میں خصوصاً امن و امان کی صورتحال بہتر ہو اور اس کے لئے ہم کوشاں ہیں انشاء اللہ تعالیٰ اس میں کوئی کوتاہی نہیں ہو گی ۔

جناب چیئرمین : I think point of orders کافی ہوگئے ہیں Now leave application کاکڑ صاحب مہربانی کریں پھر اس طرح سلسلہ چلتا رہے گا ۔جی۔

IV) RE: ROAD BLOCKAGES BY THE POLICE DUE TO PASSAGE OF THE PRIME MINISTER AND THE PRESIDENT

سینیٹر جناب رحمت اللہ کاکڑ ایڈوکیٹ : جناب چیئرمین ! صبح جب ہم پارلیمنٹ لاجز سے پارلیمنٹ ہاؤس کی طرف آتے ہیں تو پولیس کا ایک سب انسپکٹر یا حوالدار اور سپاہی نہ صرف یہ کہ ممبران کو یہاں آنے سے روکتے ہیں بلکہ Pakistani Flag لہراتے ہوئے وفاقی وزراء تک کو وہ روکتا ہے کہ آگے VIP movement ہو رہی ہے کسی کو نہیں جانے دیں گے اور آدھ آدھ گھنٹہ پون پون گھنٹہ روکے رکھتے ہیں۔ یہ نہ صرف پاکستانی جھنڈے کی توہین ہے بلکہ پاکستانی پارلیمنٹ کی بھی توہین ہے ۔اس سلسلے میں آئی جی اسلام آباد کو بلایا جائے ' ڈی آئی جی اسلام آباد کو بلایا جائے ' ایس ایس پی اسلام آباد کو بلایا جائے ۔میں آپ کے توسط سے جناب وزیر داخلہ صاحب سے گزارش کروں گا کہ وہ اس کی وضاحت فرمائیں کہ کس حکم کے تحت ایک سب انسپکٹر یا خواہ وہ کسی بھی عہدے کا ہو وہ پاکستانی جھنڈے کی اس sense میں توہین کرتا ہے اس کی وضاحت فرمائی جائے ۔مجھے امید ہے کہ ہمارے جو sitting Ministers ہیں وہ اس کی تائید کریں گے ۔

جناب چیئرمین : یہ تو سیکورٹی کے لئے ہوتا ہے ۔ you want to comment on

this.

جناب آفتاب احمد خان شیرپاؤ ، جناب چیئرمین! کچھ سیکورٹی اقدامات لینے پڑتے ہیں اور اگر سینیٹر صاحب کہتے ہیں تو اس کی تحقیقات کرلیں گے کہ زیادہ وقت نہیں ہونا چاہیے۔ اگر ایک انسپکٹر جھنڈے والی گاڑی کو بھی روکتا ہے تو اس میں کوئی بری بات نہیں ہے۔ کئی بار اگر ایسی کوئی movement ہو رہی ہو تو میں بھی رکا ہوں ۔اس میں کوئی ایسی بات نہیں ہے لیکن ہم یہ کوشش کریں گے کہ کم سے کم ٹائم ہو کیونکہ آپ کو پتا ہے صدر اور وزیراعظم کو threats ہیں ان کے خلاف attempts ہوئے ہیں اور اب بھی ان کو threat ہے ۔ اس لئے یہ احتیاط کرنی پڑتی ہے ۔ ہم یہ نہیں چاہتے کہ کسی کو خواہ مخواہ تکلیف ہو اور کوشش یہ کی جائے گی کہ minimum time ہو ۔

LEAVE OF ABSENCE

Mr. Chairman: We will take up leave applications now.

محترمہ ممتاز بی بی ذاتی مصروفیات کی بناء پر مورخہ ۳۰ اکتوبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کرسکیں اس لئے انہوں نے اس تاریخ کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا یہ ایوان ان کی رخصت منظور فرماتا ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین ،صاحبزادہ خالد جان ذاتی مصروفیات کی بناء پر مورخہ ۳۰ اکتوبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کرسکے ۔ اس لئے انہوں نے اس تاریخ کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا یہ ایوان ان کی رخصت منظور فرماتا ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

Mr. Chairman: We will continue now with the speeches. I will request that time is limited for the members to please restrain themselves to a maximum of ten minutes because otherwise some of other members will be left out and will not have a chance to speak. The first speaker

today is Sardar Muhammad Latif Khan Khosa, not present, Ms. Sadiq Abbasi, not present. Mr. Abdul Latif Ansari.

DISCUSSION ON THE ISSUE OF HOLDING TWO POSTS BY THE PRESIDENT

سینیٹر عبداللطیف انصاری، بسم اللہ الرحمن الرحیم - جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ اس Bill کے اوپر کافی دوستوں نے مدلل دلائل دیئے ہیں - کافی باتیں کہی ہیں لیکن میں کوشش کروں گا کہ ان کو repeat نہ کروں - چونکہ یہ Bill ایسا ہے جس پر بغیر بولے ہوئے رہ بھی نہیں سکتا کیونکہ یہ ملک کے آئین کے ساتھ مذاق ہو رہا ہے - جس آئین کے تحت اس ملک کو چلنا چاہیے اس سے منحرف ہو کر ایسے bill کے ذریعے ہم دوسروں کو power دے رہے ہیں جس پر ہم سمجھتے ہیں کہ ہم اپنے آئین کو ختم کر رہے ہیں - آئین سے انحراف کر رہے ہیں - ویسے بھی اس ملک کے اندر کوئی ادارے ایسے ہیں جو نہیں چاہتے کہ اس ملک میں جمہوریت ہو - ان اداروں نے ہمیشہ رکاوٹیں پیدا کی ہیں، مشکلات پیدا کی ہیں تاکہ اس ملک کے اندر جمہوریت نہ آسکے - میں سمجھتا ہوں کہ اس ملک کے اندر آدھے وقت سے زیادہ حکمرانی جو کی ہے وہ فوجی ڈکٹیٹروں نے کی ہے اور فوجی ڈکٹیٹروں نے ہمیشہ آئین کو معطل کیا ہے - آئین کے خلاف کام کیا ہے اور اس سے نہ ہمارے ملک میں صحیح جمہوری طریقہ رائج ہوا ہے نہ جمہوریت پروان چڑھی ہے - لیکن اگر کوئی بھی اس ملک میں جمہوریت کے لئے کام کرتا ہے تو اس کو روکنے کے لئے، اس کو ختم کرنے کے لئے کس طریقے سے یہاں یہ بل پیش کیا جا رہا ہے - یہ بل اس لئے نہیں پیش کیا جا رہا کہ اس ملک کے حالات بہتر ہوں گے یا ملک میں صحیح حکومت ہو گی یا صحیح حکومتی طریقے ہوں گے - لیکن یہ طریقہ کار اس لئے استعمال کیا جا رہا ہے - ایک جمہوری وزیراعظم نے اسی طرح ایک جرنیل کو سب پر سبقت دے کر دوسروں کے اوپر مامور کیا تاکہ یہ ملک کے ساتھ وفاداری کرے گا لیکن ان لوگوں نے وفاداری تو کیا ان کے ساتھ زیادتی کی ان کو سزائے موت دی گئی لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہ تاریخ ہے ان لوگوں کی جو اپنے لوگوں کے ساتھ اس طریقے سے کام کرتے ہیں لیکن آج جو Bill ہے وہ Bill ہوس ہے اقتدار کی جس کے لئے یہ

Bill پیش کیا جا رہا ہے۔ یہ اس لئے نہیں پیش کیا جا رہا ہے کہ اس سے ملک کے حالات بہتر ہوں گے یا ملک میں صحیح گورنمنٹ ہوگی لیکن یہ طریقہ کار اس لئے استعمال کیا جا رہا ہے، میں سیاست کا ایک طالبعلم ہونے کی حیثیت سے بات کرتا ہوں، میری بھی اپنی ایک عمر ہے، میں نے بھی سیاست کو قریب سے دیکھا ہے اور اس میں رہا ہوں اس سے میں اندازہ لگا سکتا ہوں کہ ملک کے حالات کس طرف موڑے جا رہے ہیں۔ یہاں اس ملک کے اندر لوگ کہتے ہیں کہ صدر جنرل مشرف صاحب نے جو وعدے کیے وہ پورے کیے۔ لیکن میں سمجھتا ہوں وعدے پورے نہیں کیے۔ انہوں نے اپنے تمام وعدوں سے انحراف کیا ہے۔ لیکن اس کے بعد اگر دیکھا جائے تو اس ملک کے اندر جمہوریت جس طریقے سے بھی لائی گئی ہے اس کے بعد اس اقلیت کو کس طریقے سے اکثریت میں بدل دیا گیا اس میں کونسا کردار ادا کیا گیا۔ اس کے بعد کس طریقے سے ملک کی مختلف سیاسی پارٹیوں کو ملا کر ایک مسلم لیگ بنائی گئی۔ مسلم لیگ بنانے کا مقصد کیا تھا، مسلم لیگ اس لئے بنائی گئی تاکہ ان لوگوں کو اکٹھا کیا جائے ان کو اپنے طور پر استعمال کیا جائے اور استعمال کرنے کے لئے یہی وقت ہے۔ جس طریقے سے انہوں نے سیکورٹی کونسل کا Bill پاس کرایا جس طریقے سے آج یہ Bill پاس کرا رہے ہیں۔

جس طرح انہوں نے Security Council کا Bill پاس کرایا، جس طریقے سے آج یہ Bill پاس کرا رہے ہیں، میں سمجھتا ہوں کہ ان کی نیتیں یہاں تک محدود نہیں ہیں، ان کی نیتیں یہاں تک ہیں کہ اس ملک کے اندر presidential form لائی جائے۔ اس طریقے سے اس ملک کی جمہوریت کو ختم کیا جائے۔ پارلیمنٹ کے اندر جو Cabinet بنائی گئی ہے، وہ سب سے بڑی بنائی گئی ہے۔ پاکستان کی تاریخ میں اتنی بڑی Cabinet کبھی نہیں بنائی گئی۔ اس کے بعد عرض کروں گا کہ حزب اختلاف کا مطالبہ نہیں تھا کہ یہاں پر Parliament کے allowances بڑھائے جائیں۔ یہ حکومت کی طرف سے خود بڑھے ہیں لیکن اس کے باوجود اتنی بڑی فوج Cabinet میں بنائی گئی ہے۔ اس کے بعد ہمارے صدر صاحب TV پر آ کر کہیں گے کہ اتنی بڑی فوج، اتنے بڑے سیاستدان، اتنے زیادہ وزیر، اتنی بڑی Parliament اور اتنے اخراجات کے باوجود یہ ملک نہیں چلا سکے۔

جناب چیئرمین، انصاری صاحب! Bill پر بات کریں، یہ تو آپ اور بات کر رہے ہیں، وقت تھوڑا ہے، مہربانی کر کے relevant رہیں۔

سینیٹر عبداللطیف انصاری، میرا ایک سیاسی کارکن کی حیثیت سے تجزیہ ہے کہ جب اس کے بعد election ہو گا، جو election کرائیں گے، اس میں دھاندلی کر کے اس اکثریت کو لے آئیں گے، وہ bill نہیں ہو گا، وہ two third majority سے میرے یہی دوست پاس کریں گے۔ میں ان سے گزارش کروں گا، التجا کروں گا کہ میرے بھائی! آپ اپنے ہاتھوں سے اپنے پاؤں پر کلہاڑا نہ ماریں، آپ اپنی طرف سے ایسے اقدامات نہ کریں، آپ اس طریقے سے ایسے dictator کی پیروی نہ کریں، اس کی حفاظت نہ کریں جس سے ملک کے حالات اور بگڑ جائیں، جس سے ملک کے حالات اور کمزور ہو جائیں، ملک کی جمہوریت کو نقصان پہنچے۔ اس ملک میں جمہوریت کے لئے جدوجہد کی گئی، اس ملک کے لئے غریب لوگوں نے قربانیاں دیں۔ یہ ملک اس لئے لیا گیا تھا کہ یہاں لوگوں کو انصاف ملے گا، یہاں ان کو سہولتیں ملیں گی، یہاں سب کچھ بہتر ہو گا لیکن اس کے باوجود ہم دیکھ رہے ہیں کہ کیا ہو رہا ہے۔

Mr. Chairman: Please, try to conclude.

سینیٹر عبداللطیف انصاری، ہم دیکھ رہے ہیں کہ اس ملک کے اندر کیا ہو رہا ہے؟ چلیے کہہ دیا کہ ہم نے اس ملک کی بہتری کے لئے کام کیا ہے لیکن میں یہاں پر عرض کروں گا کہ حضور والا! یہاں پر جب آپ کی جماعت کے Secretary General صاحب مطالبہ کرتے ہیں کہ آصف زرداری کو، یوسف رضا گیلانی صاحب کو، ہاشمی صاحب کو رہا کیا جائے تو یہ Secretary General کی بات ہے، یہ کوئی ایرے غیرے نتھو خیرے کی بات نہیں ہے لیکن اس کے باوجود---

جناب چیئرمین، انصاری صاحب! Bill پر بات کریں، تشریف رکھیئے، آپ کا time ہو گیا ہے، تشریف رکھیئے۔

سینیٹر عبداللطیف انصاری، یہی باتیں انہوں نے کہیں، میں ان کو دہرا رہا ہوں اور اسی بات پر کہہ رہا ہوں کہ جب court میں contempt ہوتی ہے، sui gas کے لوگوں کی

appointment کا مسئلہ ہوتا ہے تو آپ Supreme Court کے order کو نہیں مانتے ہیں، ہمارے Prime Minister صاحب کہتے ہیں کہ یہ عدلیہ کرے گی۔ حکومت کے اختیارات ہیں کہ یہی court اور یہی cases اتنے withdraw ہوئے ہیں اور بلاوجہ۔ جب آپ کے Secretary General کر رہے ہیں تو حکومت بدنام ہوتی ہے، کم سے کم اس چیز کا لحاظ رکھیں، آپ اس چیز کو تو مدنظر رکھیں۔

Mr. Chairman: Please, try to conclude now

سینیٹر عبداللطیف انصاری، لیکن میں صاف عرض کروں گا کہ یہاں پر لوگوں کی پہچان، ان کے اپنے طریقہ کار سے، ان کی قابلیت اور شخصیت سے ہوتی ہے۔ میں ایک مثال دوں گا جب جناب ذوالفقار علی بھٹو صاحب پہلی مرتبہ China گئے تھے تو چواین لائی سے اس کی ملاقات ہوئی تھی تو انہوں نے یہی کہا تھا کہ President Ayub کا Minister قابل اور لائق ہے، تو وہ خود کتنے ہوں گے۔ میں اس سے اندازہ لگاتا ہوں اور ہمارے ملک کے لوگ یہ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ہمارے Prime Minister نے جو دوست اور احباب اکٹھے کئے ہوئے ہیں، شیر افگن صاحب جیسے دوست احباب ہیں، مجھے بڑا احترام ہے، ان کی ضرورت ہو گی، تو میں سمجھتا ہوں کہ پھر ان کو کسی دشمن کی ضرورت نہیں پڑے گی۔

جناب چیئرمین، تشریف رکھئیے۔ انصاری صاحب! تشریف رکھئیے۔ آپ کا time ہو گیا ہے۔

سینیٹر عبداللطیف انصاری، میرے دس منٹ کہاں ہوئے ہیں۔

جناب چیئرمین، ہو گئے ہیں، نو منٹ ہو گئے، آپ relevant تو رہیں ناں۔ دس منٹ maximum ہیں، relevant رہیں to the issue، آپ زیادہ time لیں گے تو دوسرے ممبران نہیں بول سکیں گے۔ Agree ہوا تھا کہ آج اس پر تقریریں ختم ہوں گی۔ اس لئے مہربانی کر کے to the point رہیں، دوسروں کے لئے تھوڑا احترام دکھائیے۔

سینیٹر عبداللطیف انصاری، میں عرض کروں گا کہ یہ Bill ملک کے لئے بڑا نقصان دہ ہے۔ ملک کی جمہوریت کے لئے، ملک کی بقاء کے لئے، ملک کے مستقبل کے لئے میں سمجھتا

ہوں کہ اس Bill کو پاس کر کے کوئی صحیح کام نہیں ہوگا۔ دو برس سے ہم کہہ رہے ہیں کہ ہمارا خزانہ مضبوط ہے، ہم نے economic policies بہتر بنائی ہیں لیکن میں عرض کروں گا کہ آپ نے economic policies کون سی بہتر بنائی ہوئی ہیں۔ آج ہمارے وزیراعظم صاحب یہ کہتے ہیں کہ پانچ ہزار کا نوٹ جاری کیا جائے گا۔ میں کہتا ہوں کہ تھر کے لوگ تو پانچ ہزار کے نوٹ کا فوٹو بھی نہیں دیکھ سکتے، وہ اسے استعمال کیا کریں گے۔ یہ تو آپ ان بڑے لوگوں کے لئے انتظام کر رہے ہیں----

جناب چیئرمین، تشریف رکھیئے، انصاری صاحب! آپ کا ٹائم ہو گیا ہے، تشریف رکھیئے۔ جی مراد علی شاہ صاحب I will again request the Members please be relevant and to the point ورنہ ہمارے جو دوسرے ساتھی ہیں انہیں بولنے کا موقع نہیں ملے گا۔

سینیٹر سید مراد علی شاہ، جناب والا! میں نے ایک ہی تو تقریر کرنی ہے اور ابھی سے آپ break لگا رہے ہیں۔

سینیٹر الیاس احمد بلور، ہر ایک آدمی ایک سیاسی worker ہے اور وہ سیاسی تقریر کرتا ہے، اُسے آپ یہ کہیں کہ آپ bill پر relevant رہیں۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آپ بیشک دس منٹ ہی دیں لیکن ہربار یہ نہ کہیں کہ آپ relevant رہیں، ایک سیاسی آدمی کو سیاسی background کی بات کرنی پڑتی ہے۔

جناب چیئرمین، بلور صاحب! آپ senior parliamentarian ہیں، ایک چیز agreed ہوئی تھی، آپ بھی وہاں موجود تھے، اس وقت کے حساب سے اگر کم ہے تو rules میں گنجائش ہے کہ پھر request کی جائے۔ اگر وہ relevant نہیں رہتے تو میں یاد نہ کراؤں تو پھر کیا کروں۔ Relevant کا مطلب ہے جو bill سامنے ہے اس پر بات کریں یہ کوئی جنرل تقریر تو نہیں ہے۔ دوسروں کے احساس کی وجہ سے میں یہ کہہ رہا ہوں۔ جی وسیم سجاد صاحب۔

سینیٹر وسیم سجاد، جناب چیئرمین! میں یہ کہہ رہا تھا کہ rules کے تحت جس کا ہم نے oath لیا ہوتا ہے یعنی oath ہم کس کا لیتے ہیں کہ آئین کو بحال رکھیں گے اور ہم rules کو follow کریں گے۔ تیسرا ہم یہ کہتے ہیں کہ اس میں relevant ہونا بہت ضروری ہے۔

جنابِ چیئرمین: جی members کو اس بات کا احساس ہے۔ سید مراد علی شاہ۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: تشریف رکھیئے، ان کو بولنے دیں، کیا formulate کرنا ہے آپ نے؟

(مداخلت)

جناب چیئرمین: خود ہی آپ نے ایک time agree کیا ہے۔ اگر ختم نہیں ہو گا تو باقی لوگ رہ جائیں گے اسی لئے میں یاد کرا رہا ہوں پھر جو end میں رہ جائیں گے ان سے زیادتی ہو گی۔

(مداخلت)

جنابِ چیئرمین: To the point رہیں، I think it is only relevant. آپ لوگ بھی خیال کریں، ہر چیز میرے اوپر تو نہیں ہے، جو صحیح بولے گا اسے میں نہیں روکوں گا، جب agree ہوا تھا تو آپ خود وہاں موجود تھے۔

(مداخلت)

Mr. Chairman: We don't want to finish it but we have to give everyone a chance, you were there when the time frame was agreed.

آپ کی بات سن رہے ہیں لیکن آپ relevant رہیں۔ جی مراد علی شاہ صاحب۔

سینیٹر سید مراد علی شاہ: شکریہ جناب چیئرمین! جہاں تک آئین کے خلاف ہونا ہے وہ تو میرے ساتھیوں نے بتا دیا کہ یہ issue ultra vires ہے، اس پر میں کچھ نہیں کہوں گا۔ پروفیسر خورشید صاحب نے، ابراہیم صاحب، سب لوگوں نے اور خاص طور پر جناب شیر افگن صاحب نے اس پر بات کی ہے۔

جناب والا! جب سے President مشرف صاحب آئے ہیں ان کا نعرہ ہے "سب سے پہلے پاکستان" آج پاکستان جن مصیبتوں میں گھرا ہوا ہے اس کی زیادہ وجہ یہی ہے کہ یہاں civil superiority نہیں ہے، sovereignty نہیں ہے اور سب کچھ فوج کے پاس ہے۔ اس

وجہ سے آج ہم پر مصیبت بنی ہوئی ہے۔ اس وقت قندھار اور جلال آباد میں جو واقعات ہیں اور Northern Alliance جو کچھ پاکستان کے ساتھ کر رہا ہے، ہمارا border کبھی نہیں رہا، یہ پہلی دفعہ ہے کہ اس پر یہ مصیبتیں آئی ہیں۔ ہمارے جو امریکن دوست ہیں انہوں نے پاکستان کے بارے میں صاف کہا ہے کہ یہ solution نہیں ہے بلکہ problem ہے اور اس کو ٹھیک کرنا ہے، اس وقت ہم کچھ نہیں کر سکتے اس کی وجہ یہ ہے کہ manpower کی کمی ہے۔ اب وہ یہاں بہت ساری manpower لائے ہیں، اور بھی لا رہے ہیں۔ ان کے بڑے بڑے لوگ "فرانڈمین" دوسرے تیسرے .Secret Wall انہوں نے کتابیں issue کیں، ان میں یہی کہا کہ پاکستان problem ہے اور اس کا تصفیہ کرنا ہے، ہم نے اس کا north west لینا ہے باقی انڈیا کے ساتھ negotiate کرنا ہے۔ یہ اخباروں اور کتابوں میں چھپا ہے، یہ بہت اہم لوگوں نے کہا ہے۔

امریکہ کی مثال ایسی ہے کہ دنیا میں Dinosaurs بہت بڑے بڑے جانور ہوا کرتے تھے اور وہ یکدم ختم ہوگئے تو اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ ان کی body بہت بڑی تھی لیکن ان کا دماغ چھوٹا تھا اور وہ vanish ہو گئے۔ اس طرح ان کا vanish ہونا بھی ضروری ہے کیونکہ یہ دماغ جسم کے مطابق نہیں ہے۔

چونکہ یہ دماغ جو ہے اس کے ساتھ برابری نہیں کرتا ۔ اس وقت جو معاملہ ہے اور اس وقت جو امریکن حکومت ہے وہ fundamentalist اور fanatic ہے ۔ اس وقت وہ کم fanatic and fundamentalist نہیں ہیں جتنا وہ دوسرے فریق کو کہہ رہے ہیں ۔ آپ نے ابوغریب جیل اور Guantanamo Bay میں ------

(مداخلت)

جناب چیئرمین: Bill پر بات کریں ۔

سینیٹر سید مراد علی شاہ: ہاں جی۔ گوانٹا ناموبے میں ہمارے لوگ جو پکڑے ہیں یہ عبداللہ محسود وہاں سے آیا ہے۔ طالبان کے پاس وہ لیڈی بھی قیدی تھی اور وہ واپس جاکر مسلمان ہوگئی۔ لیکن ان کے پاس جو prisoners تھے، وہ عبداللہ محسود ان سے نکلا ۔ گوانٹاناموبے

میں اتنا ظلم کیا جس کا کوئی حساب نہیں ۔ آج صدر صاحب نے کشمیر کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے۔ انہوں نے سب بتا دیا کہ کشمیر کے اوپر ہمارا بہت investment ہے' ہمارے بہت سے بھائی وہاں شہید ہوئے ہیں ۔ بہت سی عصمتیں لوٹی گئی ہیں ۔تباہی ہوئی ہے لیکن یکدم سب پتے وہاں پھینک دیئے کہ جی یہ سات حصے ہیں ان کو تقسیم کریں گے ۔ ہماری جدوجہد تو تقسیم کے لئے نہیں تھی ۔ انڈیا اپنے موقف سے ایک انچ بھی پیچھے نہیں ہٹا ہے اور اس کا وہی موقف ہے کہ کشمیر اٹوٹ انگ ہے ۔ہم پیچھے ہٹ رہے ہیں' پیچھے ہٹ رہے ہیں ۔ انہوں نے باڑ بھی لگا دی اور ڈھونگ بھی بنا دیا اور ہم خالی باتیں کر رہے ہیں ۔

وردی کا معاملہ ہے جو to the point ہے۔وردی اقوام عالم میں ہماری بے حرمتی کی نشانی ہے۔ اگر یہ وردی اچھی ہوتی تو جناب صدر یہ پہن کر یو این او میں تقریر کرتے' Commonwealth میں جاکر وردی پہنتے ۔ یہ وردی صرف ہمارے لئے ہے۔ ہمیں دبانے کے لئے پاکستان میں پہنی جاتی ہے ۔ باہر اس کو وہ کبھی نہیں پہنتے ۔ اس لئے کہ یہ کوئی اچھی چیز نہیں ہے ۔ اگر یہ اچھی اور عزت کی چیز ہوتی تو یہ باہر بھی پہنتے ۔ باہر وہ اس کو بالکل نہیں پہنتے ۔

ابھی ہماری sovereignty کی یہ حالت ہے کہ کرسٹینا روکا یہاں آئی اور سیدھی ناردرن ایریا چلی گئی وہاں نثار میمن صاحب کے ساتھ جو کچھ بھی اس نے کیا اور وہ جو کچھ کرنے والے ہیں ۔ اس کو یہ کس نے اختیار دیا ہوا تھا کہ وہاں ہمارا الیکشن ہوا ہے اس میں اپنی مرضی شامل کریں اور نثار میمن صاحب کو دبائیں ۔ تو یہ بھی غلط بات ہوئی ہے ۔ ناردرن ایریا ہمارا بڑا sensitive ہے۔ کسی غیرملکی کا وہاں کے معاملات میں مداخلت ' وہاں اپنی مرضی کی حکومت بنانا ' یہ تمام ہماری sovereignty کی بے عزتی ہے۔

جناب چیئرمین ! جناب مشاہد حسین صاحب نے اپنی تقریر میں کہا تھا کہ اردگان کی جو بیٹیاں ہیں وہ ان کو دوپٹہ نہیں پہنا سکتا ۔ اردگان ایسا شخص ہے کہ 2/3rd majority ہے اس کے باوجود وہاں چونکہ نیشنل سیکورٹی کونسل ہے جو یہاں بنا رہے ہیں تو وہ غریب یہ کام نہیں کرسکتا ۔ کتنا بے حس ہے وہ شخص جو اپنی بیٹیوں کو بھی دوپٹہ نہیں پہنا سکتا اور اس کے لئے اس کو کسی غیر ملک میں بھیجنا پڑا ۔ یہی حالت ہماری ہوگی اگر آپ نے نیشنل سیکورٹی کونسل کو

جائز قرار دیا ۔ یہ تو خود مشاہد حسین صاحب نے کہا ۔ یورپی یونین میں شمولیت کا سب سے بڑا یہ impediment ہے، سب سے بڑی رکاوٹ ان کی نیشنل سیکورٹی کونسل ہے ۔ مشاہد حسین صاحب نے پہلے بھی مشورے دیئے "نواز شریف صاحب کو بھی مشورے دیئے ۔ انہوں نے مشورے نہیں مانے اس کی وجہ سے آج وہ در در کی ٹھوکریں کھا رہے ہیں ۔ اگر ان کی بات مانتے تو آج وہ باہر نہ ہوتے ۔

جناب چیئرمین، وقت کا خیال رکھیں دو منٹ آپ کے رہ گئے ہیں ۔

سینیٹر سید مراد علی شاہ: جناب چیئرمین! وردی کی بات ہے ۔ یہ اب آپ کے متعلق ہے ۔ خدا نہ کرے خدا نہ کرے ۔ خدا مشرف کو بہت زندگی دے ۔ لیکن کل اگر وہ نہ ہوں پھر یہ مسئلہ کیسے ہوگا ۔ وہ وردی unity of command کرے گی؟ آپ وردی پہنیں گے وہ جو ہمارا چیف آف آرمی سٹاف وہ یہاں پر چیئرمین سینیٹ بنے گا ۔ یہ مسئلہ ایس ایم ظفر صاحب ہیں یہ اس کو حل کریں گے۔ ہمیں اس کی اب planning کرنی چاہیے یا تو آپ کو وردی select کرنی چاہیے، تھوڑی بہت گھر میں drill کرنی چاہیے تاکہ آپ آرمی کو سنبھال سکیں کیوں کہ اس کے بعد naturally آپ نے کرنا ہے تو اب unity of command ہو گا کہ آپ آرمی کو سنبھالیں اور پارلیمنٹ کو بھی سنبھالیں۔ اس طرح اس کا ابھی فیصلہ ہونا چاہیے۔

جناب والا! weaning یعنی دودھ چھوڑانا یہ بڑا painful ہوتا ہے اور جب بھی آپ کسی بچے کو weaning کرتے ہیں تو وہ بہت چیختا چلاتا ہے اور چھوٹ کی نلی منہ میں لگی ہوئی ہے تو یہ ذرا مشکل ہو گا صدر صاحب کے ساتھ لیکن اس مشکل سے انہیں گزرنا پڑے گا۔

جناب چیئرمین، تشریف رکھیئے آپ کا ٹائم ختم ہو گیا۔

سینیٹر سید مراد علی شاہ، نہیں جی میرا ٹائم ختم نہیں ہوا۔

جناب چیئرمین، 10 منٹ ہو گئے ہیں۔ اس طرح باقی ممبران رہ جائیں گے۔

سینیٹر سید مراد علی شاہ، جناب والا! آپ پاکستان کے مستقبل کا فیصلہ کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین، میں مانتا ہوں لیکن ایک وقت پر agreement ہوا ہے میں اس

حساب سے چل رہا ہوں۔ میرا کچھ نہیں پھر دوسرے ممبران رہ جائیں گے۔

سینیٹر سید مراد علی شاہ، آج sovereignty کو ختم کیا جا رہا ہے۔

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی، وہ تقریریں کریں، کوئی agreement نہیں ہوا۔

جناب چیئرمین: ہوئی ہے۔

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی: آپ کہہ رہے ہیں agreement ہوا ہے میں کہہ رہا ہوں نہیں ہوا ہے۔

سینیٹر سید مراد علی شاہ: کوئی agreement نہیں ہوا۔ اگر آپ ہمیں نہیں چھوڑتے----

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی، نہیں آپ بولیں۔

جناب چیئرمین: جو وہاں موجود تھے ان سے پوچھ لیں۔ پروفیسر خورشید اور Leader of the House موجود تھے، آپ اور ربانی صاحب بھی وہاں موجود تھے۔

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی، کہاں پر، 10 منٹ کا کہاں agreement ہوا ہے۔

جناب چیئرمین: کہ Monday کو voting ہو گی۔ Monday کو speeches ختم ہوں گی۔

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی، آپ کہہ رہے ہیں 20 minutes per Member ہے۔ جناب! 20 minutes agreement کی ہے۔

جناب چیئرمین: عباسی صاحب آپ بھی وہاں موجود تھے۔ آپ نے time limit agree کیا۔ میں نے کچھ نہیں کہا۔ میں نے کہا کہ ابھی time allocate نہیں کریں گے ----

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی: مگر آج رات 12 بجے تک Monday ہے۔

جناب چیئرمین: Monday دوپہر کو کہا تھا۔

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی، جناب! ہو جائے گا لیکن اب کچھ خدا کا واسطہ اس طرح تو نہ کریں ناں۔ اگر آپ لوگ اپنی patience lose کر رہے ہیں تو آپ ہمیں بتا دیں کہ

we are losing our patience.

جناب چیئرمین: نہیں مجھے patience lose کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ Patience تو آپ lose کر رہے ہیں جو گھڑی گھڑی آپ بول رہے ہیں۔مجھے سب کے time کا خیال رکھنا ہے۔

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی: دیکھیں' ایک ممبر ہے وہ بول رہا ہے تو اس بیچارے کو بولنے دیں۔

جناب چیئرمین: آپ اس کو interrupt کر رہے ہیں' بولنے دیں جتنا time ہے اسی حساب سے چلیں گے۔

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی: نہیں time کوئی fix نہیں ہوا۔ ہم نے time نہیں fix کیا۔

جناب چیئرمین: تو پھر سب کیسے بولیں گے۔

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی: جناب! کوئی agreement نہیں ہوا ہے۔ اگر آپ کہتے ہیں کہ agreement ہے تو there is no agreement.

جناب چیئرمین: خورشید صاحب آپ بتا دیں کہ کیا agreement ہوا تھا۔

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد: Time کے بارے میں ضرور ہماری understanding ہوئی ہے۔

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی: ہوئی ہے۔

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد: ہاں ہوئی ہے اور آپ سے ہم یہ توقع رکھتے ہیں کہ اگر آپ کے خیال میں ایک ممبر irrelevant بات کر رہا ہے تو جو limits ہیں اس کے اندر اس کو بات کہنے دیں اور آپ نے اس سے پہلے یہ کیا ہے۔ آج بھی خدا کے لیے اسی روایت کو قائم رکھیے تاکہ جو time ہم نے آپ سے agree کیا تھا اس سے انشاء اللہ violate نہیں کریں گے۔ صفدر صاحب ہمارے بھائی ہیں وہ بھی ایسی بات نہیں کہیں گے لیکن اس کا احترام آپ بھی کر لیں۔ ہم نے اپنے ساتھیوں کو بھی کہا ہے کہ وہ وقت کا خیال رکھیں۔

جناب چیئرمین، مجھے کوئی اعتراض نہیں لیکن بعد میں Members رہ جائیں گے اس لیے point out کر رہا ہوں کہ to the point رہیں تا کہ زیادہ سے زیادہ بول سکیں۔ جی بولیں۔

سینیٹر سید مراد علی شاہ، جناب والا! اسی طرح فرعون نے مصر میں دعویٰ کیا کہ" قالیقوم الیس لی ملک مصر وھذه الانھار تجری من تحتی افلا تبصرون" یہ کتنی development ہے کہ یہاں irrigation system بنایا، میرا حق ہے کہ میں اس کے اوپر حکومت کروں تو آپ کو پتا ہے کہ آج تک اس کی لاش museum میں پڑی ہوئی ہے اور اللہ تبارک و تعالیٰ نے کہا تھا" فالیوم ننجیک ببدنک لتکون لمن خلفک ایۃ" تو ان کے لیے عبرت کی بات ہے جو absolute power چاہتے ہیں ان کی بھی یہی حالت ہو گی اور اس سے وہ سبق سیکھیں۔ اسی طرح ہٹلر، میسولینی اور شہنشاہ ایران تینوں اسی طرح کر رہے تھے ان کا حشر آپ کے سامنے ہے۔ Absolute power جو مانگتا ہے وہ absolutely doom ہوتا ہے، ختم ہوتا ہے۔ جناب والا! آج جو Bill ہو رہا ہے، اسی طرح ایک Bill اکبر کے دربار میں "محضرنامہ" کے نام سے پیش کیا گیا تھا اور اس کو ابوالفضل فیضی اور ان کے بعد شیخ مبارک نے لوگوں سے زور کے بل بوتے پر دستخط کروائے تھے اس وقت کا ایک spokesman بیر بل تھا جیسے آج کل حکومت کے ہیں۔ اس نے اس محضرنامہ پر دستخط کیے اور دین الہٰی جو معتدل تھا یعنی lukewarm مذہب انہوں نے بنایا لیکن وہ کسی نے مانا نہیں---- (عربی)---- نہ ادھر کے، نہ ادھر کے تو اس طرح یہاں یہی چیز کہی جا رہی ہے اور یہاں arena، یہ لڑائی جو ہے یہ پارلیمنٹ سے نکل کر کسی اور arena میں داخل نہ ہو جائے جس سے یہاں بہت زیادہ تکلیف ہو گی، مصیبت ہو گی۔ اللہ تعالیٰ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا ----(عربی)---------- یہود، Judo, Christianity آپ سے کبھی بھی راضی نہ ہو گی till you toe their line ہم روزانہ نماز میں تقریباً 35 بار غیر المغضوب علیہم ولاالضالین کہتے ہیں، مغضوب اور الضالین کون ہیں، یہ Juda and Christianity ہیں وہ

لوگ اس کے معنی جانتے ہیں ہم نہیں جانتے ۔ How can they be our friends کل وہ یہ بھی کہیں گے کہ نماز میں یہ چیز نہیں پڑھنی ۔ سورتیں تو وزیر تعلیم نے بدلا دی ہیں جن پر ان کو اعتراض تھا۔ کل ہماری نماز پر بھی ان کو اعتراض ہو گا۔

Mr. Chairman: Please try to conclude.

سینیٹر سید مراد علی شاہ: جناب والا! صالح علیہ السلام کی اونٹنی تھی وہ ایک معجزہ تھا وہ پہاڑ سے نکلی ، جناب والا! پاکستان کا وجود، بت کدہ ہند سے اسلامی جمہوریہ پاکستان کا وجود، یہ اس سے بڑا معجزہ تھا لیکن ہم اس کو ٹھیک طرح سے نہ چلا سکے اور اس کو ٹکڑے ٹکڑے کیا، آگے ٹکڑے ٹکڑے کریں گے تو عذاب الہٰی کے مستحق ہوں گے جس طرح قوم صالح تباہ و برباد ہوئی، وہ حالت ہماری بھی ہو گی۔

اسی طرح اب جو نیا مسئلہ شروع ہو رہا ہے وہ یہ ہے کہ North West کو ادھر کرو اور پنجاب جو ہے ، جو سکھ اپنے پنجاب کو "چڑھدا" پنجاب کہتے ہیں ، ہمارے پنجاب کو "لہندا" پنجاب کہتے ہیں ، یہاں ان کا influence ہو، ننکانہ صاحب اور حسن ابدال میں ، vatican type کی ان کو اجازت دی جائے، اسی طرح قادیان میں بھی کوئی vatican قسم کی اجازت ان کو دی جائے۔ یہ تمام ہماری تباہی اور بربادی کی چیزیں ہیں ۔

جناب والا ! آپ class IV کا ایک نوکر ملازم رکھتے ہیں اس کا پورا medical test ہوتا ہے آپ نے یہاں پورے چھیاسٹھ سے زیادہ وزیر بھرتی کیے ہیں کسی کا معائنہ نہیں کرایا گیا، یہ ہونا چاہیے ، ابھی pipeline میں اور وزراء بھی آ رہے ہیں۔ جب تک کورم پورا نہ ہو ان کو نہیں چھوڑیں گے، پورا کورم جب بھرتی ہو جائے گا پھر یہ معاملہ ختم ہو گا۔

جناب والا! میں حکومتی ارکان سے دست بستہ یہ عرض کروں گا کہ آپ جو کچھ کر رہے ہیں یہ وہی چیز ہے جو ابولفضل فیضی اور ان کے باپ نے کی تھی لیکن اس کو کسی نے نہیں مانا۔ اس کے اثرات ہماری آئندہ نسل پر پڑیں گے اور وہ کبھی آپ کی قبر پر فاتحہ نہیں پڑھیں گے بلکہ کچھ اور کریں گے ۔ اسی طرح آپ responsible ہیں آپ اس کے ذمہ دار ہوں گے، جو کچھ بھی ہوگا، پاکستان نہیں ہوگا اگر یہ چیز ایسے رہی ، اگر یہاں جمہوریت نہ رہی ، فیڈریشن نہ رہی تو

پھر یہ ملک نہیں رہے گا۔ و اخر دعوانا ان لحمد للہ رب العالمین۔

جناب چیئرمین۔ جناب نثار اے میمن۔

سینیٹر جناب نثار احمد میمن، میں ڈاکٹر صاحب کے الزامات کو مسترد کرتا ہوں اور پرزور طریقے سے احتجاج کرتا ہوں کہ انہوں نے دو points raise کیے ہیں ' انہوں نے کہا کہ کریسٹنا روکا شمالی علاقہ جات میں گئی تھیں اور ان سے میری کوئی ملاقات ہوئی یا کوئی باتیں ہوئی ہیں - میں نے ان کو جب انہوں نے ذاتی طور پر outside of the House مجھ سے پوچھا تھا تو کہا تھا کہ مجھے اس کا کوئی علم نہیں ہے کہ جب وہ گئیں کیا ہوا اور پہلی بات کہ جب وہ گئی ہیں تو اس وقت میں شمالی علاقہ جات میں تھا بھی نہیں - اس کے باوجود انہوں نے یہ سوال اٹھایا ہے اور الزام لگایا ہے

دوسری بات انہوں نے کہی ہے کہ انتخابات میں ہم نے مداخلت کی ہے - میرے خیال میں مداخلت تو ساری دنیا جانتی ہے کہ کوئی نہیں ہے۔ پہلی بار وہاں پر الیکشنز آزادانہ ہوئے ہیں اور ان میں مسلم لیگ کے لوگوں نے بہت نقصان بھی اٹھایا ہے مگر ہم نے صبر و تحمل کے ساتھ کام کیا ہے کیونکہ ہم حکومتی پارٹی تھے اور اگر ایم ایم اے کی پانچ سیٹیں تھیں پچھلی مرتبہ اور اب کوئی بھی نہیں آئی ہے تو وہ تو عوام نے ان کو مسترد کیا ہے کوئی نثار میمن نے مداخلت نہیں کی - میں اس پر پرزور احتجاج کرتا ہوں - اگر آپ کو سوال یہاں پوچھنا بھی تھا تو ہم پارٹی ہیں ہم سینیٹر ہیں ' حکومت سے آپ پوچھ سکتے تھے کہ وہ کس لیے گئی تھیں' ان کے کیا مقاصد تھے۔ میں نے جو اخبارات میں پڑھا تھا کہ وہاں پر سکول وغیرہ کے سلسلے میں گئی تھیں' کچھ projects تھے' مگر یہ بتانا میرا کام نہیں ہے کہ کیوں گئی تھیں۔ یہ حکومت سے پوچھتے تو زیادہ بہتر تھا مگر انہوں نے میری explanation کے بعد یہ پوچھا ہے اور میں احتجاج کرتا ہوں اور میں اس House کے سامنے ان سے یہ گزارش کروں گا کہ یہ اپنے الفاظ واپس لیں کیونکہ یہ ایک معزز رکن کو زیب نہیں دیتا کہ اس طرح کی بات کریں۔

Mr. Chairman: Mr. Farhatullah Babar.

سینیٹر جناب فرحت اللہ بابر، شکریہ جناب چیئرمین! اس Bill پر کافی بحث ہو چکی

ہے۔ اس جانب سے ہمارے دوستوں نے اس Bill کے بہت سے فضائل بیان کیے اور یہاں سے دستور کی روشنی میں پارلیمان اور جمہوری اصولوں کی روشنی میں، قانون کی روشنی میں، یہاں سے دلائل کے انبار لگائے گئے لیکن ہم جانتے ہیں کہ آج یہ دن ختم ہونے سے پہلے یہ Bill pass ہو جائے گا۔ ہر قسم کی دلیلیں پیش کی گئیں۔ ایک دلیل یہ بھی پیش کی گئی کہ فوج ایک لازمی عنصر ہے۔ ایک دلیل یہ پیش کی گئی کہ یہ mess انہی کا create کیا ہوا تھا۔ اب ان کو موقع دو کہ یہ mess صاف کر لیں۔ ایک دلیل یہ بھی دی گئی کہ یہاں پر جو بیٹھے ہوئے ہیں ہمارے فاضل ممبران وہ بھی تو کسی زمانے میں وردی کے زیر سایہ پروان چڑھے تھے۔

جناب والا! کئی دلائل دیے گئے لیکن مجھے انتہائی افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ایک نئی دلیل یہ بھی آئی اس جانب سے اور ایک ایسے فاضل رکن کی طرف سے جس کے بارے میں میرا گمان تھا کہ وہ عالم دین ہے اور انہوں نے یہ کہا کہ یہ Bill قرآن کی روشنی میں ہے، اسلام کی روشنی میں ہے اور جو اس Bill کی مخالفت کرتا ہے وہ قرآن کی مخالفت کرتا ہے، اسلام کی مخالفت کرتا ہے۔ جناب والا! آپ بہت کچھ دلائل دے سکتے تھے، آپ خود کہتے ہو کہ 96% لوگ جنرل پرویز مشرف کے ساتھ ہیں۔ آپ نے سب دلائل دیے، آپ کو علم ہے کہ یہ Bill pass ہو جائے گا، کیا یہ ضروری تھا کہ آپ یہ بھی کہیں کہ قرآن سے ثابت ہے یہ Bill۔

جناب چیئرمین! 1988ء کے اوائل کا واقعہ ہے۔ افغانستان سے روسی فوجوں کے جانے کی خبریں تھیں، پاکستان میں یہ مسئلہ زیر بحث تھا کہ جب روسی افواج چلی جائیں گی تو پاکستان کو کیا کرنا چاہیے۔ دو مکاتب فکر تھے۔ ایک اس وقت کے جنرل ضیاء الحق کا اور دوسرا اس وقت کے منتخب وزیر اعظم محمد خان جونیجو کا۔ جونیجو صاحب چاہتے تھے کہ جنیوا معاہدے پر دستخط کیے جائیں، جنرل ضیاء الحق نہیں چاہتے تھے۔ جونیجو صاحب چاہتے تھے کہ وہ پوری قوم سے مشورہ کریں، انہوں نے تمام ملک کا دورہ کیا اور وہ پشاور بھی تشریف لائے۔ وہاں انہوں نے نشتر ہال میں تقریباً تین چار سو لوگوں کو اکٹھا کیا اور ان سے پوچھتے رہے کہ آپ لوگ اپنی رائے دیں، اسی طرح کی محفل تھی۔ اسی طرح وہاں بھی علماء دین بیٹھے ہوئے تھے۔ جن لوگوں کی باری آئی وہ اپنے خیال کا اظہار کرتے رہے۔

اتنے میں ایک فاضل رکن تشریف لائے جن کے بارے میں بھی اس وقت ہمارا گمان تھا کہ وہ

عالمدین ہیں' انہوں نے stage پر آتے ہی کہا' جناب وزیراعظم صاحب! آپ اپنا time ضائع کر رہے ہیں۔ آپ ہمارا بھی وقت ضائع کر رہے ہو اور آپ اس لیے وقت ضائع کر رہے ہو کہ نہ تو آپ قرآن سے واقف ہیں اور نہ آپ کے یہ مشیر قرآن سے واقف ہیں' اگر آپ نے قرآن پڑھا ہوتا یا آپ کے مشیروں نے قرآن پڑھا ہوتا تو آپ کو معلوم ہوتا کہ قرآن شریف میں تو اس مسئلہ کا حل آگیا ہے۔ آپ صرف قرآن شریف کی وہ آیت پڑھ دیں تو آپ کو نہ یہ تردد کرنا پڑتا نہ یہاں آنا پڑتا۔

جناب چیئرمین! ہم سب لوگ ایک لمحے کے لیے خاموش ہوگئے کہ وہ کون سی قرآن شریف کی آیت ہے جس میں یہ کہا گیا ہے کہ جنیوا معاہدے پر دستخطوں کی واضح ہدایت ہے تو جناب عالم دین نے فرمایا' وزیر اعظم سورۃ الاحزاب کی 25 ویں آیت ہے کہ جس میں اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ گوربا چوف کہتا ہے لم ینالوا خیرا' مجھے تو کوئی خیر نہیں ملی' مجھے تو کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ کہتا ہے گورباچوف کہتا ہے کہ مجھے کوئی فائدہ نہیں ہوا اور وزیر اعظم صاحب آپ گوربا چوف کو bail out کرنا چاہتے ہو۔ ایک تو تم نے قرآن نہیں پڑھا۔ اس نے بھی قرآن کی ایسی تاویل کی تھی۔

جناب چیئرمین! پھر اس مجمعے میں ایک آدمی کھڑا ہوا۔ وہ کوٹ پتلون اور ٹائی پہنے ہوئے تھا۔ اس نے وزیر اعظم سے درخواست کی اور کہا وزیر اعظم صاحب میں اس بات کا جواب دینا چاہتا ہوں۔وزیر اعظم نے اس کی اجازت دی۔وہ صاحب آئے اور انہوں نے کہا خدارا قرآن کو پاڑند نہ بناؤ۔ اپنے سیاسی مقاصد کے لیے قرآن کی ایسی تشریح نہ کرو۔ اے علمائے دین اگر تم نے قرآن کی ایسی تشریح کرنی شروع کردی کہ اپنے سیاسی مقاصد کو آگے بڑھاؤ اور اے علمائے دین اگر تم نے قرآن کو پاڑند بنانے کی کوشش کی تو بات بہت آگے بڑھ جائے گی۔ کہیں کل کو ایسا نہ ہو کہ کوئی شخص آکے یہ کہے کہ دیکھو جونیجو صاحب آپ افغانستان میں مداخلت بند کر دو اور قرآن شریف ہی میں آیت آئی ہے کہ اگرتم افغانستان میں مداخلت بند نہ کرو گے تو ہر پاکستانی کل کہے گا یلیتنی کُنتُ تُرابا۔(اے کاش میں مٹی ہوتا)۔

کہنے کا میرا مقصد یہ ہے جناب چیئرمین! کہ قرآن کو ' اسلام کو triavilized نہ کریں' Bill پاس ہو جانا ہے' Bill پاس ہو جائے گا ۔اگر یہ روش چل پڑی اس طرح سے تو خدانخواستہ ہرشخص پھر

کہے گا یلیتنی کُنتُ تُرابا۔

جناب والا ! یہ جو Bill ہے Enable the President of Pakistan to hold another office اس کا title میرے خیال میں درست نہیں ہے۔ اس کا مقصد یہ نہیں ہے کہ صدر پاکستان Chief of Army Staff بھی رہے، اس کا مقصد یہ ہے کہ Chief of Army Staff صدر پاکستان ہو۔اس Bill کا مقصد یہ ہے کہ راستہ کھولا جائے، دروازہ کھولا جائے کہ جی ایچ کیو صدر پاکستان کو nominate کرے گا اور جس طرح ڈاکٹر مراد علی شاہ صاحب نے کہا میں تصور کی آنکھ سے دیکھ رہا ہوں کہ آج اگر یہ Bill پاس ہو جائے اور اس نے پاس تو ہو ہی جانا ہے تو کچھ عرصے کے بعد ایک اور Bill آئے گا اس ایوان میں اور اگر اس کے الفاظ آپ مجھے پڑھنے کی اجازت دیں تو اس کا جو پیراگراف 2 ہے اس کے الفاظ یہ ہوں گے

The holder of the office of the Chairman Senate may in addition to this office hold the office of the Chairman Joint Chief of Staff

اس طرح کا ایک Bill آئے گا۔ جناب والا! اگر یہ بل آج پاس ہو گیاتو آپ کے پاس کیا اخلاقی، قانونی، آئینی جواز ہوگا کہ کل کو جب یہ Bill پاس ہو جائے تو پرسوں ایک اور Bill نہیں آئے گا کہ Chairman Joint Chiefs of Staff آپ کی جگہ بیٹھا ہوگا، Vice Chief of Army Staff National Assembly کا سپیکر ہوگا، Senior Corps Commander یہاں وسیم سجاد صاحب کی جگہ پر بیٹھے ہوں گے۔اس لیے میری آپ سے گزارش ہے کہ اگر آپ یہ Bill آج پاس کریں گے تو صدر کو وردی پہننے کا اختیار نہیں، یہ وردی پہننے والے کو صدر بننے کا اختیار ہے۔ کل کو اسی طرح دوسرے وردی پہننے والے اسی طرح منتخب اداروں کے منتخب نمائندوں کی جگہ آئیں گے۔ آپ کے پاس کوئی اخلاقی، قانونی اور آئینی جواز نہیں ہوگا۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ خیال کریں آپ کی پگڑی اچھل رہی ہے، پگڑی سنبھال جٹا، پگڑی سنبھال وے۔

جناب والا! یہاں پر ایک دلیل یہ دی گئی کہ وردی باعث تکریم ہے۔ ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ہم بھی وردی کو باعث تکریم سمجھتے ہیں جب وردی سرحد کی حفاظت پر مامور ہو لیکن آج جو کچھ ہو رہا ہے، وردی کو سیاست میں گھسیٹا جا رہا ہے۔ جب وردی کو سیاست میں گھسیٹا جائے گا تو اس کی غیر متنازعہ حیثیت ختم ہو جائے گی اور سیاست کا گند ان کے منہ پر

بھی پڑے گا۔ وردی ضرور باعث تکریم ہے۔ اگر آپ اس کو باعث تکریم ہی رکھنا چاہتے ہیں تو خدا را! ان کو سیاست میں نہ گھسیٹیں۔ہم بھی وردی کی تکریم کرتے ہیں لیکن جناب والا! آپ سندھ جا کر بدین کے ماہی گیروں سے پوچھیں کہ وردی کیا ہے تو بدین کا ماہی گیر کہے گا کہ وردی والا رسہ گیر ہے۔ آپ جا کر ٹھٹہ کے ماہی گیروں سے پوچھیں کہ وردی کیا ہے؟ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ وہ کہے گا کہ وردی والا داداگیر ہے۔ جناب والا! کتنی بدقسمتی کی بات ہے کہ آج خواہ سندھ کا ماہی گیر ہو، بلوچستان کا راہگیر ہو یا پاکستان کے کسی علاقے کا راہگیر ہو، خدانخواستہ اگر ان کو وردی اور صاحب وردی ، داداگیرنظر آئے ، رسہ گیرنظر آئے اور پیشہ گیرنظر آئے تو یہ فوج کے لئے اچھا نہیں ہوگا۔ اس لئے میری ان سے گزارش ہے کہ آپ وردی کو رسہ گیری سے ، دادا گیری سے اور پیدا گیری سے بچائیں۔

جناب چیئرمین: وقت کا خیال رکھیں۔

سینیٹر فرحت اللہ بابر: جناب والا! یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ آپ کومزید اختیارات کی کیا ضرورت ہے؟ آپ صدر ہیں، آپ کے پاس 58-2(B) کے تحت اختیارات ہیں۔ آپ National Security Council کے سربراہ ہیں۔ کابینہ آپ کی بنائی ہوئی ہے۔ یہ حکومتی پارٹی ، آپ کی اپنی پارٹی ہے۔ پھر آپ کو مزید اختیارات کس لئے چاہئیں؟ آپ کے تصور میں کیا ہے؟ آپ کے تصور میں کہیں یہ تو نہیں ہے کہ کل کو یہی parliamentarians ، یہی پارٹی ، یہی کابینہ اور یہی وزیر اعظم آپ کے احکامات کی خلاف ورزی کریں گے۔ میں تصور کی آنکھ سے دیکھ رہا ہوں کہ اور میں یہ اس لئے کہہ رہا ہوں کہ خود حکومتی نمائندے ایس ایم ظفر صاحب جو اس کمیٹی کے ممبر تھے، جنہوں نے M.M.A کے ساتھ بات چیت کی تھی، انہوں نے جو کتاب لکھی ہے ، وہ کتاب میں اپنے ساتھ لایا ہوں۔ جناب چیئرمین! اس کتاب کے آخر میں جو شعر انہوں نے لکھا ہے ، ساری داستان سنانے کے بعد، انہوں نے کہا ہے کہ

بے چارہ پیادہ تو ہے اک مہرہ ناچیز

فرزین سے بھی پوشیدہ ہے شاطر کا ارادہ

ظفر صاحب نے اپنے آپ کو پیادہ کہا ہے ، مہرہ ناچیز کہا کہ میں تو کچھ بھی نہیں

ہوں۔ میں تو مہرہ ناچیز ہوں۔ فرزین کا ترجمہ انہوں نے خود Prime Minister کیا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ خود وزیر اعظم کو بھی پتا نہیں ہے کہ شاطر کا ارادہ کیا ہے۔

جناب چیئرمین! شاطر صاحب کے پاس اتنے اختیارات ہیں تو پھر وہ یہ Bill کیوں پاس کروا رہے ہیں؟ شاید وہ اس لئے کروا رہا ہے کہ اگر کل کو یہ ایوان اس کے خلاف ہو جائے تو اگر وہ وردی میں نہیں ہوگا اور اس ایوان کو برطرف کر دے اور سپریم کورٹ اس کو بحال کر دے تو پھر اگر شاطر وردی میں ملبوس نہیں ہوگا تو وہ کچھ نہیں کر سکے گا کیونکہ پھر ایک اور وردی میں ملبوس جنرل کی رائے کو سننا پڑے گا۔ لگتا ہے کہ وہ شاطر جو فرزین سے اپنا ارادہ پوشیدہ رکھتا ہے، اس شاطر کا ارادہ یہ ہے کہ میرے پاس یہ اختیارات ہوں کہ اگر خود میری king party, خود میرا وزیر اعظم اور خود میری کابینہ میرے احکام کی خلاف ورزی کرے تو میں اس ایوان کو توڑ سکوں اور اگر سپریم کورٹ اس کو بحال کرے تو میں اس کے خلاف مارشل لا لگا کر ان کو کام نہ کرنے دوں۔

Mr. Chairman: Please try to conclude.

سینیٹر فرحت اللہ بابر: میں جناب والا! اس کو conclude کرنا چاہتا ہوں۔ میں آپ کی وساطت سے ایس۔ ایم۔ ظفر صاحب سے یہ گزارش کروں گا کہ انہوں نے اپنی کتاب کا آغاز تو قرآن شریف کی اس آیت سے کیا کہ "دیکھو اپنے وعدے کا پاس رکھو اور جب تم وعدہ کر لو تو پھر اس کی وعدہ خلافی نہ کرو" اور اختتام اس بات پر کیا ہے کہ شاطر کے ارادوں سے فرزین بھی بے خبر ہے۔ آج شاطر ہر چال چل سکتا ہے، ہمیں کوئی پتا نہیں ہے کہ شاطر کے ذہن میں اس وقت کیا ہے۔ میں شاطر کو آپ کی وساطت سے یہ بتانا چاہتا ہوں کہ بے شک آپ کی چال سے فرزین بےخبر ہوگا، بے شک آپ کی چال میں پیادہ ایک مہرہ ناچیز ہے لیکن دیکھو، تم بھی چال چلو، ایک اور بھی چال چلنے والا ہے۔

(عربی)

تم بھی چال چلو، تجھے تیری چال مبارک۔ اللہ بھی چال چلے گا اور اللہ کی چال ہم سب کو مبارک ہو۔

(ڈیسک بجائے گئے)

جناب چیئرمین، جناب ہدایت اللہ شاہ صاحب ۔

سینیٹر سید ہدایت اللہ شاہ، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین صاحب! مجھے آپ نے ایک اہم موضوع اور ایک نازک مسئلے پر بحث کرنے کا موقع فراہم کیا ہے ۔ سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ اس موضوع پر سیر حاصل بحث ہو چکی ہے۔ میں زیادہ طویل بحث کرنا نہیں چاہتا صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ جو بل اسمبلی یا سینیٹ میں لایا گیا ہے، ہم یہ سمجھتے ہیں کہ یہ ملکی مفاد میں بھی نہیں ہے اور قوم و ملت کے مفاد میں بھی نہیں ہے اور جمہوریت کو ذبح کرنے کے لیے یہ بل لایا گیا ہے یہ غیر قانونی اور غیر دستوری ہے۔ جہاں تک بہت سارے ممبروں نے کہا ہے میں اس مسئلے میں تھوڑا سا بیان کرنا چاہتا ہوں ۔ سب سے پہلے اسلام کی تاریخ جو ہے اور کبھی بھی اسلامی تاریخ میں ایسا نہیں ہوا کہ کسی جرنیل نے خلیفہ کو معزول کرکے اقتدار پر قبضہ کر لیا ہو ۔ جناب نبی کریم صلیٰ اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ وہ شخص بڑا ملعون ہے جو جبر یا ڈنڈے کے زور سے یا عوام کی رائے یا عوام کی مرضی کے خلاف میں پوری قوم پر مسلط ہو جائے اور جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی واضح حدیث ہے اور اس کے بعد خلفائے راشدین کے دور میں جب خلفائے راشدین نے باقاعدہ فوج کی تربیت کی، چھاؤنیاں بنائیں، سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور میں ایک بہت قابل جنرل، ایک بہت بڑا فوجی جنرل جس نے 120 جنگیں لڑی ہیں۔ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو جب معزول کیا گیا تو خاموشی کے ساتھ انہوں نے اس فیصلے کو قبول کیا اور عام سپاہیوں کی طرح مسلمانوں کی خدمت کرتا رہا اور جنگوں میں شریک ہوتا رہا اس کے بعد دوسرا سنہری دور خلفائے راشدین کے بعد بنو امیہ کا دور ہے ۔ بنو امیہ کے دور میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو تین چار ایسے قابل جرنیل عطا فرمائے تھے۔ ایک موسیٰ بن نصیر تھا، قطباع بن البابنی اورتیسرا محمد بن قاسم، طارق بن زیاد لیکن اس تاریخ میں بھی ایسا کبھی نہیں ہوا جب سلیمان بن عبدالمالک آیا تو محمد بن قاسم کو معزول کرکے واپس جیل میں بند کر دیا لیکن انہوں نے بغاوت نہیں کی ۔ اس کے بعد سلطنت عثمانیہ کا مسلمانوں کا دور ہے۔ سلطنت عثمانیہ کے دور میں بھی ایسی مثال نہیں ملتی۔ تو اس سے معلوم ہوا کہ اسلامی تاریخ میں یہ کہیں

نہیں پایا جاتا کہ ایک صدر وہ آ کر ڈنڈے کے زور پر پوری قوم پر مسلط ہو جائے اور عوام کی مرضی کے مطابق کام نہ کرے۔ اس پر جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وعید آئی ہے دوسرا مسئلہ ہمارے ساتھی یہ کہتے ہیں کہ جنرل صاحب کا وردی میں ہونا بے حد ضروری ہے۔اس لیے کہ اس میں ملک کا مفاد ہے۔پاکستان کا وقار بیرونی دنیا میں بڑھے گا۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس میں ملک کا مفاد بھی نہیں ہے اور بیرونی دنیا میں پاکستان کا وقار بڑھنے کی بجائے مجروح ہوگا اور اس کو بہت بڑا دھچکا لگے گا۔اس لیے کہ جنرل صاحب نے پوری قوم سے وعدہ کیا تھا اور پوری دنیا کے ذرائع ابلاغ کو معلوم ہے اور انہوں نے یہ وعدہ سنا تھا کہ میں ۳۱ دسمبر کو وردی اتار دوں گا۔ اب ہمارا پاکستان کا صدر صرف صدر نہیں فوج کا بھی سربراہ ہے۔اگر وہ اپنے اس وعدے کی خلاف ورزی کرتا ہے تو بیرونی دنیا کس طریقے سے ہماری قوم پر اعتماد کرے گی اور جتنے ہم بیرونی دنیا میں معاہدے کرتے ہیں۔ ان معاہدات پر کون اعتبار کرے گا، اس قوم پر کون اعتبار کرے گا کہ جس کے صدر کا یہ حال ہے کہ وہ پوری قوم سے وعدہ کرتا اور پوری دنیا سے وعدہ کرکے اس سے انحراف کر رہا ہے۔

جناب چیئرمین! اب بھی مجھے امید ہے کہ صدر صاحب اپنا وعدہ پورا کریں گے۔ صدر صاحب خود کہہ رہے تھے کہ میں نے جو بھی وعدہ کیا ہے میں نے اس کو پورا کیا ہے۔ مجھے امید ہے کہ صدر صاحب اپنا وعدہ پورا کریں گے اور پوری قوم اور پوری ملت اسلامیہ کے بیرونی دنیا میں جو وقار ہے اس کو بحال کریں گے تاکہ دنیا کو معلوم ہو کہ مسلمان جب معاہدہ کرتا ہے تو اس کو پورا کرتا ہے، اس کی خلاف ورزی نہیں کرتا۔

جناب چیئرمین! جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اور جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منافقین کی تین علامات بتائی ہیں جو احادیث میں آئی ہیں۔ مجھے امید ہے کہ صدر صاحب اس وعید سے بچتے ہوئے اس پر عمل کریں گے اور امید ہے کہ انشاء اللہ وردی اتاریں گے اور اگر وردی نہیں اتاریں گے تو یاد رکھیں پوری دنیا میں پاکستان کا وقار مجروح ہوگا۔

وردی کے حوالے سے ایک دوسری دلیل یہ دی جاتی ہے کہ ملک کے اندر یا بیرونی دنیا میں دہشت گردی کے خلاف ہم جنگ کر رہے ہیں۔ صدر کا وردی میں ہونا بے حد ضروری ہے۔

یہ بھی صدر صاحب کی کوئی خاص وزنی دلیل نہیں ہے ۔ صدر صاحب اس سے پہلے وردی میں تھے لیکن پاکستان میں امن قائم نہیں ہوسکا اور سب سے زیادہ امن جو بگڑا ہے اس وردی کے دور میں بگڑا ہے اور ملک جب تباہ ہوا ' اس وردی کے دور میں تباہ ہوا ۔ ماضی کی تاریخ یہ بتاتی ہے کہ وردی کی وجہ سے ملک دو ٹکڑے ہوا اور امن قائم نہیں ہوا ۔ اگر حکومت وقت پاکستان میں امن قائم کرنا چاہتی ہے تو جمہوریت کو بحال کردیا جائے اور عوام کی امنگوں کے مطابق حکومت قائم کردی جائے تو اس وقت امن بحال ہوگا ۔ رہا دہشت گردی کا مسئلہ ۔ دہشت گردی اسلام میں نہیں ہے ۔ دہشت گردی یہود و نصاریٰ نے پیدا کی ہے ورنہ اسلام کا تو یہ درس ہے کہ ساری قوموں کا ملجا ہے اسلام ۔ دین ہے اسلام دنیا ہے اسلام ۔ کون سمجھائے ان صیہونیوں کو کہ امن کا درس دیتا ہے اسلام۔

جناب چیئرمین! اسلام کا سب سے بڑا درس یہ ہے ۔ ہم مسلمانوں کی ماضی کی جو تاریخ ہے وہ تاریخ تو یہ ہے کہ

بہتے ہوئے دریاؤں میں گھر بنایا نہیں کرتے
خود تو جل جاتے ہیں دوسروں کو جلایا نہیں کرتے

یہ مسلمانوں کی تاریخ ہے ۔ اگر امن قائم کرنا ہے ' سکون سے رہنا ہے تو یاد رکھیں کہ اس پاکستان کے اندر اسلامی نظام نافذ کرو اور اسلامی نظام کے آنے کی وجہ سے اس ملک میں امن قائم ہوگا ورنہ میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ جب تک اسلام نہیں آئے گا اس ملک کے اندر امن قائم نہیں ہوسکتا۔ افغانستان کے اندر اسلام آیا ' طالبان نے نافذ کیا ' وہاں امن قائم ہوا ۔جب طالبان کی اسلامی حکومت ختم کردی تو امن تہہ و بالا ہوگیا ' تباہ و برباد ہو گیا ۔ہمارا اب بھی یہ مطالبہ ہے اور ہم واضح کرنا چاہتے ہیں اور واضح طور پر کہنا چاہتے ہیں کہ جب تک پاکستان میں اسلام نہیں آئے گا اور جمہوریت بحال نہیں ہوگی تو یہ دہشت گردی اور امن و امان کا مسئلہ پیدا ہوتا رہے گا ۔

جناب چیئرمین! میری یہ تجویز ہے کہ اسلامی نظام کی طرف سنجیدگی سے کوشش کی جائے اور جمہوریت کو مکمل طور پر بحال کردیا جائے اور عوام کی مرضی اور امنگوں کے مطابق اس ملک میں حکومت قائم ہو جائے ۔ انشاء اللہ امن بھی ہوگا ' اقتصادی نظام بھی بہتر ہوگا اور جمہوریت بحال ہوگی تو اسلام بھی آئے گا ۔ ڈنڈے کے زور پر کسی کے دلوں کو تبدیل کرنا نا

ممکن ہے ۔ میں ان ہی باتوں پر اکتفا کرتا ہوں ۔ شکریہ ۔

Mr. Chairman: Mr. Farooq Naek.

Senator Farooq Ahmad Naek :Thank you, Mr. Chairman! The bill which is lying before us is a document which I would simply say the fraud on the constitution, is a total fraud on the constitution and it is a bill which is a black bill and if it is converted into a law it would be a black law for his country.

Mr. Chairman! the title of the bill says this act may be called the President to Hold Another Office Act 2004. And in Section-2 there is a proviso they say that it is valid only for the Present holder of the office of the President. So, in my view this act should have been called by the person who has drafted it and the Minister for Law who has placed it before here, this act may be called General Musharraf to Hold Another Office Act, 2004. Because this Act would become *functous officio* once General Musharraf would go away and the very title of the Act that has been given is a fraud on the people of Pakistan and fraud on the Constitution. Sir, what can not be done directly, it can not be done indirectly. This is the cardinal principle of law and this is the principle upon which the constitution of Pakistan has been framed and this is the principle upon which the subordinate legislation is carried out by the Parliament of this country and all over the world. The Article 244 strictly prohibits the members of the Arms Forces and the oath that they take under the third schedule from taking part in the Politics the consequence

of the oath in Article 244 is that the Members of the Armed Forces can not take part in Politics. By allowing the Chief of the Army Staff to be the President of Pakistan as well would be violation of the oath as well as Article 244 and as a result there of this bill is *ultra vires* the constitution and is a fraud under constitution of this country.

Another point which I would like to draw Mr. Chairman! your attention is that it was never the intention of the maker of the constitution to give the Parliament power to legislate, a power to make subordinate legislation for a specified person. This bill if converted into the law, if passed by the Parliament would be for a specified person and the result would be that it would be circumventing the constitution which prohibits the members of the Armed Forces to take part in politics. Sir, an employee can not be employer, by passing this bill and the placing this bill before this August House the Government has made the constitution a total mockery because the President of Pakistan appoints every one inculding the Chief of Army Staff but with the passage of this bill an employer would become an employee and an employee would become an employer which is against a total misnomer and against the very spirit of the Constitution. Through this bill the basic structure of the Constitution is being changed. Because the change is for a specified person, they are circumventing the provisions of Article 63(d) which is controlled by the proviso of paragraph(b) of Article 41 by mentioning in the bill that the bill would come into force on 31st December,2004.

یہ عجیب بات ہے کہ بحث آج ہو رہی ہے law آج بن جائے گا مگر

it would come into force after two months. The reason behind is again to circumvent the paragraph-d of Article-63 sub-Article-1 of the Constitution because it lays down that a person cannot hold an office of profit in the services of Pakistan other than an office declared by Law not to disqualify its holder. Now, this paragraph of Article-63 stands suspended by virtue of the proviso to paragraph-b of Article-41 in order to circumvent, it in order to hoodwink the people of Pakistan and the Parliament of this country. It has been mentioned that the action comes into force on the 31st December, 2004 because the legislature knew very well that the subordinate legislation that has been placed before this House would circumvent the provision of the Constitution and that is totally ultra vires. So, in view of this constitutional position, I would request the members of this House to please reject this Bill as it is unconstitutional and totally antidemocratic.

Now, there is another aspect to this Bill and this aspect regards the morality and the morals. I remember what Krishna Moorti, a very famous Indian writer said, " -Morality lies in being immoral" and this is what is happening today in this country by placing this Bill before this August House. Sir, you must be aware of the fact that the credibility is the issue today, credibility was the issue in 1999 when General Musharraf took over because of this credibility, Nixson had to resign, because of this credibility the impeachment, which was not successful, of Clinton took place. It was the question that he had told a lie, it was not the question that he had an affair with a woman. Lord Jaffery Orchard a celebrated

author was convicted because of credibility issue, because of the purgery he had committed. Now, over here the President of our country, a General of our country, a Chief of the Army Staff of the country gave a commitment to this nation that he would shred his uniform on or from 31st December, 2004. The very fact that the Bill has been placed, it is to give a cover to General Musharraf to go back from his words. to tell a lie which he has to tell, the Parliament would give a cover, Parliament would give a refuge to the crime that has been committed by General Musharraf but not adhering to his commitment to this nation that he would shred the uniform on or before 31st December, 2004. It is a shame that we Parliamentarians would be the associates, we parliamentarians would be the accessories, we parliamentarians would be having common unlawful intention alongwith General Musharraf by passing this Bill and as such, if this Bill is passed by this House, it would be a shame for all of us and we would not be able to face the democratic world, the International world which looks towards us. This is not even a controlled democracy, this is a fask, this is a '*fasad*' which has been created and we are going along with this '*fasad*' and the future and our childern would definitely

جناب چیئرمین صاحب! ہمیں اتنا الزام دیں گے کہ میں آپ کو نہیں بتا سکتا۔

keeping all these things and keeping all these points in mind, I would request the members of the Treasury not to pass this Bill and to reject it in toto but look at the statements, the reasons have been given, the objects if we look into the statements of objects and reasons which have been given for the passing of this Bill. It says, to safeguard the national interest,

to combat terrorism, to contribe towards strengthening the democracy, to on going economic policies in the form of public good and all these lies, they think that the democracy would flourish in this country. If the President of this country would wear a uniform, this is I cannot imagine, I cannot believe

کہ ایک army کا uniform اب اس ملک کے اندر جمہوریت کے لئے بہت ضروری ہے' this is
totally unthinkable.......... آج 1999ء سے

General Musharraf sahib is wearing the uniform, he is the Chief of the Army Staff. Terrorism is still going on in this country. The learned members have spoken of what is going on in Islamabad. The very place where the Parliament is situated, look at the entrance,

جب ہم اندر آتے ہیں کتنے blockages ہیں۔ کیا terrorism ختم ہو گیا ہے۔ National
Security Council کیوں create کی گئی تھی؟ جب National Security Council create
کی گئی تھی تو یہی وجہ تھی۔ نیشنل سیکورٹی کونسل نے کیا کر لیا؟

All these statements of objects, policies of public good, what good has been given to the country?

اس ملک کی کیا economy strengthen ہوئی ہے' ڈالر آج 62 rupees کا ہے' پونڈ 112
روپے کا ہے۔ اب مجھے بتائیے کتنی investments اس ملک میں آئی ہیں۔ کیا یونیفارم
investments لے کر آ رہا ہے؟ کیا باہر کے لوگ investments لا رہے ہیں؟

No investment is going on in the country. People are starving, the inflation is ramped and this is all because the uniform is ruling this country and there is no democracy in this country. If there is democracy, the people at the helm of affairs are answerable to the people but the man in the uniform is not answerable to the people of this country. So, it would

be a total shame and it is a total fraud with the constitution and the people of this country.

Mr. Chairman: Please keep in mind the time frame.

Senator Farooq Ahmad Naek: And the reasons that have been given, the objects that have been given, do not, at all, in any manner whatsoever, goes parallel, alongwith the passage of the Bill.

یہ تو ایسا لگتا ہے جنرل مشرف صاحب Rambo ہیں' وہ وردی پہن لیں گے تو سارے ملک کی جو مصیبتیں اور تکالیف ہیں وہ دور ہو جائیں گی۔

I do not think so and I hope the members in the Treasury Benches would realise what they are doing. They played with the nation, the passing the Legal Framework Order in the shape of 17th Constitution and Amendment. They played with the nation, the passing of the National Security Council Act and now again by the passage of this Bill, this nation would suffer, people are starving and people will go on starving

سندھ میں پڑھا لکھا آدمی ہے' Doctors ہیں' Engineers ہیں ان کو employment نہیں ملتی' وہ بندوق اٹھا کر ڈاکو بن جاتے ہیں۔

The revolution is coming. Sir, I hope the members of the Treasury Benches would realise all this and would not pass the Bill. Let us have a true democracy in this country, let this country be ruled by the people which was the object of Quaid-i-Azam when this country was created. when this country was born. It was never an intention that the country would be ruled by the people in uniform. It was the intention that the country would be ruled by the people, by the chosen people and this is

what has been mentioned in Article 2-A of the constitution. The Objective Resolution; the country would be run, the government would be run by the chosen representatives of the people and not in this way. Sir, in the end, I beseech my friends who are in the Treasury Benches not to pass this bill, otherwise we would regret it one day. Thank you sir.

جناب چیئرمین: صاحبزادہ خالد جان۔ جی فوزیہ فخر الزمان! آپ کیا کہنا چاہتی ہیں۔

سینیٹر فوزیہ فخر الزمان خان: میں ان کی ایک بات کا جواب دینا چاہ رہی ہوں۔

جناب چیئرمین: نہیں، میرا خیال ہے ابھی جواب تو نہیں ہو سکتا، اگر کوئی personal explanation ہو تو ٹھیک ہے ورنہ رہنے دیں۔

سینیٹر فوزیہ فخر الزمان خان: جناب! personal نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: پھر وہ speeches میں cover کر لیجئے گا۔ صاحبزادہ خالد جان صاحب۔

سینیٹر صاحبزادہ خالد جان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ جناب چیئرمین صاحب! کہ آپ نے مجھے بولنے کا موقع دیا۔ تین چار دن سے سینیٹ میں اس bill پر بحث جاری ہے۔ متحدہ اپوزیشن کی طرف سے مکمل دلائل کے ساتھ اور آئین کی دفعات کی رو سے مکمل طور پر اس bill کو مسترد کر دیا گیا۔ میں بھی ان ارکان کے ساتھ ان دفعات کے حوالے سے اس کو مسترد کرتا ہوں لیکن بدقسمتی سے دوسری طرف کے اراکین ٹس سے مس نہیں ہوئے۔ ان کے منہ میں صرف ایک بات ہے کہ صدر کا وردی میں رہنا ضروری ہے۔

جناب والا! میں نے آپ کی وساطت سے پہلے بھی اس ایوان میں کہا ہے کہ اس ملک میں 1947ء سے آج تک 50 یا 60 فیصد لوگ ایسے ہیں جو ہمیشہ سے آرمی کی سرپرستی میں کام کر رہے ہیں اور ہر حکومت میں fit ہو رہے ہیں۔ ان لوگوں کی وجہ سے جنرل ایوب خان، اللہ انہیں بخشے، وہ ان کے مشوروں سے چلے اس کے بعد وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو ان کے مشوروں سے شہید ہو گئے، جنرل ضیاء الحق صاحب ان کے مشوروں سے ہوا میں شہید ہو گئے، خدا خیر کرے اب

کیا ہو گا۔ میں ان ارکان سے التجا کرتا ہوں کہ کم از کم اس پر سوچیں کہ جو مشورے آپ دے رہے ہیں یہ ملک ، قوم اور اس آئین سے پاسداری ہے یا کیا ہے ؟ اور پھر یہ بھی حوالے دے رہے ہیں اس ملک کی دو صوبائی اسمبلیوں اور ایک قومی اسمبلی نے بھی وردی کے بارے میں بل پاس کیا ہے ۔ آج آپ اخبارات دیکھیں کالاباغ ڈیم کے بارے میں ایک وزیر صاحب کہہ رہے ہیں کہ تین اسمبلیوں کی قراردادوں کی کوئی حیثیت نہیں ہے ۔دوسری طرف دو صوبائی اسمبلیاں قرار داد پاس کررہی ہیں کہ صدر صاحب وردی میں رہیں تو اس کی حیثیت ہے ۔ یہ ہمارا حال ہے ۔

دوسری بات حکمران جماعت کہہ رہی ہے کہ اپوزیشن والے واک آؤٹ نہ کریں ۔ ہم تو واک آؤٹ نہیں کریں گے لیکن آپ بھی ہمارے ساتھ یہ وعدہ کریں کہ کم از کم میڈیا پر آپ یہ نہیں کہیں گے کہ بھاری اکثریت سے پاس ہوا ہے ۔ بھاری اکثریت تو وہ ہوتی ہے کہ کم از کم سو میں سے اسی ارکان ہوں لیکن سو میں سے باون ترپن ہوں تو اسے بھاری اکثریت نہیں کہا جا سکتا ۔

جناب چیئرمین ! آخر میں ، میں آپ کو داد دیتا ہوں کہ تین چار دن سے آپ نے سب کو وقت دیا۔ ہم بار بار شکریہ ادا کرتے ہیں ۔

جناب چیئرمین، مسٹر محمد اسلم بلیدی نہیں ہیں۔ مسٹر الیاس احمد بلور ۔

Senator Ilyas Ahmed Bilour: Thank you very much Mr. Chairman! I am very obliged that you have given me time.

جناب چیئرمین! میں اس Bill کی بھرپور مخالفت کرتا ہوں اور میں یہ اپنے Treasury Benches کے بھائیوں کو بتانا چاہتا ہوں کہ ہم تھوڑا سا تاریخ کو دیکھیں جب ویسٹ پاکستان بنایا گیا اور ایسٹ پاکستان کو 56 کو 46 کے برابر کہا گیا تو ہم نے بڑی مخالفت کی ۔ ہمیں غدار کہا گیا ، جیلوں میں پھینکا گیا ۔ جب مشرقی پاکستان ، اس وقت بھی ایسے ہی دوست جو تھے جو آج ٹریژری بنچوں پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ کوئی ان جیسے دوست تھے انہوں نے ہمیں غدار کہا ۔ ہم نے کہا منظور ہے غدار ۔ مشرقی پاکستان ٹوٹنے لگا تو اس وقت بھی اقتدار فوج کے پاس تھا ۔ دوستوں نے پھر اسے support کیا ۔ اور آرمی نے کہا we will make our way through

bullet. ہم نے کہا نہیں '

محبت گولیوں سے بو رہے ہو وطن کا چہرہ خوں سے دھو رہے ہو
گماں تجھ کو کہ منزل کٹ رہی ہے یقین مجھ کو کہ منزل کھو رہے ہو

ہم نے اس وقت بھی کہا ' ہمیں غدار کہا گیا ۔ جناب چیئرمین ! میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں تاشقند معاہدہ ہوا 1965ء میں ' پانچ سال کے بعد لڑائی ہوئی ۔ وہ بھی ایک آمر نے کی تھی وہ بھی ایک آرمی جنرل نے کی تھی ۔ اس کے بعد 1973ء میں شملہ معاہدہ ہوا ۔ آج پینتیس سال ہو گئے ہیں انڈیا کے ساتھ ہماری لڑائی نہیں ہوئی ۔ کیونکہ وہ ایک جمہوری حکومت نے معاہدہ کیا تھا۔ پارلیمنٹ میں اس وقت ساری پارٹیاں موجود تھیں اور شملہ معاہدہ کے ایک ایک لفظ کو پڑھ کر یہاں approve کیا گیا تھا

And the only document with Pakistan and India which is a valid document today is Simla Accord.

1949 کی Resolution کے متعلق جو لوگ کہتے ہیں میں یہ کہتا ہوں کہ معاہدہ شملہ کرنے کے بعد 49 کی Resolution ختم ہوگئی ہے ۔ اب خدا را یہ جہاد کے نام پر پیسے لوٹنے والو! انڈیا کے ساتھ آج بھی بات چیت کے ذریعے مسائل حل کرو ۔ کشمیر کا مسئلہ ' کشمیر ' کشمیر ' کشمیر کہتے ہوئے آدھا ملک توڑ چکے ہو ' جہاد کے نام پر دولت اکٹھی کرنے والو خدا کا واسطہ ہے میں یہ عرض کرتا ہوں کہ اس ملک کو بچانا ہے توبات چیت اور جمہوریت کی وجہ سے بچ سکتا ہے ۔ یہ ملک ایسے نہیں بچ سکتا ' کبھی کسی کو بولتے ہو یونیفارم میں رہو ' کبھی کسی سے بولتے ہو کہ آپ سیکورٹی کونسل میں رہیں ' کبھی کسی کو بولتے ہیں کہ آپ ایل ایف او بنائیں ۔ ہم ان سب چیزوں کی مخالفت کرتے ہیں ۔ حضور جب افغانستان کی جنگ شروع ہوئی ۔ اس وقت بھی ایک ڈکٹیٹر نے افغان جنگ شروع کی ۔ ہم نے کہا یہ فساد ہے ' لوگوں نے کہا یہ جہاد ہے ۔ ہم نے کہا یہ فساد ہے لوگوں نے کہا کہ جہاد ہے ۔ اور آج اس جہاد کو کیوں کہا کہ ڈالروں کی بارش ہو رہی تھی ۔ ان ڈالروں کی بارش کے نیچے آج آپ دیکھیں کہ کیا ہوا ہے ؟ یو ایس ایس آر تو ٹوٹ گیا

آج USSR تو ٹوٹ گیا ہے لیکن آپ یہ دیکھیں کہ کیا بن گیا ہے۔ کبھی القاعدہ بن گیا اور آپ

آج کیا کر رہے ہیں۔ آج جو آپ front state بنے ہوئے ہیں' ہم پاکستان میں رہ رہے ہیں۔ ہم بالکل مخالف ہیں۔ ہم hundred percent تخریب کاری کے مخالف ہیں لیکن ہم یہ کہتے ہیں کہ ہمیں اس کے بدلے میں ملا کیا؛ ہم front state ہیں' تخریب کاری کے مخالف ہیں۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ جہاد نہیں تھا وہ بھی فساد تھا۔ آج ہم آپ کو کہہ رہے ہیں جناب چیئرمین! میں بڑے ادب سے' بڑے احترام سے' اپنے treasury benches کے بھائیوں کو یہ عرض کرتا جاتا ہوں کہ یہ تھوڑی سی پچھلی تاریخ دیکھ لیں۔ ہم ایک سیاسی worker ہیں' ہم سیاسی worker کی حیثیت سے یہ عرض کرنا چاہتے ہیں کہ یہی جو چیز آج دوبارہ LFO آپ لوگوں نے پاس کروایا آپ لوگوں نے Security Council پاس کرائی' آج آپ لوگ کہہ رہے ہیں کہ

The President should hold another office. The President should hold it means throughout that the President will hold another office

کہ یہی جو ہمارے نائیک صاحب نے کہا اور بابر صاحب نے کہا کہ

all the Army officers will come and they will hold the office of the President as well as the Army offices

خدا کے لیے اس Bill کو بنانے کے وقت آپ کیا سوچتے ہیں۔ آپ اپنے پاؤں پر خود کلہاڑی نہیں مار رہے ہے۔

What will be your faith, what will be the faith of the political workers where does the political workers stand

سیاسی workers کیا کریں گے۔ یہ سیاسی workers صرف آپ ان ایوانوں کے سجانے کے لیے نہیں ہوتے۔ آپ نے سیاست as a worker کی نہیں اور آپ کسی نہ کسی جرنیل کی خوشامد سے یا کسی نہ کسی دوسرے کی وجہ سے Senator اور MNA بن جائیں اور آپ آ کر فوج کی favour میں vote دے دیں۔ فوج ہماری فوج ہے ہم اس کا احترام کرتے ہیں but employee جیسے نائیک نے کہا they should save us, they should not rule us اور میں cannot be the employer. How can an employee can be the employer? ایک بات اور بڑے احترام سے آپ کو بھی اور میں آپ کی وساطت سے President General

مشرف صاحب کو بھی یہ عرض کرنا چاہتا ہوں اور Prime Minister شوکت عزیز صاحب سے بھی یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جناب چیئرمین! کہ irresponsible Ministers جو آپ لوگوں نے رکھے ہوئے ہیں اور جو وہ irresponsible statements دیتے ہیں they should be restrained to do that. Let me tell you very honestly, otherwise we will catch them from their necks یہ کہنا کونسی--

Mr. Chairman: Let's confine to the parliamentary language.

سینیٹر الیاس احمد بلور : I am sorry sir, لیکن میں عرض کرتا ہوں کہ اتنے irresponsible Ministers ہیں کہ وہ یہ statement دیتے ہیں کہ کالا باغ ڈیم کے اوپر اسمبلیوں کی قرار دادیں کوئی حیثیت نہیں رکھتیں ---

(Voices: Shame.)

سینیٹر الیاس احمد بلور : اگر اسمبلیوں کی قرار دادیں حیثیت نہیں رکھتیں تو یہ Bill پاس کرنے کی قرار داد ہی ہے ناں اور یہ کیا ہے یہ بل پاس کرنا۔ یہ کیا بات ہوئی کہ تین اسمبلیاں unanimously قرار داد پاس کرتی ہیں اور وہ کوئی حیثیت نہیں رکھتیں ۔ میں آپ کی وساطت سے ' Leader of the House کی وساطت سے ' Prime Minister of Pakistan اور President of Pakistan سے یہ request کرتا ہوں کہ ایسے لوگوں کے گریبان میں ہمیں ہاتھ ڈالنے کا موقع نہ دیں' خدا کے لیے اپنے آدمیوں کو پٹہ ڈالیں' یہ غلط باتیں نہ کریں' یہ کوئی عجیب سی بات ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ کالا باغ ڈیم بنے گا۔ کالا باغ ڈیم ہماری لاشوں پر بنے گا let me tell you very honestly کالا باغ ڈیم ہماری لاشوں پر بنے گا۔ تین اسمبلیوں نے اسے completely reject کیا ہوا ہے ۔ جن کا کالا باغ ڈیم بنانے کا شوق ہے تو بنا کے دیکھ لیں۔ ہم دیکھیں کیسے بنائیں گے ۔ اچھی بھلی بات ہے' اچھی بھلی بات کو چلتے ہوئے' ایک government کو آپ لوگ کیوں خراب کرتے ہیں ۔ آپ irresponsible Ministers صاحبان کو چاہیے کہ اپنی بات سوچ سمجھ کر کریں۔

جناب چیئرمین : ڈاکٹر صاحب تشریف رکھیے۔ میں نے already کہا ہے کہ

relevant رہیں۔ آپ تشریف رکھیں۔

جناب الیاس احمد بلور، میں نے نام کسی کا نہیں لیا۔ آپ تشریف رکھیں ورنہ میں بہت کچھ کہہ سکتا ہوں، ڈاکٹر صاحب آپ کے متعلق۔ آپ کیا بات کرتے ہیں۔ میں نے آپ کا نام نہیں لیا، میں irresponsible Minister کے بارے میں کہہ رہا ہوں۔ آپ ہیں ہی irresponsible تب اٹھ کر کھڑے ہوئے ہیں۔

Mr. Chairman: No personal remarks and address to the Chair.

Senator Ilyas Ahmed Balour: I am requesting you. I am addressing you and I am telling you, I have not named anybody.

جناب چیئرمین،ڈاکٹر صاحب آپ انھیں بولنے دیں۔

Senator Ilyas Ahmed Balour: If he should be shamed of that..

Mr. Chairman: Please remain relevant and address me.

Senator Ilyas Ahmed Balour: He should be ashamed of that. I think that this is the same thing, I think that a doctor sitting in New york is a better doctor for him, to bring him and seize him over here. He needs that doctor.

Mr. Chairman: Please don't give personal remarks and be relevant to the subject.

Senator Ilyas Ahmed Balour: Sir, I am taking the name of the Minister, I am just saying irresponsible Minister...

جناب چیئرمین، ڈاکٹر صاحب تشریف رکھیں، بولنے دیں، interrupt نہ کریں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی، جب کالاباغ ڈیم بن رہا ہو گا تو یہ بھاگا ہوا ہو گا۔

سینیٹر الیاس احمد بلور، کون بھاگا ہوا ہوگا، ہم آپ کو بھگائیں گے، ہم ایک پارٹی کے ساتھ کھڑے ہیں، وہاں کھڑے رہیں گے۔ ہم نے کبھی turncoat نہیں کیا، ہم کبھی وزارتوں کے لیے نہیں بکے ہیں، ہم جس پارٹی کے ٹکٹ پر آئے ہیں اسی کے ساتھ ہیں، ہم لوگوں کی طرح، xxx وزارتوں کے لیے بکے نہیں ہیں۔ xxxx۔

Mr. Chairman: Please no personal remarks, no cross references. Let us remain relevant to the Bill before us. Bilour Sahib! let us be relevant to the Bill before us.

سینیٹر الیاس احمد بلور، وزارتوں کے لیے بکنے والے لوگ، پیسوں پر بکنے والے لوگ مجھے کہتے ہیں بھاگا ہوگا، میں تو اس کے ساتھ ہر میدان میں لڑنے کے لیے تیار ہوں۔ میں نے کبھی پارٹی نہیں چھوڑی کہ بھاگا ہوں، کبھی ایک پارٹی میں ہوں کبھی دوسری پارٹی میں ہوں۔ پارٹی بدلنے والے لوگ شرم کریں، پارٹی ٹکٹ پر elect ہو کر پارٹی بدلتے ہیں، شرم نہیں کرتے، ان کو شرم آنی چاہیے، اٹھ کر کہتے ہیں کہ میں ان کو بھگادوں گا۔

Mr. Chairman: Bilour Sahib! please be relevant to the Bill. Personal remarks will be expunged from the record and remain relevant to the Bill.

Senator Ilyas Ahmed Bilour: Sir, why he got up.

Mr. Chairman: Blour Sahib! please now remain relevant to the Bill. Remain relevant to the Bill and keep time frame in mind.

سینیٹر الیاس احمد بلور، xxxxxxx کس پارٹی سے elect ہو کر آئے ہو اس پارٹی کو betray کرکے بھاگتے ہو اور پھر کہتے ہو یہ ادھر بھاگ گیا تھا بلور بھاگنے والا نہیں، آپ بھاگنے والے ہیں۔ آپ پارٹی چھوڑنے والے ہیں۔

---

* (xxxx These words are expunged by the order of the Chairman)

جناب چیئرمین: بلور صاحب! Bill پر بات کریں' آپ کے سامنے یہ Bill ہے

Senator Ilyas Ahmed Bilour: Mr. Chairman, with due respect to you let me tell you and I am again requesting you and the Leader of the House to please convey this message to the President of Pakistan and the Prime Minister of Pakistan to restrain those gentlemen Ministers who change their, you know I don't want to say such words, don't say such words that there is no

کہ حیثیت نہیں ہے کسی کی ' ایک اسمبلی کی حیثیت ہے ' ہر اسمبلی کی حیثیت ہوتی ہے - اسمبلیوں سے request کروں گا کہ انہوں نے بھی وعدہ کیا تھا ٹی وی پر آ کر لیکن وہ کہتے ہیں جیسے بابر صاحب نے کہہ دیا -

(Interruption)

سینیٹر الیاس احمد بلور: کچھ بولیں گے ضرور اور میں یہ کہتا ہوں

this is a credibility. Credibility is definitely there. I have heard the honourable President also and he said that that I am going to shut out my uniform after December,2004.

میں نے خود سنا ہے تو یہ credibility کی بات ہے جیسے نائیک صاحب نے کہا کہ یہ پارلیمنٹ ایک بل بنا کر ان کو بہانہ بنا کر دے رہی ہے کہ یہ بہانہ ہے آپ uniform نہ اتاریں تو میرا یہ خیال ہے کہ بھائیوں نے ' ممبر تو بن گئے ہیں' الحمد للہ سینیٹر بن گئے ہیں اور پھر بھی بن سکتے ہیں ' ہو سکتا ہے ' نصیب کی بات ہے ' لکیر کی بات ہے جس کے ہاتھ میں لکیر ہوگی تو بن ہی جائے گا لیکن خدا را ایسے undemocratic کام نہ کریں جس میں آپ کا ضمیر بعد میں آپ کو ملامت کرے۔ Thank you very much.

جناب چیئرمین: کامران مرتضیٰ۔

سینیٹر کامران مرتضیٰ: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شکریہ جناب چیئرمین! گزشتہ کئی روز

سے اس august House میں ایک بل زیر بحث ہے اس میں کہا گیا ہے کہ that President to hold another office Act 2004 انہوں نے propose کیا ہے ۔ جناب چیئرمین ! اس بل کے مطابق صدر مملکت، صدر کے عہدے کے علاوہ ایک اور عہدہ Army Chief of Staff کا بھی رکھ سکیں گے اور یہ عہدہ رکھنے میں ان کے راستے میں Article 63 (1) (d) and Article 41 (b) 7 یہ حائل نہیں ہوں گے۔ جناب اس بل کے mover نے ایک مہربانی کی ہے کہ یہ بل صرف موجودہ صدر کی مدت عہدہ ---

(Interruption)

Mr. Chairman: Please listen to the honourable Senator.

سینیٹر کامران مرتضٰی، جناب ایک مہربانی کی گئی ہے اس بل کو move کرتے وقت اور وہ یہ ہے کہ یہ بل صرف موجودہ صدر صاحب کی مدت عہدہ تک apply کرے گا جب کوئی نیا صدر آئے گا--- تو پھر کوئی نیا فارمولا لائیں گے۔ بہت مہربانی ان کی۔

جناب Article 41 deal کرتا ہے ' the federation of Pakistan اور اس میں صدر کے بارے میں، اس آئین کے بنانے والوں نے اس کے خدو خال طے کیے تھے کہ وہ صدر کیسا ہوگا، کیوں ہوگا، کس طرح سے ہوگا۔ اس Article کے ذریعے Article 63(1)(b) کو معطل کیا گیا تھا، یہ نظریہ رکھنے والوں نے کہ جمہوریت کی گاڑی کو پٹڑی پر ڈالا جائے 17 ویں ترمیم کے ذریعے۔ ایک provision اس میں introduce کروائی Article 41(7)(b) ۔ اس Article کی رو سے Article 63(1)(b) کو 31st دسمبر 2004 ، کو operative ہونا تھا اور اس ترمیم کو نہ صرف ہم ایم ایم اے والوں نے، قوم نے، اس طرح سے سمجھا بلکہ صدر مملکت جناب جنرل مشرف نے خود بھی اس کو اسی طرح سمجھا اور اس سمجھ کی وضاحت انہوں نے اپنی ایک speech میں جو اس ترمیم سے پہلے تھی کر دی۔ جناب! یہاں دو باتیں ممکن ہیں، یا تو جنرل صاحب شروع دن سے غلط بیانی کر رہے تھے یا ان کی نیت میں بعد میں فتور پیدا ہوا۔ جناب! یہ فتور بظاہر Article 63(1)(b) میں موجود ہے ایک phrase کی وجہ سے پیدا ہوا۔ میں وہ phrase پڑھتا ہوں۔ پہلے Article 63 پڑھتا ہوں،

17

"A person shall be disqualified from being elected or chosen as, and from being a member of the Majlis-e-Shoora (Parliament), if-

he holds an office of profit in the service of Pakistan other than an office declared by law not to disqualify its holder."

جناب! جس phrase کا یہ benefit لینا چاہ رہے ہیں وہ "other than an office declared by law not to disqualify its holder" ہے۔ جناب! میں نے original text دیکھا ہے 73 کے آئین کا، 73 کے آئین میں original text میں بھی گو کہ بعد میں Article 63 میں مزید amendments ہوئی ہیں، مگر original text اسی طرح تھا کہ "he holds any office of profit in the service of Pakistan other than an office declared by law not to disqualify its holder." جناب! 1973ء کے بعد نہ تو جنرل ضیاء الحق کو خیال آیا کہ وہ اس Clause کا، اس phrase کا کوئی benefit لے سکیں اور نہ 17th Amendment introducer, جنرل مشرف کو یہ خیال آیا کہ وہ اس کا کوئی benefit لے سکیں۔ جناب! یہ خیال ہمارے ساتھیوں نے ان کو عطا کیا۔ 17th Amendment سے پہلے بھی اگر یہ بات اسی طرح سے ہوتی، جس طرح سے آج سمجھا جا رہا ہے یا جس طرح سے آج سوچا جا رہا ہے تو 17th Amendment کو اس سے پہلے اسی طرح use کیا جاسکتا اور ایک Bill introduce کروا کر جنرل صاحب کو دو عہدے رکھنے کا اختیار دے دیا جاتا۔ جنرل صاحب اور دوسرے لوگ concious تھے، وہ یہ جانتے تھے کہ اس طرح نہیں ہو سکتا۔ مگر بعد میں ہمارے ساتھیوں نے ایک ابہام پیدا کرنے کے لیے، ایک problem پیدا کرنے کے لیے یا اپنے آپ کو ان کی نظروں میں سرخرو کرنے کے لیے یہ ابہام پیدا کیا جو کہ shameful ہے۔

جناب! ایم.ایم اے کو یہ الزام دیا جاتا ہے کہ 17th Amendment کے ذریعے انہوں نے جنرل صاحب کو bale out کیا۔ جناب! 17th Amendment کے ذریعے bale out کرنے کی بات اگر ہوتی تو یہ Clause تو پہلے سے موجود تھی جس کا سہارا آج یہ لے رہے ہیں۔ اگر 17th Amendment کی بات ہوتی یا ہمارے bale out کرنے کی بات ہوتی تو جنرل صاحب اکتوبر 1999ء کا action نہ لیتے۔ جناب! ہم نے تو راستہ اس لیے دیا تھا کہ ان کی جمہوریت کی

گاڑی کو پٹڑی پر ڈالا جا سکے۔ مگر جنرل صاحب نے اس وعدے کو جو انہوں نے قوم سے کیا، جو انہوں نے ایم ایم اے کے ساتھ، جو انہوں نے اپنے ساتھ کیا اور اللہ کے ساتھ کیا اس کا کوئی پاس نہیں رکھا۔

جناب! اس Bill کے ذریعے دو Articles کو انہوں نے کہا کہ وہ راستے میں نہیں آئیں گے۔ مگر اس کے ساتھ تین اور Articles ہیں آئین کی۔ ,Articles 243, 244 and 245 اور نہ صرف یہ تین Articles بلکہ اس کے ساتھ Article 244 کا oath بھی ہے۔ اس میں جنرل صاحب نے عہد کیا تھا Chief of Army Staff بنتے ہوئے، یہ عہد کیا تھا قوم کے ساتھ، اپنے ساتھ، فوج کے ساتھ کہ وہ کسی سیاست میں ملوث نہیں ہوں گے۔ جناب! اس عہد کا کیا ہوا؟ اس Article 243 کا کیا ہوا، اس Article 244 کا کیا ہوا، اس Article 245 کا کیا ہوا۔

جناب بات اس سے بھی آگے نکل جاتی ہے اس commitment کی جو انہوں نے ہم سے کی تھی۔ بات اس سے بھی آگے نکل جاتی ہے اس commitment کی جو انہوں نے قوم کے ساتھ کی تھی۔ جناب یہ طریقہ کار سرا سر غیر آئینی ہے، غیر قانونی ہے۔ اگر آئین میں کوئی ترمیم کرنی تھی تو اس کا یہ طریقہ نہیں تھا کہ subordinate legislation کے ذریعے اس کو amend کیا جاتا ۔ آئین کو amend کرنے کا طریقہ آئین کے Article 238, 239 میں واضح طور پر لکھا تھا۔ کوئی subordinate legislation آئین کو amend نہیں کر سکتی۔ اس کے لیے ایک طریقہ کار موجود ہے، اس کے لیے 2/3rd majority کی ضرورت ہے، کسی simple majority کے زور پر اس طرح آئین کو bulldoze نہیں کیا جاسکتا۔

جناب اس amendment کے دو پہلو ہیں۔ ایک پہلو تو قانونی ہے اور دوسرا پہلو سیاسی ہے۔ قانونی پہلو تو یہ ہے کہ دو Ordinances کو یہ اس طرح subordinate legislation کے ذریعے تبدیل کر رہے ہیں۔ اس کے ساتھ جو اخلاقی پہلو ہے، جنرل صاحب نے قوم کے ساتھ ایک وعدہ کیا تھا اور انہوں نے فرمایا تھا کہ وہ بڑے سچے اور با اصول انسان ہیں۔ اس وعدے کو انہوں نے توڑ دیا ہے۔ جناب یہ پہلی دفعہ نہیں کہ انہوں نے یہ وعدہ توڑا ہے بلکہ اس سے پہلے انہوں نے وہ oath جو انہوں نے سات اکتوبر 1998ء کو Chief of Army Staff بنتے ہوئے لیا تھا۔ اس کو بارہ اکتوبر 1999ء کو توڑا تھا اور اپنے احسان کرنے والوں کو فارغ کر کے اور

اس کے بعد دوسرا وعدہ انہوں نے ان Judges کے ساتھ توڑا تھا بارہ مئی 2000ء کی judgement ان کی favour میں دینے والوں کو اور ان کو رسوائی سے فارغ کیا تھا۔ تیسری بے وفائی انہوں نے ان جنرلوں کے ساتھ کی جنہوں نے ان کو بارہ اکتوبر 1999ء کو بچایا تھا اور چوتھا وعدہ قوم کے ساتھ توڑا ہے' ایم ایم اے کے ساتھ توڑا ہے۔

جناب ہم نے تو جھوٹے کو گھر پہنچایا ہے۔وہ جھوٹا اپنے گھر پہنچ گیا۔بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین:نواب محمد ایاز خان جوگیزئی۔ نہیں 'ڈاکٹر صفدر علی عباسی۔

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی: جناب چیئرمین! آج جب اس بل پر debate ہو رہی ہے۔ میرا خیال بارہ اکتوبر اور چودہ اکتوبر 1999ء کے ان دو تین دنوں کی طرف جاتا ہے جب جنرل مشرف نے اس ملک کی عنان اقتدار سنبھالی تھی اور انہوں نے اس وقت جو پہلی بات کی تھی' انہوں نے declare کیا تھا کہ جی اس سے پہلے 88ء سے 99ء تک کا جو عرصہ تھا وہ ایک shame democracy کا عرصہ تھا۔

جناب عالی! آج جب میں سوچ رہا ہوں تو یہ سوچنے کی کوشش کر رہا ہوں کہ انہوں نے یہ کہا تھا میں حقیقی جمہوریت اس ملک کو دوں گا۔جب میں آج سوچ رہا ہوں تو آج مجھے سمجھ نہیں آتی کہ میں اس democracy کو یا جمہوریت کو جو وہ لانے کی کوشش کر رہے ہیں یا وہ جو اس ملک پر impose کرنے کی کوشش کر رہے ہیں' یا وہ جو اس پارلیمنٹ کے اوپر impose کرنے کی کوشش کر رہے ہیں' میں سوچ رہا ہوں کہ آیا یہ وہ shame democracy ہے' shameful democracy ہے یا شاید shameless democracy ہے۔ مجھے ان تینوں الفاظ میں کوئی لفظ نہیں آ رہا کہ میں اس democracy کو کیا نام دوں۔ ان کے وہ بلند بانگ دعوے جمہوریت کے بارے میں آج اس بل تلے ' آج فوجی بوٹوں تلے روندے جا رہے ہیں۔

جناب چیئرمین! بہت سے لوگوں نے اس طرف سے مسلسل یہ کہا کہ جنرل مشرف صاحب کبھی اپنے وعدے نہیں چھوڑتے۔ ان کے وہ اقدامات جو پچھلے پانچ سال کے ہیں وہ broken promises کی ایک لمبی داستان ہے۔جس طریقے سے انہوں نے اس ملک کے اقتدار پر اپنا ہاتھ مضبوط کرنے کے لیے جو جو اقدامات کیے وہ سارے broken promises جھوٹے

وعدے، توڑے ہوئے وعدوں کی ایک لمبی فہرست ہے۔

جناب چیئرمین! یہ بل ایک شخص کے اندر دو عہدے سمونے کے لیے لایا گیا ہے۔ کہا تو یہ جا رہا ہے کہ President, Chief of Army Staff کا عہدہ رکھ سکتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ Chief of the Army Staff کو President کا عہدہ رکھنے کے لئے ترغیب دی جا رہی ہے جو کہ سراسر غیر آئینی ہے، غیر قانونی ہے۔ کسی بھی طور پر، کسی پارلیمانی حوالے سے یہ چیز صحیح نہیں کی جا رہی ہے۔ جناب چیئرمین! جنرل مشرف 1995 میں Chief of Army Staff بنے۔ 1998 میں پاکستان کے قاعدے ، قانون کے مطابق جو شخص ایک دفعہ Chief of the Army Staff بنتا ہے ، اس کا tenure تین سال کا ہوتا ہے اور اگر اس وقت کا صدر چاہے تو اسے ایک سال کے لئے بڑھا سکتا ہے۔ جناب چیئرمین! آپ ایک endless process میں پڑے ہوئے ہیں۔ مجھے سمجھ نہیں آتی کہ 1998 میں appointed Chief of the Army Staff آج 2004 تک کس طرح Chief of the Army Staff رہ سکتا ہے؟ کس قانون کے تحت وہ Chief of the Army Staff ہے؟ جناب والا! Chief of the Army Staff کی illegality تو اپنی جگہ ہے ہی لیکن اس کے ساتھ ان کی Presidentship بھی illegal ہے۔ جب وہ برسر اقتدار آئے تھے تو انہوں نے وعدہ کیا تھا کہ میں صدر رفیق تارڑ کو ان کے عہدے سے نہیں ہٹاؤں گا۔ لیکن انہوں نے پہلا کام یہ کیا کہ بے چارے صدر رفیق تارڑ کو ہٹا کو خود صدارت کی کرسی پر براجمان ہو گئے۔ انہوں نے کہا کہ میں ضیاء الحق نہیں ہوں لیکن انہوں نے پہلا کام یہ کیا کہ ضیاء الحق کی طرح اپنے آپ کو صدارت میں رکھنے کے لئے referendum کروایا۔ جناب والا! ان کا vote of confidence جو ہے ، وہ ایک illegal excerise ہے ، غیر قانونی exercise ہے۔ یہ آئین (آئین کی کتاب لہراتے ہوئے) کسی بھی vote of confidence کو تسلیم نہیں کرتا۔ یہ آئین کسی referendum کو تسلیم نہیں کرتا۔ یہ آئین کسی ایسے اقدام کو تسلیم نہیں کرتا جو کہ غیر آئینی ہو، بزور قوت ، بزور طاقت کیا جا رہا ہو۔ انہوں نے ہر وہ اقدام کیا جو جمہوریت کی نفی کرتا ہے جو کہ shame democracy کے زمرے میں آتا ہے، جسے وہ criticize کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین! مجھے سمجھ نہیں آتی ہے کہ Law Ministry نے اسے کس طرح

draft کیا ہے۔ جناب عالی! آپ President کو صرف Office of the Chief of the Army staff کا عہدہ نہیں دے رہے ہیں بلکہ آپ Chief of the Army Staff کو قومی اسمبلی کا ممبر بھی اس Bill کے ذریعہ بنانے تک کو تیار ہیں۔ Article 63-1(d) قومی اسمبلی کی membership کے لئے disqualificaiton کا article ہے کہ کوئی شخص جو Office of profit رکھنا چاہتا ہو، خواہ یہ services of Pakistan میں بھی ہو، وہ قومی اسمبلی کا ممبر نہیں بن سکتا۔ جناب والا! جو آپ ترمیم کرنے جا رہے ہیں ۔ یعنی think of of their ideas, think of their thought کہ کل کوئی جرنیل، کوئی بھی Chief of the Army Staff اس Bill کے ذریعے وہ قومی اسمبلی کا election لڑے اور یہاں آ کر بیٹھ جائے۔ سینیٹ کا election لڑے اور سینیٹ میں آ کر بیٹھ جائے۔ جناب والا! آج آپ نے یہ راستہ کھول دیا ہے۔ پہلے جب کوئی take over کرتا تھا تو take over کو justify کرنے کے لئے سپریم کورٹ کے bench میں جانا پڑتا تھا۔ اس take over کو justify کرنے کے لئے PCO نافذ کیا جاتا تھا۔ اس act کو justify کرنے لئے doctrine of necessity بھی لایا جاتا تھا۔ لیکن آج اس Bill میں آپ نے کیا چھوڑا ہے؟ Chief of the Army Staff چاہے تو قومی اسمبلی کا ممبر بن جائے، چاہے تو ملک کا صدر بن جائے۔ آپ کسی طور پر اسے روک نہیں سکتے اور آپ نے جو proviso اس میں ڈالا ہے۔ اب تو suo moto مل گیا ہے Chief of the Army Staff کو، جب بھی اس نے take over کرنا ہو، جناب والا! کسی انسان میں ابدیت نہیں ہے اور ہر انسان نے یہاں سے چلے جانا ہے۔ وہ لوگ بھی تھے جو وردی کے اندر بھی چلے گئے ہیں۔ وردی اتارنے کا ان کا کوئی ارادہ نہیں تھا لیکن وہ وردی سمیت بھک سے اڑ گئے اور ہوا میں تحلیل ہو گئے۔ تو جناب والا! وردی کسی چیز کی ضامن نہیں ہے۔ ابدیت کسی میں نہیں ہے لیکن آپ اس قانون کے ذریعے وہ حرکت کرنے جا رہے ہیں جو کسی بھی ملک کے آئین میں نہیں ہے۔ میں نے کم از کم یہ نہیں دیکھا کہ Chief of the Army Staff کو اس بات کا اختیار دے دیں کہ وہ جب چاہے الیکشن لڑے اور قومی اسمبلی اور سینیٹ کا ممبر بن کر بیٹھ جائے۔

یہ corollary ہے، یہ corollary ہے کہ چیف آف آرمی سٹاف کا صدر کا آفس hold کرنا۔ بنیادی بات یہ ہے کہ آپ چیف آف آرمی سٹاف کو اس بات کی اجازت دے رہے ہیں یا آگے

چل کر کسی بھی چیف آف آرمی سٹاف کو ، جیسے میرے دوستوں نے کہا جو جرنیل جائے وہ آ کر پارلیمنٹ کی الیکشن لڑے ۔ جب آپ ایک induct کر رہے ہیں تو باقیوں کو کیوں نہیں؟ جب آپ سروس آف پاکستان سے ایک category کو نکال رہے ہیں تو کوئی آدمی آئے گا وہ دوسری category کو نکال باہر کرے گا۔ تو جناب ان اقدامات کے ذریعے اس آئین کے ساتھ total مذاق ہے ۔ پھر یہ بحث ہوتی ہے کہ پارلیمان ہے۔ debate ہوتی ہے ' vote out ہوتے ہیں ۔ جناب ! پارلیمنٹ تو صدام حسین کی بھی تھی۔ پارلیمان تو سہارتو کی بھی تھی اور آج اونگ سونگ پی' کے اس ملک برما میں بھی پارلیمان ہے۔ تو ہم بھی اسی قسم کی پارلیمان ہیں۔ فرق یہ ہے کہ وہاں صدام تھا وہاں سہارتو تھا وہاں برما میں کوئی اور جرنیل تھا یہاں جنرل مشرف ہیں اور جناب! آپ کس majority کی بات کرتے ہیں ۔ جو ۲۰ لوٹوں کی بنیاد پر قائم ہو ۔ تیس بندے لے کرکے نیشنل اسمبلی میں آپ کس majority کی بات کرتے ہیں۔ آیا یہ حقیقتاً majority تھی ۔ کوئی simple majority بھی آپ کے پاس نہیں تھی۔ آپ نے بنیادی طور پر لوگوں کو NAB کا استعمال کرکے intelligence agencies کا استعمال کرکے لوگوں کو توڑا اور وہاں پر majority قائم کر دی ۔ کس majority کی آپ بات کرتے ہیں۔ آج یہ کہا جاتا ہے کہ جناب انہوں نے چیف ایگزیکٹو کا عہدہ چھوڑ دیا ہے۔ کدھر چیف ایگزیکٹو کا عہدہ انہوں نے چھوڑا ہے۔ UN جنرل اسمبلی میں وہ جاتے ہیں ۔ کشمیر پر proposals وہ دیتے ہیں، نیشنل سکیورٹی وہ decide کرتے ہیں' law & order وہ decide کرتے ہیں ۔ نیشنل سکیورٹی کونسل کو preside وہ کرتے ہیں۔ کدھر democracy ہے ' کدھر انہوں نے چیف ایگزیکٹو شپ توڑی ۔ ہمارا پرائم منسٹر میر ظفر اللہ جمالی کیا اس کی حیثیت تھی کہ وہ ۲۷ جون کو ایک بجٹ پاس کرواتا تھا ۔ وہی قومی اسمبلی بجٹ پاس کرکے vote of confidence دیتی ہے۔ دو دن کے بعد اس کو resign کرنا پڑتا ہے۔ شوکت عزیز صاحب جو تھا ایک فنانس منسٹر آج بھی میں ان کے لیے یہ کہوں گا۔ ان کو تو آپ نے خود بنیادی طور پر پہلی دفعہ جس شوکت عزیز صاحب کو لگایا جب ان کو شاید احساس ہوا کہ شوکت عزیز صاحب شاید کس وقت replace ہی نہ کر لے۔ آپ نے پہلے دن اس کو ایسا الیکشن کروایا کہ اس کی credibility totally erode ہو گئی ۔ پھر آپ نے قومی اسمبلی میں جو کچھ کیا۔ مزید credibility اڑا دی پھر آپ نے اس کو cabinet بنا کر دی وہ ماشاء اللہ سارے

بیٹھے ہوئے ہیں۔

جناب! اس وقت اس آئین کی تمام schemes کو جو اس آئین کی schemes تھیں۔ executive, judiciary and parliament کی ان تمام چیزوں کا آپ نے حلیہ بگاڑ کر رکھ دیا' آپ نے totally اس آئینی scheme کو بالائے تاک رکھ کر اس آئینی scheme کو اٹھا کر ردی کی ٹوکری میں ڈال دیا ہے۔ ایگزیکٹو بھی اسی بندے کے پاس ہے۔ پارلیمنٹ بھی اسی آدمی کے پاس ہے اور judiciary جناب معذرت کے ساتھ! آج بھی آپ کے ججز PCO کے تحت بیٹھے ہیں آج بھی ان عدالتوں کا vision Constitution of Pakistan کی طرف نہیں ہے آج بھی ان کا vision ایک جنرل کے بنائے ہوئے قانون کے تحت ہے۔ ایک PCO کے تحت وہاں بیٹھے ہوئے ہیں۔ تو کس جمہوریت کی آپ بات کرتے ہیں۔ آج institutions کی یہ حالت ہے کہ کوئی بھی institution آج آپ کی باقی نہیں بچی نہ پارلیمنٹ ہے ' نہ judiciary ہے' نہ ایگزیکٹو ہے۔ سب کو آپ نے ایک بندے کی خاطر ایک بندے کے اقتدار کو دوام دینے کی خاطر آپ نے تمام institutions کو تباہ و برباد کر کے رکھ دیا ہے۔ رہ گئی فوج میں آپ کو یہ بتاتا چلوں کہ آپ کی فوج میں اتنی demoralization ہے it has lost the will to fight دو چیزیں آپ کی جناب! دو recent examples ایک کارگل اور ایک وانا اس بات کو prove کرتا ہے کہ آپ کی فوج لڑنے کے قابل بھی معذرت کے ساتھ نہیں رہی۔ وجہ یہ ہے کہ آپ نے اس کو اتنا politicize کر دیا ہے کہ---

جناب چیئرمین: وقت کا خیال رکھیئے۔

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی: Politics کو آپ نے militarize کر دیا اور ملٹری کو آپ نے politicize کر دیا۔ جناب عالیٰ! یہ جو institution building exercise مجھے بڑے یاد آتے ہیں وہ بارہ اور چودہ اکتوبر کے دو تین دن تھے جب بڑے بلند بانگ دعوے کیے گئے 7-Point Agenda, Institutional re-building, Federalism, کالاباغ ڈیم کیا بات آپ کرتے ہیں۔ تین صوبائی اسمبلیوں کو یکسر آپ فراموش کرنے پر تلے ہوئے ہیں اور آپ کہتے ہیں کہ ان کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ کیا میری اسمبلی کی جس نے مجھے elect کر کے یہاں بھیجا

اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔شرم آنی چاہیے ان لوگوں کو جو اس قسم کی باتیں کرتے ہیں کہ کسی صوبائی اسمبلی کی مسلسل دی ہوئی قرارداد کو، میری اسمبلی نے کالاباغ ڈیم کے خلاف قرار داد پاس کی ہے، کس طرح آپ کہہ سکتے ہیں کہ اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔آپ نے دعویٰ کیا تھا۔ آج میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ حکومت کے کسی ایک ایسے اقدام کے ذریعے سے وفاق کا تہس نہس ہو جائے گا۔ یہ بات بالکل غلط ہے یا صحیح ہے اس پر debate ہوسکتی ہے۔ لیکن تین صوبے ایک چیز کو reject کر چکے ہیں اور آپ کہیں کہ نہیں زبردستی بنا لیں گے۔ کدھر گیا آپ کا وہ وفاق۔ اور کہتے ہیں کہ فوج ' progressive General اور reprogressive General جناب میں آپ کو بتاتا ہوں کہ جو فوجی وردی ہے it is enough motivative progressive in thaughts and ideas. فوجی وردی خود ہی conservative ہے۔ جب بھی فوجی وردی میں آکر بندہ بیٹھے گا وہ صرف conservative ہو کر بات کرے گا کوئی progressive نہیں ہوسکتا۔

Mr. Chaiman: Please try to conclude.

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی : کس طرح آپ کہہ رہے ہیں کہ ہم progressive thought لے کر آ رہے ہیں اور ہم اس گند کو صاف کریں گے۔ وہ تو مشاہد صاحب نے بڑی اچھی باتیں کی تھیں لیکن ایک ہی مجھے تو خطرہ تھا کہ کہیں جنرل مشرف ٹیلی ویژن پر آکر خود اس کو نہ contradict کرے لیکن چلو شوکت عزیز کے ذریعے جو ان کا grand reconciliation کا جو idea تھا وہ ٹھس۔

جناب چیئرمین! مجھے بھی لگ رہا ہے کہ آپ تھوڑے سے وہ ہو رہے ہیں۔ آخر میں ' میں ایک بڑی خوبصورت کہانی جو بچپن میں ہم پڑھا کرتے تھے ۔ آج میرا بڑا دل کرتا ہے کہ یہ کہانی میں آپ سب کو سناؤں ۔ میری بہنیں بھی ہیں اور بھائی بھی ہیں ہوسکتا ہے میں غلط بھی ہوں تھوڑا سا مجھے برداشت کیجئے آپ کی مہربانی ۔لیکن میرا دل کرتا ہے کہ یہ کہانی ان کے سامنے رکھوں ۔ یہ کہانی ہے جناب جو ہم بچپن میں پڑھا کرتے تھے The Emperor's New Clothes. کیا کہتا ہے ۔

18

Long ago, there lived an emperor who really loved new clothes for the afternoon. And he had extra special clothes for the evening. In fact, he had so many clothes that he sometimes didn't know what to wear. One day, two wicked men came to the place to see the emperor.

جناب چیئرمین، ذرا مختصر رکھیں۔

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی: ایک منٹ کی کہانی ہے۔ ذرا سن لیں میں پڑھوں گا آپ سمجھ جائیں گے۔

"We are weavers," they said. "but we are no ordinary weavers. We can make a special magic cloth. If a person looks at our cloth, the can't see at all." The Emperor was impressed. This certainly was something new. "I would like you to make me a suit of this magic cloth," he said eagerly. The weavers smiled at each other. "We shall need a very great deal of gold thread," they said. " You shall have all the thread you require, " replied the emperor. The wicked weavers took all the gold thread and hid it in their bags. Then they sat down and busily pretended to make the magic cloth. One night, the Emperor wondered how the weavers were getting on. "Prime Minister, find out if my magic cloth is ready,"he ordered. Click clack, click clack, the weavers were hard at work. Oh dear,"thought the Prime Minister, " I can't see a thing , but I know that I am not stupid."

So he hurried off to tell the Emperor that he had never seen such beautiful cloth. When the Prime Minister had gone, the weavers just laughed and laughed. Then they went to the Emperor. " It is time to sew the cloth into a suit," they announced that. "we need more gold thread,

"when they got the thread, they hid it as before". The weavers prentended to cut and sew for a whole week. At last they asked the Emperor to try on his new suit. When he had taken off his clothes, the weavers fussed around the Emperor. "What a perfect fit!" they both cried. The Emperor looked in the mirror. He could't want ot seem foolish. "It is a beautiful suit, "has said "Magnificient!". The two weavers held thier breath untill they were sure the Emperor had gone. Then they laughed and laughed and laughed. How was it possible for clever people to be so silly? By now everyone in the land had heard about the wonderful magic cloth and the Emperor's new suit. They were all sure that they would be able to see it.

Soon a royal proclamation was sent out. The Emperor was to lead a grand procession, and he would be wearing his new clothes.! When the great day arrived, the Emperor sent for the weavers to help him to get dressed. "your Highness it looks perfect!" they cried when they had finished. But the Emperor still couldn't see the clothes at all.

"I can't be more foolish than the Prime Minister," he thought, "and he could see the cloth." So he paid the weavers handsomely. The trumpets blew and the great procession started. People had come from far and near to get a good view of the Emperor in his new clothes. But how surprised they were when they saw him.! At last one person in the crowd said timidly, "The emperor's new clothes are beautiful!

Then everyone started talking at once. "So fashionable!" "very smart!" "Divine!" they said, each of them was anxious not to seem more foolish than the rest. But one small boy laughed out loud and shouted,

"Look!. The Emperor has no clothes on.

جناب والا! اس بچے نے جو بات کی ہے اس کو یاد رکھئیے ۔ اس کمخواب کے کپڑوں کو دیکھ کر سارے لوگ کہہ رہے تھے کہ بہت زبردست ہیں لیکن وہ بچہ سمجھتا تھا کہ emperor has no clothes. The emperor today stands XXX وہ XXX کھڑا ہے XXX the emperor has no clothes. emperor today stand XXX.

Mr. Chairman: These words should be expunged.

جناب چیئرمین : تشریف رکھیئے ۔ ڈاکٹر محمد ساعد۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد ساعد : بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ جناب چیئرمین! اس Bill پر بحث کا آج چوتھا دن ہے اور اس کے مختلف پہلوؤں پر کافی گفتگو ہوئی ہے ۔ میں صرف ان پہلوؤں کی طرف آپ کی توجہ مرکوز کراؤں گا جو ایک لحاظ سے تشنہ رہ گئے ہیں ۔

جناب چیئرمین! پہلی بات جو میں عرض کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ یہ Bill صدر مشرف کو اختیار دیتا ہے کہ وہ صدارتی عہدے کے ساتھ Chief of Army Staff کا عہدہ بھی رکھ سکتا ہے ۔ اس سلسلے میں جناب یہ بتانا ضروری ہے کہ یہ Chief of the Staff کا عہدہ فوج کا نہایت اہم ترین عہدہ ہے ۔ یہ کل وقتی ذمہ داری ہے یہ کوئی part time job نہیں ہے it requires full attention, full devotion and full commitment. یہ اعزازی اور honorary عہدہ بھی نہیں ہے کہ جب چاہیں فراغت میں اس مشغلے سے اپنے آپ کو بہلائیں ۔

جناب چیئرمین! میں آپ کو ہندوستان کی مثال دوں گا ، فوجی قوت کے لحاظ سے انڈیا ہم سے بہت بڑا ملک ہے ۔ افواج کی تعداد کے لحاظ سے ، فوجی ساز و سامان کے لحاظ سے ، رقبہ اور آبادی کے لحاظ سے ہندوستان پاکستان سے بہت بڑا ملک ہے۔ جناب والا! لیکن اہم بات یہ ہے کہ وہاں پر ہندوستان میں امن و امان کی صورتحال ہم سے زیادہ خراب ہے۔ کشمیر میں ایک جنگ کی کیفیت ہے۔ کشمیری مجاہدین اپنی آزادی کے لئے لڑ رہے ہیں اور تحریک آزادی کے کچلنے کے

[xxx Words are expunged by the order of the Chairman]

لئے وہاں پر چھ لاکھ انڈین فوج موجود ہے ۔ اسی طرح سے ناگالینڈ میں آزادی کے لئے مسلح تحریک شروع ہے اور اس کے علاوہ ملک کے اندر ہندو مسلم فسادات روز مرہ کا معمول ہیں لیکن ان سب افراتفریوں کے باوجود انڈیا کے آرمی چیف نے صدارتی عہدہ سنبھالنے کی خواہش نہیں کی ہے ۔ اور نہ کبھی صدر عبدالکلام نے یہ کہا ہے مجھے چیف آف آرمی سٹاف کا عہدہ بھی دیا جائے۔

جناب چیئرمین صاحب! دو دن پہلے اس ایوان کے ایک معزز رکن نے ایک نقطہ اٹھایا تھا اور کہا تھا کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور خلفاء راشدین سربراہ مملکت بھی تھے اور فوجی سربراہ بھی تھے۔ اسی لئے اگر پرویز مشرف دونوں عہدے اپنے پاس رکھے تو کسی کو اس پر اعتراض نہیں ہونا چاہیے۔ جناب عالی! دور نبوت میں فوج کے سربراہ کا کوئی علیحدہ شعبہ نہیں تھا اور نہ کوئی عہدہ تھا۔ حضورصلعم جب کبھی کسی غزوہ پر جاتے تو وہ خود سپہ سالاری کے فرائض سرانجام دیتے اور اگر وہ کسی جہادی مہم میں شریک نہیں ہوتے تھے تو کسی صحابی کو سپہ سالار بناتے اور اسی طرح کے جہادی مہم کو وہ سریا کہتے ہیں۔ اسی طرح چھ سات غزوات میں آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود سپہ سالار تھے اور ستائیس سریوں میں دیگر صحابہ کرام نے سپہ سالاری کے فرائض سر انجام دیئے۔ جناب عالی! یہی طریقہ کار خلفائے راشدین کے دور میں بھی جاری رہا۔ جناب! مشرف کے دور حکومت کا موازنہ دور نبوت سے کرانا یا خلفائے راشدین کے دور سے کرانا، سراسر گستاخی اور بے ادبی ہے۔ مشرف کے دور کا اگر موازنہ کرانا ہے تو موجودہ دور کی حکومتوں سے کرائیں۔ مثلاً من موہن سنگھ کی حکومت ہندوستان سے اور حامد کرزئی کی حکومت افغانستان سے اور یہ بھی یاد رہے کہ ان دونوں ممالک میں صدر مملکت اور فوجی سربراہ کے علیحدہ علیحدہ عہدے ہیں۔ جناب عالی! میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ہماری فوج کا شمار دنیا کی بہترین افواج میں ہوا کرتا تھا۔ جناب آزادی سے قبل پہلی جنگ عظیم میں اور دوسری جنگ عظیم میں اس فوج نے کئی محاذوں پر لڑائی لڑی اور شاندار فتوحات حاصل کیں لیکن جب سے فوج سیاست کے میدانمیں آئی، اس کی پیشہ ورانہ صلاحتیں بالکل ماند پڑ گئی ہیں۔ ایوب خان نے فوج کو اپنی ذات کے لئے استعمال کیا۔ یحییٰ خان بھی، ضیاء الحق بھی اور مشرف بھی فوج کے سہارے اقتدار میں آئے اور فوج کے بل بوتے پر حکومت کرتے رہے ہیں۔ جناب عالی! وہ یہ بھول گئے کہ کسی

ایک فرد کی فوج نہیں ہے اور وہ بھول گئے کہ یہ کسی راجا مہاراجا کی فوج نہیں ہے' یہ پندرہ کروڑ عوام کی فوج ہے اور ان کے خون پسینے سے اس کی آبیاری ہوئی ہے اور اس کے سارے اخراجات بھی عوام برداشت کرتے رہے ہیں۔ جناب عالی! سیاست میں آنے کے بعد اس کی پیشہ ورانہ صلاحیتیں بہت بری طرح متاثر ہوئی ہیں اور اس کے خراب نتائج ہم نے دیکھے ہیں۔ ایوب کے دور میں 1965 کی جنگ میں اس کا نتیجہ ہم نے دیکھا ہے کہ مشرقی پاکستان میں یحییٰ خان کے دور میں شکست ہوئی' اس کی وجہ سے ہم نے سیاچین گلیشیئر کھویا' اسی کی وجہ سے ہمیں کارگل میں شکست کا سامنا کرنا پڑا اور اسی کی وجہ سے اس وقت فوج وزیرستان میں پھنسی ہوئی ہے۔

جناب عالی! میں دوسری بات جو عرض کرنا چاہتا ہوں' وہ یہ ہے کہ مشرف کو 31 دسمبر 2004 سے پہلے پہلے Chief of the Army Staff کا عہدہ چھوڑنا پڑے گا' اسے دستبردار ہونا پڑے گا' اس لئے کہ یہ ہمارے دستور کا حصہ ہے اور یہ قومی اسمبلی کی سادہ اکثریت سے اور سینیٹ کی سادہ اکثریت سے اس شق میں کوئی تبدیلی نہیں لائی جا سکتی۔ جناب! جو افراد مشرف کو مشورہ دے رہے ہیں کہ وہ اس عہدہ کو اپنے پاس رکھے' وہ یقیناً اس کے دوست نہیں ہیں' ان کے ہمدرد نہیں ہیں۔ یہ افراد چالاکی سے اور حکمت عملی سے اس کو ایک بند گلی کی طرف دھکیل رہے ہیں' جہاں سے نکلنے سے کوئی راستہ نہیں ہو گا۔ جناب چیئرمین صاحب! چند ہفتے قبل ایک Indian journalist نے جدہ میں نواز شریف سے تفصیلی interview لیا جس کا پورا متن "The News" کے Sunday Edition میں آیا ہے--------

اس میں ایک دو گھنٹے تک تفصیلی سوالات پوچھے گئے۔ آخر میں جرنلسٹ نے پوچھا کہ آپ نے اپنے وزیروں اور مشیروں کی بڑی تعریف کی ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ تو سارے کے سارے اس وقت جنرل مشرف کے ساتھ ہیں۔ اس پر نواز شریف نے کہا کہ میں بہت خوش ہوں کہ وہ اس وقت جنرل مشرف کے ساتھ ہیں۔ انہوں نے پوچھا کہ کیوں؟ تو اس پر نواز شریف نے جواب دیا کہ ان وزیروں اور ان مشیروں نے جس طرح میرا بیڑہ غرق کیا ہے اسی طرح اب یہ مشیر اور وزیر مشرف کا بیڑہ بھی غرق کریں گے۔

جناب عالی! اگر 31 دسمبر 2004ء کے بعد دستور سے انحراف کیا گیا تو یہ ملک سے غداری کے مترادف ہو گا اور میں آپ سے یقین سے کہتا ہوں کہ اس کے ردعمل میں لوگ

سڑکوں پر نکلیں گے، گلیوں میں آئیں گے، خون خرابہ ہو گا اور اس بات کا قوی امکان ہے کہ مشرف صاحب کو صدارتی عہدے سے بھی ہاتھ دھونا پڑے گا۔ جناب شیر افگن صاحب نے جمعہ کے روز تاریخ کے حوالے سے قومی dictator کے انجام کا ذکر کیا' انہوں نے فرمایا کہ 1500ء میں انگلینڈ میں بھی Oliver CromWel کے نام سے ایک فوجی آمر نے حکومت کی تھی لیکن جب وہ مر گیا تو لوگوں نے اس کو معاف نہیں کیا اور اس کے مرنے کے بعد اس کی لاش کو قبر سے نکالا اور اسے پھانسی پر چڑھایا۔ میں اس مثال پر کوئی تبصرہ نہیں کرنا چاہتا۔

جناب عالی! آخری بات جو میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ انسانی حرص کی کوئی حد نہیں ہے there is no limit to the human ambitions اور بالخصوص فوجی آمر تو اختیارات کے معاملے میں بڑا sensitive اور حریص ہوتا ہے۔ جناب مجھے خوف اور اندیشہ ہے کہ اگر حکومتی اراکین اس bill کو pass کر دیں جو کہ وہ یقیناً کریں گے تو ایسا نہ ہو کہ کچھ عرصے کے بعد یہ شاطر اس ایوان میں ایک اور bill لائے جس کی غرض و غایت یہ ہو کہ مشرف کو ان کی خدمات کے صلے میں پاکستان کا تاحیات صدر مقرر کیا جائے اور اسے دستوری تحفظ بھی دیا جائے۔

Mr. Chairman: Please try to conclude.

سینیٹر ڈاکٹر محمد ساعد، جناب چیئرمین! صاحب میری گزارش ہے کہ اس bill کی حمایت نہ کی جائے اس لئے کہ یہ ملک کی سیاست پر نہایت بُرے طریقے سے اثر انداز ہو گا۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین، میاں رضا ربانی۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی، جناب چیئرمین صاحب! نماز کا وقفہ کرلیں۔

سینیٹر وسیم سجاد، فیصلہ یہ ہوا تھا کہ جس نے نماز پڑھنی ہے وہ جا کر پڑھ آئے۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی، جناب نماز کے لئے تو کوئی proceeding نہیں ہے۔

جناب چیئرمین، ابھی تو ایک بجا ہے' ڈیڑھ دو بجے تک پڑھ سکتے ہیں' رضا صاحب کو سن لیں اس کے بعد break کر لیجئے گا۔ ابھی بہت وقت ہے۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی، نہیں جناب یہ روایت بن جائے گی' ایک بجے

جماعت ہو گی۔

جناب چیئرمین، جماعت آپ خود بھی کر سکتے ہیں۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی، نہیں، نہیں جناب یہ اجتماعی جماعت ہے' ایک bill کی وجہ سے آپ delay نہ کریں۔

جناب چیئرمین، آپ کو کوئی نماز سے منع نہیں کر رہا' آپ جماعت خود بھی کر سکتے ہیں' کوئی پابندی نہیں ہے۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی، جناب یہ روایت بن جائے گی' آپ ایسا نہ کریں' نماز کا وقفہ ہونا چاہیئے' چاہے پندرہ منٹ دے دیں۔

جناب چیئرمین، پہلے رضا ربانی صاحب کو سن لیں۔

سینیٹر رضا محمد رضا، جناب چیئرمین! نماز کا وقفہ کر رہے ہیں تو پھر بعد میں میں بول لوں گا۔

Mr. Chairman: Now it is sense of the House, so this is the break for prayer. We will break for prayer and reconvene at 1.15 afternoon.

....

(اس موقع پر ہاؤس کی کارروائی 15 منٹ کے لئے ملتوی کر دی گئی۔)

....

(وقفہ نماز ظہر کے بعد اجلاس دوبارہ شروع ہوا)

....

جناب چیئرمین، رضا صاحب آپ بولیں گے۔

سینیٹر میاں رضا ربانی، جناب کھوسہ صاحب پہلے بول لیں۔

جناب چیئرمین، کھوسہ صاحب بولنا چاہتے ہیں۔ کھوسہ صاحب بول لیں۔

سینیٹر وسیم سجاد، جناب چیئرمین! ایک اصول کی بات ہے کہ نام بلایا گیا حاضر

نہیں ہیں تو دوسرا مقرر بول لے ۔ جناب والا! میں اپنی طرف ابھی لڑائی ختم کرکے بیٹھا ہوں ۔ پری بی بی نے مجھ سے کہا کہ میں بولنا چاہتی ہوں میں نے کہا کہ آج آپ کی منت کریں گے کہ یہ کام مکمل کرنے دیں ۔

Senator Wasim Sajjad: Please sir, I would request that let's wind up this debate otherwise sir, we will not be able to finish it. I have been fighting with my own members and request....

Mr. Chairman: Raza Rabbani will say what you want to say in a very eloquent manner, I am sure.

سینیٹر محمد انور بیگ : میں نے مختصر سی بات کرنی ہے ۔

جناب چیئرمین، مختصر ہوتی نہیں ہے ۔

سینیٹر وسیم سجاد، جناب ! اس طرح آپ کریں گے ، rules کے برعکس چلیں گے تو پھر problem ہو گی ۔

جناب چیئرمین، میرے خیال میں رضا ربانی صاحب will cover it.

سینیٹر محمد انور بیگ : جناب ! دو منٹ دے دیں۔

جناب چیئرمین، دو منٹ نہیں ہوتے ۔ بیگ صاحب ! یہاں سے بھی کئی speakers ہیں پھر سب کا ہو جائے گا ۔ تشریف رکھیئے ۔ کھوسہ صاحب ! آج میرا خیال ہے رہنے دیں let us go on with the system that we have adopted. Mr. Raza Rabbani Please.

Senator Mian Raza Rabbani: Mr. Chairman, first of all let me state that it was a calculated decision on the part of the joint Opposition that we try and extract as much time as is possible to put on record our point of view because we believe that this is a defining moment in the hisotry of Pakistan and it is indeed a defining moment in Pakistan's Parliamentary history. When on its own accord Parliament is abdicating its

own powers and Parliament is abdicating the place of civil society in the body polity of Pakistan, therefore, the Opposition thought it proper to take light from what Shaheed Zulfiqar Ali Bhutoo who said that he would rather prefer to be destroyed by the guns of the military than by the pen of the histor ian. So, therefore, for history to record and history to pay a testament that at least there were some amongst the Parliamentarians who took a postion and who fought till the last, to preserve and protect the Constitution of Pakistan.

Mr. Chairman sir, the Constitution today is being mutilated, violated and militrized. State institutions have been used to further an individualistic agenda. And the Institutions of the State are being called upon and have been called upon to defy their role as given in the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan to further an individual's political agenda. And therefore, Mr. Chairman, let me take you on a very brief journey in history and show to you how various institutions functioning under the Constitution of Pakistan have been used by one individual to further his own political agenda. Mr. Chairman, on the 12th of October, when General Musharraf took over, the Army was used as an institution to seize and capture power then in the second step in order to consolidate himself in power, in order to validate himself in power, the judiciary of Pakistan was used and a judgement was obtained in the shape of the Supreme Court's Judgement in Zafar Ali Shah's case. The story of the use of the institution does not end here. An institution was created by Genral Musharraf himself and it was said that this institution

would be above politics and that was the institution of the Local Body but then in the instituion of Local Bodies alongwith the instituion of the civil bureaucracy was used to hold an election in violation of the Constituion to hold a referendum in violation of the Constitution to substitute for the election of the President. As if that was not sufficient Mr. Chairman! and the Parliament has and continues to be used, Parliament was used for Article 41(8) and 41 (9) for providing for a vote of confidence for the President. A concept that was totally alien to the Constitution of Pakistan and now Parliament is once again being used for the simple purpose of saying that the Chief of Army Staff can and shall by law have a role in politics that much for strengthening democratic institutions, that much for depoliticising institutions because here we see that the institution of the Army which till today had remained out of politics, today by law they want that institution to be politicized. But then Mr. Chairman! in our travel through history, in our journey through history we also find that when General Musharraf took over, General Musharraf stated that I do not want to be like Zia-ul-Haq that my name will not appear in the Constitution of Pakistan but on the contrary sir, what do we have, we have four specific laws that were enacted to keep General Musharraf in power. The first was the Referendum Order 2002, the second was an amendment to Article 41 (8) and (9) the question of introducing a vote of confidence, a vote of confidence for the President, a concept totally alien to the Constitution of Pakistan, a concept which deprives the provinces of their rights, to curb the smaller provinces, of their rights to counter to the vote of Punjab

through the concept of weightage and then the amendment to Article-41(7) and finally the fourth, the present bill and yet we say that we will not enter our name into the Constitution but four specific laws have been introduced to keep him and perpetuate him in power. But what is even more frieghtful Mr. Chairman! is the fact that on the question of the uniform, on the quesiton of whether the President of Pakistan can hold two offices together. What we find today is that the Federation of Pakistan has been divided right down the middle? You have two provinces, the province of the Punjab and the province of the Sindh which voted for the resolution for a President in uniform. How, Sindh voted, is also a matter of record but nonetheless, history will record that yes the province of Sindh voted for a President in uniform and on the other side Mr. Chairman! you have the province of Pukhtoonkhawa which voted against the uniform and you have the province of Balochistan where a resolution was moved by the Government.

But since it did not have the required, requisite numbers, it was forced to withdraw. Sir, today what you have is a truncated federation, where two federating units, have outrightly rejected the concept of uniform and the President going together. And you have two federating units that are talking of a President in uniform. So that much for the question of building harmony within the federation and building harmony within the federation was one of the seven points that General Muhsarraf gave or expounded when he came into office.

Mr. Chairman sir, the Senate of Pakistan has always had a history

and the histroy of the Senate of Pakistan has been that it has remained the bastion of resistance against black laws. The Senate of Pakistan has never allowed to give space to any law, that has affected the federation of Pakistan. Because indeed the Senate is the custodian of the federation. The Senate of Pakistan has never given any space to any law which takes upon it to do away with the position of civil society. But unfortunately today Mr. Chairman, this Senate seems in great haste. It seems in great haste to abdicate its powers but then alas! this entire Parliament has a unique place in history. Sir, never in the history of world Parliaments will you find, where Parliament has abdicated its right under Article 238 and 239 of the constitution, to amend the constitution. But this Parliament did so when it passed 17th Constitution Amendment Bill. This Parliament also said that we are willing that a watch dog, an unelected watch dog, we are willing to give a space to the Armed Forces against the scheme of the constitution, when it voted for the National Security Bill. Now today Mr. Chairman sir, it is once again wanting to abdicate civil authority totally to the military by the passage of this bill.

Mr. Chairman, during the course of the debate many arguments have been advanced from the other side. But I would just take it upon myself to take up one or two of those arguments before I move on with my arguments. Mr. Chairman! it has been said that the Opposition is strange. The Opposition talks of majority, talks of democracy, talks of supremacy of Parliament but it denies the right of the majority. It has been said that majority is authority. It has been said that once a bill has been passed by

Parliament, it cannot be questioned.

Mr. Chairman, let us go a little behind the way and when we go behind the way, the first question that needs to be answered is, then I think it was very aptly answered that day by the Leader of the House, when he made an off the cuff remark. When Senator Raza Muhammad Raza was making his speech and he said that Parliament can declare a man to be a woman and a woman to be a man. And the honourable Leader of the House said, sitting in his seat but not in Pakistan. I agree with him, I agree with him on the premises that Pakistan has a written constitution and therefore the outer limits that are prescribed by that constitution becomes the outer limits to which Parliament can legislate. And the outer limits that are prescribed by this 73 Constitution, do not provide for the holding of two offices together. So, therefore, the legislation that has been passed today is in violation of the Constitution and when it is in violation of the Constitution and when there is a written Constitution then this Parliament can't pass that legislation. It would not be competent of that legislation and if does pass that legislation, it would be bad law. But then let's move further sir, this is a legalistic position. Let's move further, let's look at the majority. I don't want to go into the bitterness of the past. But is it not a fact that the Pakistan Muslim League (Q) lacked the majority of forming a government at the time of Mr. Jamali? Is it also not a fact that the Article 63 (a) was put in abeyance sir, that floor crossing could take place? Is it not a fact that after holding of the elections of the Senate 63 (a) was brought into effect.. So, in actual fact what you have today? You

have today a majority called the majority of the *"lota"* and the majority of the *"lota"* can't hold the Constitution or play with the scheme of the Constitution. But let's leave that alone also sir. Let's go not to my figures, not Prof. Khurshid's figures and not to Raza Muhammad Raza's figures but let's go to the figures of the Election Commission of Pakistan and what do the figures of the Election Commission of Pakistan tell us? They tell us that despite the facts that through manipulation the number of seats in Parliament may be more of the government coalition. But in actual fact when you look at the number of votes that the people of Pakistan have polled, then the combined opposition sitting here today, the MMA, the Democratic Alliance, the independents, the combined percentage of all of the Opposition today is 53% of Pakistan's votes which is the majority votes and therefore, the majority votes have rejected the concept of a President in uniform. The majority votes have rejected the concept that the Constitution can be altered that the scheme of the Constitution can be altered.

Mr. Chairman sir, another argument that has been advanced from that side of the floor, has been the argument of history. And when the argument of history was being advanced from that side of the floor, indeed Mr. Chairman, I was perplexed. And at times I was constrained to think that are they truly General Musharraf's friends, sitting on that side? The examples that came, whether they came from Muslim history or they came from European history or they came from American history, were the examples, where you had been conquering the Emperors, holding the two

offices together? Conquering Emperors yes, have held the office of the King or the Chief Executive and the commander of their regions. That has been history, do they consider General Musharraf to be a conquering Emperor? Did he on the 12th of October conquer the people of Pakistan? If that be their argument then yes they are correct. And it was said by one honourable Minister that General Makarthev was there. General Makarthev was leading an occupation force. Is General Musharraf leading an occupation force? And how rightly it had been put in a speech prior to mine, by a colleague of mine that when king Charles the second was restored, he had the body of Cromwell and taken out from the tomb and it was taken to the gallows and Tibern and Tibern was the place where criminals used to be hanged in those days the body was hung there. The body was then buried under the gallows and as long as Charles the second remained, the head of Cromwell was put on a pole in front of the Westminster Abbey. So, what examples from history are we giving, if that be in their case then I rest my case, because they have gone a step further improving their loyality to him, then what I would have liked to have said, Mr. Chairman, the Bill is against the basic structure of the Constitution that provides for the subordination of all other institutions to the civil and political will of the people of Pakistan as it is expressed through their elected representatives.

Number 2; the Bill is against the basic scheme of the Constitution which does not envisage that the office of the President of Pakistan can be held simultaneously with any other office of profit and Article 43 goes

a step further with any other office having the right to remuneration.

Mr. Chairman, Numeber 3; the office of the Chief of Army Staff as defined in Article 260 of the Constitution is an office in the service of Pakistan and is hit by the provisions of that Article. Mr. Chairman! sir! according to the Bill or the text of the Bill, it says that it has been made in terms of Article 63(1)(d) of the Constitution and it proposes to benefit only the present holder of the office of the President. This obviously implies that it is for the benefit of General Pervaiz Musharraf and a lot sir, has been said about Article 63(1)(d) and a number of weird and whop and out of context arguments have been advanced but I take refuge in the book written by an eminent jurist, a book written by a present colleague, a book written by a man of conscience who regardless of the fact that he sits on the other side of the divide has the moral courage to express what he feels and put it down in black and white something which lot of us including myself may when the text come find ourselves lucky and therefore, I would like to quote from his book sir, and on the question of 63(1)(d) and page 136, he says that the question of the President holding more than one office was taken up for discussion, Article 41 of the Constitution which deals with the office of the President of Pakistan states that "the person shall not be qualified for election as President unless he is the Muslim of not less than 45 years of age and is qualified to be elected as a Member of the National Assembly and the Member of the National Assembly is by virtue of Article 63(1), Clause (d) qualified to hold an office of profit in the service of Pakistan other than an office

declared by law not to disqualify its holder". Keeping these provisions in view it was suggested that if a cut of date, now this is a relevant portion, keeping these provisions in view it was suggested that if a cut of date for taking off the uniform could be agreed upon then this political decision would be reflected by making Clause (d) of Article 63(1) operative from the agreed date. Accordingly instead of using the phraseology that the President will take off the uniform from a particular date which is not a manner of speech relatable to constitutional qualification and disqualification, we use to express the same will be in terms of disqualification mentioned in Article 63. Mr. Tariq Aziz indicated and now when Mr. Tariq Aziz is there that means that the President is there, General Musharraf is there. Mr. Tariq Aziz indicated that in the next meeting he shall be able to respond on Article 63(1)(d) and when he says that he would be able to respond in the next meeting, it is obvious that he would discuss the matter with General Musharraf and then come back with his concurrence. Mr. Tariq Aziz indicated that in the next meeting he shall be able to respond on 63(1)(d) and the possible cut of date, this formula sounded consistent with the declaration of General Musharraf that the two offices namely of the President and the Chief of Army Staff could not be held by one person. Accordingly, the matter was settled on the following note and this is within inverted commas and parenthesis, this means that this forms the formulation that was made in that agreement, "(Article 63 (1) (d) shall be operative from a date to be mutually agreed between the parties including the President, and that the

Constitutional Package shall be finalized only when the cut off date is supplied"). This is what the honourable Senator has written in his book "Dialogue on the Political Chess Board".

Mr. Chairman, as far as, General Musharraf is concerned, no such law even 63 (1) (d) can enable him to retain both the offices together that is the office of the President and the COAS and according to us here the relevant Article is 244 and Article 244, Mr. Chairman, prescribes the oath of office of the Chief of Army Staff and prescribes the oath of office that an officer of the Pakistan Army takes when he passes out of PMA and that stipulates basically, two things, No. 1, to preserve and protect the Constitution and No. 2, that he will not indulge in politics. And Mr. Chairman, the holding of the office of President by the Chief of Army Staff is the holding of a political office and therefore, is in indirect conflict, is in violation of the oath of an army officer under Article 244 of the Constitution.

Mr. Chairman, the question of the election of the President under Article 41 (3) is a political process. The President summons and prorogues the two offices of Parliament and under Article 56 he can also send messages to the two Houses of the Parliament. The Constitution does not provide for any provision which allows the Chief of Army Staff to either summon the two Houses of Parliament or to send the message to them that is to be taken up for consideration. Under Article 48, the Prime Minister is to advise and the President may require that, that advise be reconsidered but the Constitution does not provide that the Chief of Army

Staff can call upon the Prime Minister or the Cabinet to reconsider their advice.

Sir, in Article 91, the President is called upon, to call upon a person in the National Assembly who commands the majority to take a vote of confidence. This again is a political dispensation which the Chief of Army Staff is not in a position to undertake.

Under Article 91(5), the President can call upon the Prime Minister to take a vote of confidence. This again is a political decision and the Chief of Army Staff cannot be imparted to call upon a President or a Prime Minister to take a vote of confidence.

Under 48(6), the President can ask for a referendum and there has to be a definite question and obviously that question is going to be political and the Chief of Army Staff is not provided in the Constitution that he can call upon the nation to go for a referendum.

Under Article 101, the President has the authority to appoint the Governors. Here that authority would run in concurrence with that of the Chief of Army Staff which he cannot.

Under Articles 234 and 235 of the Constitution, the President can declare an emergency in a province which again is a political decision and the Constitution provides that when the Civil Government asks the Army shall act in aid of civil power but here when the Chief of Army Staff is holding the office of the President, this power also vests with him which is in contradiction to the Constitution of Pakistan.

Mr. Chairman! sir, I would now like to take you to the statement of

objects and reasons and I would like to show to you that from the statement of objects and reasons, the Government has itself defeated its position and its case. The statement of objects and reasons, Mr. President, Mr. Chairman! sir, I am repeatedly calling you the President, I hope its a good omen for you. The statement of objects and reasons is a clear confession Mr. Chairman! that the Government and General Musharraf have failed in implementing his 07 point agenda and have failed in maintaining law and order.

Today, Mr. Chairman, they talk about the war on terror and say that it is an essential fact that if the war on terror is to be fought then it is essential that there should be the uniform and the office of the President together but I just say, Mr. Chairman! that there is a war or an insurgency being fought in Sri Lanka. Is the Sri Lankan President wearing a uniform? She is coping with the insurgency. There is Indonesia where there is a war going on, insurgency going on. Is there a President in uniform? So, this argument falls flat on its own.

Then let us go a little further Mr Chairman! and when the statement of reasons and objects states that it is required for provincial harmony. Then let me ask the honourable members through you sir, or let me ask thehonourable Leader of the House that what has happened in the last five years since General Musharraf has been in uniform, has been the President without Parliament, has been the President with Parliament. Yet, his government has failed to give provincial harmony and NFC Award. His government or he has further politicised and polarized the question of

water shortage between the provinces. His government through its actions in Balochistan, through Gwadar, through the formation of cantonements have alienated the people of Balochistan. And now anoperation is taking place and what to speak of the situation in FATA where you have an insurgency and the people of FATA and Pákhtoonkhwa stand alienated. That much is the concept of harmony amongst provinces. Is this what we are asking for? Is this what we are seeking a continuation for and then let us go a step further and when we go a step further then let me say here that every dark cloud has a silver line and perhaps the only silver lining in this is that when in the statement of objects and reasons they talk about a continuity in policy, continuity in economic policy. When they talk about strengthening of democratic institutions, then at that time, Mr. Chairman! it is a clear admission that theconcept of the National Security Council has failed and has become redundant because you would recall, Mr. Chairman! that the treasury benches went hoarse when the National Security Bill was being debated in the Senate by saying that the National Security Bill or now an act will provide for a road block for another Martial Law to come. It will provide fora harmonization in the relationship of the President, the Prime Minister andthe Chief of Army Staff, the troika that they had created. Although why did you not prescribe to this troika because the Constitution does envisage troika in which there is the Chief of Army Staff but this was their argument and today they want us to believe this fact that if General Musharraf was to shed his uniform then there would be a dichotomy

between the civilian President and the new Chief of Army Staff that takes over. If that is the position sir, if the new Chief of Army Staff would not be under the will of the Prime Minister or the President of Pakistan and there is fear that he may have his own ambitions, then the concept of the National Security Council goes to the winds. Then I would now be looking forward that in the next session the Government would move a Bill that would repeal the National Security Council Act of 2004 and finally, Mr. Chairman, I am gratefulf to Prof. Khurshid, finally, Mr. Chairman, I would like to draw your attention to Article 42 of the Constitutionprescribes the note for the President of Pakistan. We have spoken about a lot of other oaths but Article 43 prescribes the note for the President of Pakistan. And I say that even when this Bill has been passed by the National Assembly and in the next 15 to 20 minutes or in half an hour, the dark chapter in Pakistan's history will be completed when the Senate will give its approval to this Bill but even then General Musharraf would be in violation of yet another oath. If he was to give assent to this Bill and I take you sir, to the third schedule and to the oath of the President of Pakistan, and the oath says, after reading all of it, finally towards the bottom of the page, it says, " that I will not allow my personal interest to influence my official conduct over my official decisions". And this Bill, Mr. Chairman, in its own body says that it is specific to General Musharraf, says that is a one time Bill specific to the incumbent holder of the Office and therefore, there is a pecuniary interest that accrues to General Musharraf and he would be in violation of the oath of Office as

the President of Pakistan becuase his own personal vested interest is involved in the assent to this Bill. Therefore, this in not his official duty. His official duty is, if you look up all, even in the excercise of your official duty, if there is a pecuniay interest that accrues, if it is a bill or it is any legislation which dealsexclusively with your person, then that is a personal interest but whom I am answring, am I answering a person who quoted trumble? In the end sir, I would beseech the members from the treasury benches that you have a elite amongst you. You have a person who has shown how you can be on the other side. And yes! take your principled position. It is still not too late. The clock here is ticking but more important, the clock of history is ticking and we all be judged in finallity by that clock. Thank you.

(Thumping of the desks)

Mr. Chairman: Mr. Tariq Azim.

سینیٹر طارق عظیم خان: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

Thank you Mr. Chairman. Over the past few days, we have heard with much amazement from honourable memebrs of the Opposition. I was shocked to see how suddenly they can suffer from sudden loss or selective loss of memory, which made them mix facts with fiction.

Sir, let me very briefly remind those honourable members who claim to be the guardian of democracy of their own past record. From their excellence speeches, Dr. Riar, speech was excellence but it was devoid of facts, he said that we should all do some soul-searching and be witness

to history. Mr. Chairman, sir, I did just that and looked back in history. So, when the honourable Senator paid rich tributes to his leader, late Zulfiqar Ali Bhutto, and at the same time, he condemned army dictators, I was reminded of the connection between the two. I have always adired certain qualities of late Bhutto Sahib but the factis that he himself was the product of an army dictator and the Martial Law. He had joined as an unelected member of Ayub Khan's Government and, in fact, was still counting the blessings and the virtues of Martial Law, years after, he tookover as Minister in Ayub Khan's Cabinet. Let me just read something to you, sir. In 1963, this is Daily Jang of 30th of August of 1963. Mr. Bhuttosaid:

ملک میں انقلاب نہ آتا یا Martial Law نہ لگتا تو پاکستان کی سالمیت پارہ پارہ ہو جاتی۔

Here is the leader of the People Party speaking 5 years after he joined Ayub Khan's dictatorship.

Sir, sadly, my friend honourable Senator Enver Baig only remembers that he was a BD member in Karachi but he too forgot. He remembered that he was offered two thousand rupees as bribe to vote for Ayub Khan when Mohtarma Fatima Jinnah stood against Ayub Khan for the office of the President. But he also forgot that it was Bhutto himself who actually ran the campaign of Ayub Khan. Also, he happened to forget that Zulfiqar Ali Bhutto was the first Secretary-General of the original Kings Party, the Convention Muslim League. Honourable Dr. Riar said, "let us be honest with each other". I am glad he did just that. When he recalled the jerry-mandering of Nawaz Sharif in the way the

Constitutional amendments were passed in just 15 minutes, he tells us the colleagues of the former Prime Minister are now repentful but he is not so sure about the members of MMA, who were members who served under General Zia-ul-Haq in the guise of 'Nizam-e-Mustafa'. One member of MMA Senator Ibrahim Khan also forgot to check the constitutional requirements when he threatened to block Constitution Avenue with a 'Dharna'. Peaceful 'Dharna' was declared illegal, a form of violence and totally unconstitutional by the then Minister of Law, none other then my friend honourable Senator Mian Raza Rabbani when he spoke in this very House on the 27th of October, 1996. Six thousand workers of Jamat-i-Islami were arrested for this peaceful Dharna. Thus the Constitution has been interpreted, used and very often abused at the whim of those who preach to us sanctity of this 1973 Constitution. Those who proclaim to be the sole protectors of this sacred document were its worst offenders. Indeed, the first axe fell on this document within hours when Zulfiqar Ali Bhutto, by a simple Gazette Notification, denied the basic human rights to Pakistan citizens. It reduced the powers of the courts, and political opponents were arrested. All in all, Bhutto Sahib himself moved and amended the Cosntitution seven times which affected 58 Article and Schedules of the 1973 Constitution. In fact, People's Party never forgets to support the Martial Law and Army dictators when it suits them. I have got here sir, Jang Newspaper of 18th of February, 1972:

پیپلز پارٹی کی مرکزی کمیٹی نے Martial Law جاری رکھنے کی اجازت دیدی۔ فی الحال ملک سے
مارشل لاء اٹھانا ملک کے لئے خطرناک ہوگا (i.e. 9th of February, 1972)..

And they keep reminding us sir, that it is the Army who broke Pakistan and if it was not for the Army, Pakistan will still be united today. but let me also remind those honourable firends. here is the paper 'Emroz' of 16th of March, 1971, which they claim that they never said

اِدھر تم، اُدھر ہم۔ مشرقی پاکستان میں عوامی لیگ اور مغربی پاکستان میں پیپلز پارٹی کو اقتدار منتقل کیا جائے۔

This was Peoples Party talking when they had only 1/3rd members in the National Assembly and they told their members that those who will go to Dhaka to attend the National Assembly session, they will break their legs and of course, now they will deny that but here is a paper sir, it says

مغربی پاکستان سے اجلاس میں جو جائیں گے وہ نتائج خود بھگتیں گے۔

Today the members of the Opposition refuse to accept that there are special circumstances being faced by the country which dictate that President Musharraf should hold the office of the Army Chief but in the same breath Leaders of the Opposition argue that special circumstances at that time justified Zulfiqar Ali Bhutto to declare himself to be the only civilian Martial Law Administrator in the history of the world.

Sir, we have heard the criticism on the present Election Commission. The honourable members from the Opposition tell us that they want an independent Election Commission. Mr. Chairman sir, the Election Commission today is independent but let us now look how they handled the Election Commission just before 1977 elections. I read out something to you sir. This is a letter written in 1977 just before the elections. This is the originals copy if anybody wants to see it. This is

written by Waqar Ahmed, then Cabinet Secretary to the then Prime Minister Zulfiqar Ali Bhutto and I read, "we will have to have stricter control over the Chief Election Commissioner and Election Commission although the Cheif Election Commissioner is wanting independent status. Control over the budget and control over the administrative matters which include appointments and promotions are the only lever through which control can be exercised. Secretary to the Commission will also be told to keep the Prime Minister's assistance fully in the picture and if he tries to be difficult, he can be transferred". This is what we are now by the Opposition that they need an independent Election Commission and that is what they do when they are in power.

My learned friend honourable Prof. Khurshid sahib has quoted from a survey and he was kind enough just now to pass on to me the results of that survey which was carried out by a local N.G.O. It has been published in the "Dawn" newspaper. Only 1258 people were interviewed in just eleven districts of Punjab. The result according to "Dawn" is 46.4% of thoes who said that Gen. Pervaiz Musharraf should retire, 37.9% said that he should retain the uniform. Sir, it is more or less even but let me also show my honourable friend and the rest of the House what was said in another poll. This is not a local poll, just held in the eleven districts in Punjab, this was the poll that was carried out throughout the nation. In fact, it was the only comprehensive survey carried out by any newspaper. This was done by the daily "Khabrain". 9073 people took part, out of which 8564 were declared to be valid entries. 1401 people wanted Gen.

Musharraf to remove the uniform whereas the staggering 7163 or 83.64% wanted him to keep the uniform and instead asked the politicians to end the poverty and high prices. Unlike the past, a policy of co-existence Mr. Chairman! with all political opponents have succeeded in the form of MMA. Led government in Frontier and a coalition in Balochistan. Today there is unprecedented freedom enjoyed by the media while all kinds of criticism from the Opposition, justified or otherwise, is allowed and tolerated. This needs to be contrasted with the so called democratic period when Opposition was just not bearable, resulting in the opposition members being manhandled and thrown out of the Assemblies, as indeed was the case of the National Assembly when Ch. Zahoor Elahi and Maulana Mufti Mahmood were thrown down the stairs of State Bank Building while attending a National Assembly Session. There is little doubt in the past five years, these five years have been good for Pakistan sir for its economy and its International image. We have seen a succesful foreign policy which has Kashmir cause highlighted and our nuclear programme has not only been protected from the International pressure and but indeed, in fact it has been strengthened, its capability has been enhanced.. Micro, Macro indicaters foretell better prospects for everybody and sir, Hounourable Senator Farooq Naik this morining mentioned what has happened to the foreign direct investment for his information let me tell him. In 1998-99 the FDI was 376 million. Today it stands at 949.4, almost 300% increase. Today sir, a vaccume exists at the heart of our body politic. We need to develop a workable model of democracy,

adopted and suited to our own needs and requirements. We have many problems, some God sent but most selfmade. Let us start by owning to our own mistakes of the past because until we identify the disease that has spread within us we can not cure it. Instead of cursing the darkness that srrounds us lets begin by lighting the first candle. The fact is that honourable members of the Opposition are not our enemies. They are our friends just waiting to be pursuaded and there is little doubt in my mind that there are more good people than bad all around us. Let there be goodness in all of us, let us unite sir not politically but in principle: with one aim that is to put the interest of Pakistan first and foremost and to recognise the difference between the government of the day and the State itself.

Mr. Chairman! let us unite to fight against corruption, the injustic, the poverty and the hunger. Let us bring new hope to this great country of ours. Thank you very much.

Mr. Chairman: Mr. Wasim Sajjad.

Senator Wasim Sajjad: I am grateful to you for giving me the floor, a number of points have been raised by the honourable Senators which have been answered from time to time by various members of the treasury benches from this side of the House. I don't wish to burden the record of this House by repeating argument which have already beenmade I will just deal with two points which have been raised and which I feel require an answer. One is that this law which is being passed today

enabling the President to hold another office is *ultra vires* of the Constitution and the second point which was made in terms of Article 244 to the effect that the President having taken an oath in his capacity as the Chief of the Army Staff not to indulge in political activities will be voilating the Constitution if he is allowed to take an other office. Sir, both these points I would like to deal with for your kind permission. As far the first point is concerned sir, there is one Article that is Article 43 which specifically prohibits the President from holding another office of profit in the service of Pakistan. That prohibtion is there but that prohibition has been specifically provided in the 17th Amendment passed by 2/3rd majority of this House and by 2/3rd majority of the National Assembly. And the prohibition in Article 43 has been taken away if we have respect for democracy, if we have respect for institutions and I must remind the honourable members that this was passed with 2/3rd majority not only by the treasury members but also members from the other side of House. So, that prohibition goes the second impediment was the one created under Article 63(1)d.

Mr. Chairman! there are numbers of offices which are offices of profit in the service of Pakistan but the law provides, the Constitution provides that the impediment can be taken away through an act of Parliament that is by the will of the people because I think, it will not be disputed that an act of Parliament represents the will of the people of Pakistan. Let me give a few examples, sir, every member of the National Assembly or the Senate holds an office of profit, why is it that he is not

disqualified, the reason is that although he holds an office of profit, he gets the salary, he gets allowances, he gets privileges but the Constitution says, it will not be treated as an office of profit, the law takes away the impediment in the wayof holding a member of the National Assembly to be an office of profit. Sir, the Chairman of the Senate holds two offices of profit, he is a Senator, he is also the Chairman of the Senate: in both offices he is entitled to salary, he is entitled to allowances, why is it, he does not disqualify the person. The reason is that Constitution says that although it is in the service of Pakistan we will not treat it as in the service of Pakistan:the Chairmen of Standing Committees, they get privileges, they get allowances, its an office of profit, the profit means they derive something from the state: why is it that they are not disqualified: the reason is sir that there is law which says, the Constitution which says that no, although this is in the service of Pakistan but we will exclude it from the service of Pakistan when you exclude something, it means.......

Mr. Chairman: Please, hear the honourable Senator.

Senator Wasim Sajjad: And then you excluded Article 260 is very clear, sir, it says a person in the service of Pakistan is any person who holds any post, any service, any office in the service of Pakistan but for which he gets remuneration but then that very article says that we will now exclude certain offices, member of the National Assembly is excluded, provincial assemblies excluded, Chairman is excluded, Speaker is

excluded, Prime Minister is excluded, many officers are excluded which means otherwise we are in the service of Pakistan which means sir that by the will of the people.

Mr. Chairman: Please, don't interrupt the honourable Senator, hear him out.

Senator Wasim Sajjad: Which means sir that by the will of the people as expressed through legislation in the Parliament these impediments can be removed and this impediment. if therefore, is sought to be removed by the present Act which is before this House.

The second argument which was raised was that Article 244 prohibits a member of the Armed Forces from indulging or taking part in political activities. Correct sir but we are forgetting that we are not talking of a member of Armed Forces, we are talking of two offices and therefore, when we talk of two offices when the Constitution permits two offices, why do we get confused and say although we are allowing two offices, we will only permit the powers of one office.

(Interruption)

Mr. Chairman: Please, hear the honourable Leader of the House

Senator Wasim Sajjad(Leader of the House): Sir, there are two offices, there are two offices, it means two responsibilities, it means two functions, two powers. Let me give you an example, there is very ancient office in the mother of democracies called England which is the office of the Lords Chancellors, the Lord Chancellor is an ancient office.

centuries old, old as the office of the Prime Minister, he holds three offices, he is a member of the cabinet, he is a judge, he sits in the court and he is also the Speaker of the House of Lords, he is your counterpart sir, he is Speaker of the House of Lords, he holds three office. Supposing, he is sitting in the cabinet and somebody tells him but you are a judge, how you are sitting in cabinet, the answer would be, I am now sitting as member of the cabinet, I am not sitting as a judge when he is sitting in the House of Lords, somebody might say sir, your are sitting in the House of the Lords but your are a judge, how you are sitting in this political house, called the House of Lords, the answer would be, I have three offices, I have three responsibilities, three functions, three powers. I am now exercising my powers as a member of the House of Lords. He is Head of the judiciary and not only Head of the judiciary sir, he is the person responsible for all appointments in the high judiciary of the United Kindom, when he is making those appointments, when he is sitting as a judge, when he is passing judgements, somebody could raise an objection, sir, you are a judge. how you are acting as a judge when you are sitting in the cabinet, you also sit in the legislature, the answer would be, I have three capacities, three offices and therefore, now I am sitting in this capacity. Sir, the political powers that were mentioned by the honourable speakers, are powers of the President of Pakistan and once the Consitution and the Law of the country permits the person to hold two offices that let us not get confused and say, although, he is holding two offices but we will only seehis powers, his responsibilities, his obligations

under one Office but we will not see his powers and his reponsibilities under the other Office.

Sir, the President under the constitutional dispensation today, and it was pointed out sir, we must keep reminding ourselves, this is not a permanent arrangement, it is a transitional phase, we are moving from 1999 when the country came under military rule for various reasons We are moving towards democracy and in this transitional phase, certain steps have to be taken as we had taken in the past. Mr. Mushahid Hussain spoke at length about the civil-military relationship and how they have impacted on the politics of Pakistan. Honourable speakers from this side of the House have explained why we feel there is need for unity of command at this moment in the politics and the history of this country.

Sir, it not a permanent arrangement, it cannot be a permanent arrangement, it is a transitional arrangement which is intended to secure democracy in Pakistan, it is intended to secure the democratic institutions of Pakistan and it should be accepted in that spirit. We are all democrates, we have all come to this House having been elected by the people of Pakistan, we all owe allegiance to democracy. But sir, just in the past, just for example when in 1971 the then President had to assume the Office of Chief Martial Law Administrator, sir, could that two be combined? At that time was the Chief Martial Law Administator not exercising two powers? Was he not issuing the orders which are issued by the people in Uniform? But how was he then at the same time presiding over Cabinet Meetings, how was he at the same time coming into the Parliament, how

was he at that time appointing Judges? Was he not summoning the House of the Parliament at that time? One of the honourable members has said that the President summoned the Parliament. Was not the then President who also had the uniform of the Chief Martial Law Administrator, not summoning Parliament, not appointing Judges, not appointing Ministers, not having the power to impose emergency in the country? All this was there but we accept the fact sir, that even at that time he had to take a vote of confidence because of the peculiar situation in the history of Pakistan at that time. We are again passing through a transitional phase, it is not a permanent arrangement and this transitional phase and this law is restricted to present office of the President of Pakistan.

So, for all these reasons sir, I feel that the arguments which have been given by my honourable friends from the other side ably counter by the honourable members from this side. There were two aspects legal which needed answers and I hope I have been able to give an adequate answer. Thank you sir.

Mr. Chairman: Mrs. Rukhsana Zuberi.

سینیٹر انجینئر رخسانہ زبیری، میری ایک چھوٹی سی بات ہے I humbly request you کہ آپ نے جو عظیم طارق صاحب کو appreciation message بھیجا وہ kindly withdraw کر لیں because you are our Chairman also as much as their Chairman.

Mr. Chairman: I am not sending this message. I don't know. Dr. Kousar Firdous.

سینیٹر ڈاکٹر کوثر فردوس، جناب! میں شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے بھی بولنے کا موقع دیا۔ میں تین points پر اظہار خیال کرنا چاہوں گی۔ ایک تو جو یہ عہد یا وعدہ ہوا تھا اس کی کوئی اہمیت ہے، اس کو کوئی وزن دینے کی ضرورت ہے یا یہ ایسے ہی تھا اسے چھوڑا جا سکتا ہے۔ دوسری بات یہ کہ ہمارے ملک کا جو نظام حکومت ہے وہ کس طرز کا بننا چاہیے یا اس تبدیلی کے اس پر اثرات کیا ہوں گے۔ میں پہلی بات کرنے جا رہی ہوں اس کا حوصلہ مجھے اس بات سے ملا ہے کہ جنرل صاحب نے خود یہ کہا کہ میں نے ابھی فیصلہ نہیں کیا کہ میں یہ دونوں offices رکھوں گا یا نہیں رکھوں گا، وردی پہنے رہوں گا یا وردی چھوڑ دوں گا۔ یہ انہوں نے نیویارک میں اپنے ایک انٹرویو میں کہا اور یہاں پر بھی کہا ہے۔ دوسری بات میرے اِدھر کے ساتھیوں نے بھی یہ کہی کہ ہمیں تو ابھی خود بھی معلوم نہیں ہے، یہ نہ جنرل صاحب کو معلوم ہے اور نہ ہمیں معلوم ہے کہ وہ رکھیں گے یا نہیں رکھیں گے، شاید وردی اتار ہی دیں یا شاید نہ اتاریں۔ جناب مجھے امید ہے کہ شاید وہ وردی اتار ہی دیں چونکہ انہوں نے فیصلہ نہیں کیا اس لئے میں ان سے یہ عرض کرنا چاہتی ہوں کہ یہ فیصلہ کرنے میں وہ ایک مثبت فیصلہ کریں۔ میری تو دلیلیں اتنی مضبوط تو نہیں ہوں گی لیکن مجھے دوسرا حوصلہ جو ملا ہے وہ اس واقع سے ملا ہے جو کہ حضرت عمر کے قبول اسلام کا ہے۔ اس وقت حضرت عمر ننگی تلوار اٹھائے ہوئے تھے اور وہ یہ کہہ رہے تھے کہ جو نبوت کا دعویٰ کرنے والا ہے میں جس کا (خدانخواستہ) سر قلم کرنے والا ہوں۔ جب وہ یہ کہہ کر نکلے تو راستے میں ایک آدمی ان سے ملا اور پوچھا عمر کدھر کا ارادہ ہے ۔ تو انہوں نے کہا کہ میں اس ارادے سے نکلا ہوں ۔ انہوں نے کہا تم کدھر جا رہے ہو پہلے اپنی بہن کے گھر کی خبر لو وہاں پر بھی یہ قبول اسلام ہو چکا ہے ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم دعا کیا کرتے تھے کہ دو لوگوں میں سے عمر یا ابو جہل ایک کو اللہ قبول اسلام کی توفیق دے کہ یہ اتنے کر و فر والے لوگ تھے کہ ان کے ذریعے سے اسلام کو تقویت ملے گی ۔ جب وہ اپنی بہن کے پاس گئے وہاں پر قرآن پاک کی آیات تلاوت ہو رہی تھیں ۔ اپنی بہن کو مار مار کر لہو لہان کر دیا ۔ اور بہن نے کہا جو کرنا ہے کر لو لیکن اب ہم اس اسلام سے تائب ہونے کے نہیں ۔ حضرت عمر اس واقعہ پر اسلام لے آئے تھے ۔ میں بھی یہ کہنا چاہ رہی ہوں کہ ہم خواتین کو بھی یہاں پر نمائندگی دی گئی، ہماری آواز

شاید ہم اتنی مدلل بات تو نہ کرسکیں ۔ تاریخ سے یہ حوالے موجود ہیں اور ہم سب چونکہ مسلمان ہونے کے دعویدار ہیں ۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے صدر کی حیثیت سے بھی مسلمان ہونا ضروری ہے ۔ اور ہر مسلمان کے لئے قرآن پاک آخری سند ہے کہ وہاں پڑہمیں کیا ہدایت ملتی ہے ۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے سے ان کے قول سے ہمیں اس اصول پر جو قرآن پاک میں دیا گیا ہے کس طرح سے پریکٹس یا عمل کرنے کی ہدایت ملتی ہے ۔ جناب ! میں صرف دو مثالیں آپ کے سامنے رکھنا چاہوں گی وقت چونکہ کم ہے ۔ سورۃ بنی اسرائیل آیت ۳۴ میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ عہد کی پابندی کرو بے شک عہد کے بارے میں تم کو جوابدہی کرنا ہوگی ۔ جناب دوسری آیت آل عمران آیت ۷۶ ۔ جس میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ہاں جس نے اپنا عہد پورا کیا وہ پرہیزگار ہوگیا تو اللہ ایسے پرہیزگاروں سے محبت کرتا ہے مگر جو لوگ اللہ کے عہد کو اور اپنی قسموں کو تھوڑی سی قیمت کے عوض بیچ ڈالتے ہوں ان کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ۔ نہ اللہ روز قیامت ان سے کلام کرے گا نہ ان کی طرف نگاہ ڈالے گا اور نہ انہیں پاک کرے گا ۔ اور ان کے لئے درد ناک عذاب ہوگا ۔ اور دوسرا صحیح بخاری کی حدیث ہے ۔ اور صحیح بخاری کی حدیث کو ہم سب صحیح ترین حدیث مانتے ہیں ۔ عبداللہ بن عمرو راوی ہیں کہ جس میں چار خصلتیں پائی جاتی ہوں ۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ مسلمان نہیں ۔ پہلی یہ کہ بات کرے تو جھوٹ بولے ۔ دوسری یہ کہ وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے ۔ تیسری یہ جھگڑا کرے تو گالی گلوچ کرے اور چوتھی یہ کہ امانت رکھوائی جائے تو خیانت کرے ۔ جناب جو بھی کردار ہوتا ہے اس کے بارے میں جانچ پڑتال میں بھی کچھ factors ہوتے ہیں کہ جس پر ہم فیصلہ کرتے ہیں کہ کس طرح کا آدمی ہے اس کے ساتھ معاملہ کیا جا سکتا ہے یا نہیں ۔ میں اور آپ بھی جانتے ہیں ہم کوئی دو لوگ بھی وعدہ کریں تو اس کی کوئی validity ہوتی ہے ۔ کوئی دو لوگوں سے بڑا فورم ہے دو گروہ آپس میں معاہدہ کرتے ہیں تو اس کی ایک اور اہمیت بڑھ جاتی ہے ۔ جب دو قومیں آپس میں معاہدہ کرتی ہیں تو اس کی اہمیت اور بڑھ جاتی ہے ۔ جناب! اگر زبانی کیا جائے تو ایک level اس معاہدے کا بھی ہے اور جب تحریری کیا جائے تو اس سے بھی بڑی بات ہوتی ہے ۔ اور جب گواہ بنا کر کیا جائے تو اس سے بھی زیادہ اس بات کو نبھانا پڑتا ہے ۔ جناب! یہ بات بھی ریکارڈ پر ہے کہ جس وقت قیصر روم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ابوسفیان سے پوچھا تھا جو

گئے تھے مسلمانوں کو واپس بلانے کے لئے جو مکہ میں جو ان کو تکالیف دی جاتی تھیں اس کے باعث ہجرت کر گئے تھے ان کو واپس لانے کے لئے تو سوال اس نے یہ کیا کہ کیا جس نے نبی صلعم ہونے کا عہد کیا ہے کیا کبھی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے بدعہدی بھی کی ہے ؟ ابوسفیان کو مجبوراً یہ جواب دینا پڑا کہ نہیں ۔ یعنی Character کی یہ ایک بڑی خوبی ہوتی ہے اور ایک ضروری اور بنیادی چیز ہوتی ہے کہ آپ اپنا وعدہ کتنا نبھاتے ہیں ۔ اس لحاظ سے بھی میں سمجھتی ہوں جناب ! اُس وقت میں اور اس وقت کے لحاظ سے آج کی دنیا میں بھی جیسے پروفیسر خورشید صاحب نے کلنٹن کا حوالہ دیا تھا کہ جو investigations ہوئی ہیں ان میں یہ بڑی بات تھی کہ انہوں نے اپنی اس position پر رہتے ہوئے غلط بیانی تو نہیں کی۔ جناب! دوسری بات جو اس وقت کی جا رہی ہے کہ حالات بدل گئے ہیں۔ جناب! حالات بدلنے کے ساتھ کیا اپنی زبان بدلی جا سکتی ہے یا نہیں۔ حالات بدلنے کے باوجود اپنی زبان پر قائم رہنے کو عہد کا پورا کرنا کہتے ہیں۔ جناب! میں ایک چھوٹا سا واقعہ آپ کے سامنے رکھنا چاہوں گی۔ یہ بھی "بخاری" میں quoted ہے کہ جس وقت غزوہ بدر ہوئی اس وقت مسلمان صرف 313 تھے اور دشمن ایک ہزار تھے۔ بڑی ضرورت تھی کہ ایک بھی آ کر مل جاتا تو تقویت ملتی۔ دو مسلمان جو مکہ سے ہجرت کر کے آ رہے تھے، ان کو اس شرط پر چھوڑا گیا کہ تم جا کر مسلمانوں کے ساتھ لڑائی میں ہمارے خلاف شامل نہیں ہو گے۔ وہ وہاں سے آ گئے اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کہ ہم آ تو گئے ہیں، اب ہم آپ کے ساتھ شامل ہو جاتے ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ جو تم عہد کر کے آئے ہو، تم اس عہد کو پورا کرو۔ جناب! یہ جو کہا جا رہا ہے کہ چونکہ حالات بدل گئے ہیں اس وجہ سے اب اس عہد کو ہم چھوڑ دیتے ہیں۔ میرا خیال ہے اور میری یہ درخواست ہے اور میری یہ التجا ہے کہ اس status پر اور اسلامی جمہوریہ پاکستان کے اتنے ذمہ دار منصب پر ہوتے ہوئے ایسا کردار سامنے نہیں آنا چاہیے۔ اگر ضرور ہی راستہ نکالنا ہے تو کسی اور طریقے سے نکال لیں مگر یہ دھبہ نہ لگنے پائے کہ اتنے بڑے office پر ہونے والا فرد اپنی ایک زبان نہیں رکھتا اور اپنی زبان کو پوری نہیں کرتا۔

جناب چیئرمین، تشریف رکھیں، ٹائم بہت ہو گیا ہے۔

سینیٹر ڈاکٹر کوثر فردوس، جناب! تھوڑی سی بات اور کرنے دیں۔ دوسری بات میں یہ کہنا چاہ رہی ہوں کہ یہ بھی ہم سب کہہ رہے ہیں کہ ملک میں پارلیمانی نظام ہے، جمہوری نظام ہے اور ہم جمہوری نظام کی طرف پیش رفت کر رہے ہیں اور دوسرا نظام جس میں ہم صدر کو سارے اختیارات دے رہے ہیں، وہ صدارتی نظام بنتا ہے۔ جناب! تیسری بات یہ ہے کہ جب ہم ایک فوجی سربراہ کو لا رہے ہیں تو وہ ایک فوجی اور آمرانہ نظام بنتا ہے۔ جناب! مجھے سمجھ نہیں آتی کہ اس وقت پھر ہمارے ملک میں جو نظام ہے وہ کونسا ہے؟ کیا وہ فوجی پارلیمانی آمرانہ جمہوری نظام ہے۔ جناب! پھر اس میں وزیر اعظم کے بھی کچھ اختیارات اگر ایک ہی ذات میں شامل کر دیے جائیں تو وہ اور اچھا ہو جائے گا کہ وہ سارے کے سارے اختیارات اور vision وہیں پر رہے اور کوئی اور فیصلہ نہ ہونے پائے۔ جناب! دستور میں بھی جو ہم کہتے ہیں----

جناب چیئرمین، اب تشریف رکھیے۔

سینیٹر ڈاکٹر کوثر فردوس، جناب! ابھی تین منٹ بھی نہیں ہوئے۔

جناب چیئرمین، دس منٹ ہو گئے ہیں۔ اسی لیے میں کہہ رہا ہوں کہ جتنا ہو سکے مختصر اور relevant رکھیں کیوں کہ باقیوں نے بولنا ہے، ٹائم بھی ختم ہو رہا ہے۔ جناب ایس ایم ظفر please be brief.

سینیٹر ڈاکٹر کوثر فردوس، جناب! میرے دس منٹ کدھر ہوئے ہیں۔

جناب چیئرمین، ہو گئے ہیں۔ میں نے لکھا ہوا ہے۔ بہر حال آپ جلدی ختم کریں۔

سینیٹر ڈاکٹر کوثر فردوس، جناب! میں حالات کی تبدیلی کے بارے میں بات کر رہی تھی کہ---

سینیٹر وسیم سجاد، میں اسی لیے کہہ رہا تھا کہ آپ allow نہ کریں اور آپ wind up کے لیے کہہ دیں۔

جناب چیئرمین،اس کو ختم کر لینے دیں۔

سینیٹر ڈاکٹر کوثر فردوس، جناب! ایک سال میں کونسی تبدیلی آئی ہے۔ جب جنرل صاحب نے ایک سال پہلے یہ کہا تھا کہ میں یہ عہدہ چھوڑ دوں گا تو اس کے بعد ایک سال

میں اب کیا نئی بات ہو گئی ہے کہ ان کو یہ فیصلہ کرنا پڑ گیا کہ میں یہ عہدہ نہیں چھوڑوں گا۔ جناب! معیشت میں جتنا پیسہ آنا تھا وہ آ چکا اور وہ ایک سال پہلے ہی سے آیا ہوا تھا۔ جس وقت بجٹ پاس ہوا ہے، ہم یہ کہہ چکے تھے کہ معیشت بڑی اچھی ہو گئی ہے۔ اچھی بات ہے۔ پھر دوسرا بہانہ operation ہے، اس میں بھی کب سے اسی طرح کی کارروائیاں ہو رہی ہیں۔ افغانستان پر حملہ ہو چکا ہوا تھا، عراق war اور عراق issue ہو چکا ہوا تھا، اب اس کے بعد ایک سال میں کونسا ایسا بڑا فرق آیا ہے۔ میری خواہش تھی کہ یہ لوگ، میرے ادھر کے ساتھی جب تقریر کر رہے تھے تو ان حالات کی نشاندہی کرتے۔۔۔

جناب چیئرمین، اب تشریف رکھیے۔ جی ایس ایم ظفر صاحب۔

Senator S.M. Zafar: Mr. Chairman, I congratulate you. I am expressing my gratitude on the manner in which you conducted with great dignity and decorum the proceedings of this House the matured andvery learned speeches that were made from both sides of aisle, I am sure, will add to the prestige of this Parliament and will go a long way in the empowerment of democracy in this country. I do congratulate you for that.

Sir, you know I was a party to the negotiations and also to the Accord of the 24th December 2003. The essential facts and the details leading to the negotiations and the Accord have been recorded by me in the book which has been referred to a number of times by the learned Senators, i.e, "The Dialogue". Sir, to write about contemporary event, a book on recent history, is an arduous and difficult job. Thank God, I have performed it. I would submit that I stand by whatever I have written in the book. I not only stand by what I have written in the book but I also

stand by the theme of the book.

(Desk Thumping)

Mr . Chairman! being aware of the complex civil military relationship that has overshadowed the political and constitutional history of Pakistan and also knowing General Pervez Musharraf through his actions and decisions and also as a result of our meetings - that I had with him a number of times - I would say that he has taken some historical and some difficult decisions which have earned him and the country respectability and recognition in the international world as well as at home. Sir, I firmly believe and with the conviction that General Pervez Musharraf has that rare chance of changing the history, the course of history. The first leader of Pakistan who did change the course of history was Quaid-e-Azam Muhammad Ali Jinnah. As I just now said there is now a rare chance available to General Pervez Musharraf to change the course of history. He can end this tense, tiresome and wearisome tango that has been going betweeen the military and the civil hierarchy for the last so many years. He can do so by separating the two offices of the Chief of Army Staff and the President.

(Desk Thumping)

Mr. Chairman! we all know that the President has not yet, as has been mentioned on the floor of this House, decided on the issue of the two offices. I am conscious of the views expressed by the honourable members of my political party and my colleagues. I respect their views. They have all given very weighty arguments. They have said all what

they believed in according to their mind or the history that they know. Some of them are senior parliamentarians and have greater experience than I have. They have spoken according to their own conscious and wisdom. I have regards for their views. They have the right to decide in the Parliament whatever they want to decide. But I believe that the passage of this Bill at this juncture when the President has not taken any decision is both premature and un-necessary.

Mr. Chairman! I believe that the power of the President Pervez Musharraf and I repeat that with great emphasis and with conviction, that the power of President Pervez Musharraf lies in his leadership and not in the office or the offices he holds. And I can tell you Mr. Chairman! as a testimony that he has all the qualities of being a big leader and a great leader of Pakistan.

(Desk Thumping)

Sir, the fact that I have expressed differently to some extent than my colleagues should at least convince my friends on the other side of aisle, who have been making some statements to the contrary, that there is no pressure nor any remote control on this side of the House either. That being the position Mr. Chairman, I shall call upon the Opposition not to close the doors on negotiations. This is not the time for confrontation. This is not the time for agitation. This is the time for reconciliation and harmony and togetherness. Our challenges are formidable but the future is also offering us unprecedented opportunities. The Prime Minister of Pakistan has knocked at the door of negotiation by

appointing a committee, don't shy away from it. .

There are still many chances for us to work together for the better destiny of this nation. Before I sit down, Mr. Chairman! there is a verse at the end at the cover page of my book to which reference has been made.-

یہ بال جبریل سے ایک شعر میں نے اپنی کتاب کے آخر میں درج کروایا ہے۔ یہ دراصل حکیم الامت علامہ اقبال جو قرآن کی تفسیر کو بھی سمجھتے تھے اور قرآن جن کی زندگی کا حصہ بن چکا تھا' انہوں نے اسی آیت کا ترجمہ کیا ہے جس میں انہوں نے یہ بات کہی ہے کہ واللہ خیر الماکرین - اللہ سب سے بہتر چال چل سکتا ہے۔

Mr. Chairman! I believe, we all here are no better than pawns. We are doing what has been destined for us by God and this *shair* is actually a reminder to all the *shatirs* of the past, the *shatir* and *shatira* of the past, the present or the future to remember that the only unbeatable chess player is God the Almighty. Thank you very much.

(Desk Thumping)

Mr. Chairman: The Law Minister.

(Interruption)

Mr. Chairman: I think let us continue.

سینیٹر الیاس احمد بلور، جناب! میرے یہی الفاظ انہوں نے بھی کہے ہیں۔دو سینیٹر میرے گواہ ہیں - New York میں Geo پر یہ کہا ہے کہ I know General Musharraf is a very bold man. He will not remain in the uniform and he will shut out the uniform on 30th of December اور مجھے یقین ہے کہ آج یہی الفاظ ان سے پوچھ لیجیے' یہاں دو سینیٹر موجود ہیں' میں نے یہ کہا- میں یہی point of order کہنا چاہتا تھا اور I am sure that General Musharraf will not keep uniform.

جناب چیئرمین، شکریہ۔ تشریف رکھیے۔ Law Minister sahib.

سینیٹر میاں رضا ربانی، جناب چیئرمین! متحدہ اپوزیشن نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ کیونکہ یہ Bill جو آئین کے خلاف ہے اور یہ Bill جو وفاق پاکستان کے خلاف ہے جس نے تقسیم کیا ہے' Law Ministry میں draft ہوا اور اس کو pilot Law Minister کر رہے ہیں۔ لہذا ان کی تقریر کے دوران متحدہ Opposition House میں نہیں بیٹھے گی۔

Mr. Chairman: Law Minister.

Mr. Wasi Zafar (Federal Minister for Law): Thank you very much. Mr. Chairman, I am unable to understand the attitude of my colleagues from Opposition on that day, what they did everybody is a witness, this is the second time they uttered filthy abuses and from our side, it was none. We though came forward but we never uttered even a single word abusive while they uttered, three members out of them. Twice on that day with Mr. Niazi and on this day they used purposely abusive language and then they said this is the Upper House, in National Assembly it has never so happened.

جناب چیئرمین، آپ Bill پر بات کریں۔

Mr. Wasi Zafar: Actually what in their mind is that they want, they may be thinking that Wasi Zafar is the man to whom we can push and we can say him because he left our party before elections and they felt hurt and they felt disgraced because I won whole of the Tehsil to whom they were calling mini Larkana. I won all the six seats by myself and they know it and I gave them the challenge and I gave the challenge to their party leaders that now come on campaign at *Jaranwala* and they did

come but they could not enter over there. This is the background actually.

Now, again on the floor of this House by the grace of God, again I give them a challenge. Come on, I vacate all the six seats or in the next elections, I will see to them how they win. Yes, I know what is the position over there. What is their position. It is not that I am to be the man, it is not that I am too popular, it is what they are actually over there.

Mr. Chairman: Let us proceed with the business.

جناب وصی ظفر، ان کے کرتوت کیا ہیں۔ لوگ ان کو کتنا پسند کر رہے ہیں
Actual بات یہ ہے' لوگ ان کو کتنا like کرتے ہیں

What they did in the last 10 years? I will be but I have to reply what theyhave done? I know my duty. No one is to tell me my duty. I have to reply the opposition. This is also my duty as a Law Minister. HonourableChairman! discussion is going on for the last four days. Most of the things coming from there and have been replied here very properly, very ellaborately and very exhaustively. As far as legal point is concerned, this article they themselves amended, they themselves participated in these articles, article 41, 43 and 63 and this MMA, they made amendments at the floor of the House. Peoples Party made amendments and Muslim League(N) made amendments. By this way, they participated in the National Assembly and thereafter they walked out like this. This is the habit of the opposition that they participate, they raise hue and cry and then they walk out. They themselves consciously in speeches, inserted clauses which give room and, I think, the agreement was that if need be,

Constitution says this clearly that if need be the uniform can be continued by a simple enactment and we have brought this enactment.

There were resolutions from two provincial assemblies. There were party resolutions. This was our party line. This was our party policy and we felt that this is the need of the time and out of that we have brought this enactment which has been passed from the National Assembly and *Insha Allah* it will be passed from this House as well.

The spirit of the democracy that majority prevails and will of the majority prevails and it has to be avoided by. To my mind, what I will say that keeping in view the past history of the country, the things happening, the sequence, the politicians always use to call the army, the armed force that come on. they are not leaving us, they are doing misdeeds. They are playing with the state, with the nation . They are working against the national interest.

When we ourselves call the army, when they come then we say go and now you get away. These parties, they themselves distributed the sweets. There was a lot of happiness. They welcomed the army by themselves and now how they can say that "you leave, you leave". Go Musharraf, go Musharrf go. This is all vague because they are not in power. If they are with Musharraf, they will never say this. They will say Musharraf should continue in uniform for 30 years.

Now, keeping in view the background of our history, what I am going to propose is that there must be a permanent solution and that to my mind is that we, all politicians should accept the role of the army

permanently while running this state, this country and governing this nation. The only permanent solution is that both should get together, both should accept each other, both should accept authority of each other. Both should share the power and both should govern the country effectively for the betterment of the people and for the betterment of the nation and in the national interest. Particularly, in this international scenario, this wave of terrorism all over the world the neighbouring countries like Afghanistan, then Iraq situation, then threat to Iran. Then the way our President Musharraf came out of these threats at Afghan situation, at Iraq situation and all that. Had he not taken the strong wise decisions, the situation in Pakistan might have been worst than in Afghanistan. With these remarks now henceforth, we look forward for a joint role of Armed Forces, you may say establishment and the politicians. Thank you very much.

Mr. Chairman: Mr. Wasim Sajjad, do you want to move the Bill for voting?

Mr. Wasim Sajjad: Yes.

(At this stage the Opposition came back into the House)

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی (وفاقی وزیر برائے پارلیمان): جناب والا! وہ تو آپ نے پہلے question put کرنا ہے اور اس کے بعد voting ہو گی۔

(Interruption)

Mr. Chairman: It has been moved that the Bill to enable the President of Pakistan to hold Another Office[The President to Hold

Another Office Bill, 2004], as passed by the National Assembly be taken into consideration

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion stands carried.

(اس موقع پر Opposition کے اراکین مسلسل احتجاج کرتے رہے اور Go Musharraf Go کے نعرے لگاتے رہے)

Mr. Chairman: Now we take up the Second Reading of the Bill, that is clause by clause consideration of the Bill. Clause 2, there is no Amendment.

The question before the House is that Clause 2 be form part of the Bill.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion stands carried.

(اس موقع پر Opposition کے اراکین مسلسل احتجاج کرتے رہے اور Go Musharraf Go کے نعرے لگاتے رہے)

Mr. Chairman: We now take up Clause 1, Preamble and Title of the Bill. The question before the House is that Clause 1, Preamble and Title do stand part of the Bill.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion stands carried.

(اس موقع پر Opposition کے اراکین مسلسل احتجاج کرتے رہے اور Go Musharraf Go کے نعرے لگاتے رہے)

Mr. Chairman: Please move item No.3

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: Mr. Chairman, I beg to move that

the Bill to enable the President of Pakistan to hold Another Office[The President to Hold Another Office Bill, 2004], be passed.

Mr. Chairman: It has been moved that the Bill to enable the President of Pakistan to hold another office[The President to Hold Another Office Bill, 2004], be passed.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion stands carried.

(اس موقع پر Opposition کے اراکین مسلسل احتجاج کرتے رہے اور Go Musharraf Go اور گرتی ہوئی دیواروں کو ایک دھکا اور دو کے نعرے لگاتے رہے)

Mr. Chairman: Which is the next item? Is it No.6?

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی، جناب چیئرمین! Item No.4 and 5 کو مہربانی کرکے defer فرما دیں۔

(اس موقع پر Opposition کے اراکین مسلسل احتجاج کرتے رہے اور Go Musharraf Go کے نعرے لگاتے رہے)

جناب چیئرمین، پھر ہم Item No.6 پر آ جاتے ہیں۔ You may take up item No.6.

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: I beg to move that the Bill further to amend the Code of Civil Procedure, 1908[The Code of Civil Procedure(Amendment) Bill, 2004], as passed by the National Assembly, be taken into consideration.

Mr. Chairman: It has been moved that the Bill further to amend the Code of Civil Procedure, 1908[The Code of Civil Procedure(Amendment) Bill, 2004], as passed by the National Assembly,

be taken into consideration.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion stands carried.

(اس موقع پر Opposition کے اراکین مسلسل احتجاج کرتے رہے اور Go Musharraf Go کے نعرے لگاتے رہے)

Mr Chairman: Now we take up Second Reading. There is no Amendment. The question before the House is that Clause 2 be form part of the Bill.

Mr. Chairman: Item No.6.

(Interruption)

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: Sir, the Item No.4 may kindly be deferred.

(Interruption)

Senator Wasim Sajjad: Item No.4 is being deferred

Mr. Chairman: Deferred. You may take Item No.6.

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: Item No.6. I beg to move that the Bill further to amend the Code of Civil Procedure, 1908 [The Code of Civil Procedure (Amendment) Bill, 2004], as passed by the National Assembly, be taken into consideration.

(Interruption)

Mr. Chairman: It has been moved that the Bill further to amend the Code of Civil Procedure, 1908 [The Code of Civil Procedure (Amendment) Bill, 2004], as passed by the National Assembly, be taken

into consideration.

(Interruption)

(The motion is adopted).

Mr. Chairman: The motion is adopted. Second Reading. We take up the second reading of the Bill. There are no amendments. The question is that clause (2) forms part of the Bill.

(The motion is carried)

Mr. Chairman: Clause (2) stands part of the Bill.

(Interruption)

Mr. Chairman: Clause (1) Preamble and Title of the Bill. We now come to Clause (1). Preamble and the Title of the Bill.

The question is that Clause (1), Preamble and Title stand part of the Bill.

(The motion is adopted)

Mr. Chairman: Clause (1), Preamble and Title stand part of the Bill. Please move Item No.7.

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: Mr. Chairman, I beg to move- that the Billfurther to amend the Code of Civil Procedure 1908 [The Code of Civil Procedure (Amendment) 2004] be passed.

Mr. Chairman: It has been moved - that the Bill further to amend the Code of Civil Procedure 1908[The Code of Civil Procedure (Amendment) 2004] be passed.

(The motion is adopted)

Mr. Chairman: The motion is adopted and the Bill stands passed.

(The Bill Stands Passed)

Mr. Chairman: Now, we go to Item No.8.

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: Mr. Chairman, sir, I beg to move

that the Bill to amend the defamation Ordinance 2002, the Pakistan Penal Code and Code of Criminal procedure, 1898 [The Defamation (Amendment) Bill, 2004] as passed by the National Assembly, be taken into consideration.

(Interruption)

Mr. Chairman: It has been moved-

that the Bill to amend the defamation Ordinance 2002, the Pakistan Penal Code and Code of Criminal procedure, 1898 [The Defamation (Amendment) Bill, 2004] as passed by the National Assembly, be taken into consideration.

(The motion is adopted)

Mr. Chairman: The Bill stands passed. There are some amendments that have been clubbed to the other.

[The Bill Stands Passed]

Mr. Chairman: We may now take up second reading of the Bill.

(Interruption)

Mr. Chairman: The question is that Clause (2) forms part of the

Bill.

(The motion is adopted)

(Interruption)

Mr. Chairman: Clause (2) stands part of the Bill.

(Interruption)

Mr. Chairman: The Clauses (3) to (9) form part of the Bill.

(The motion is adopted)

(Interruption)

Mr. Chairman: So, all clauses from Clause (3) to (9) form part of the Bill. .We may take up Item No.9, now.

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: I beg to move -

that the Bill to amend the Defamation Ordinance, 2002, the Pakistan Penal Code and the Code of Criminal Procedure, 1898 [The Defamation (Amendment) Bill], be passed.

Mr. Chairman: It has been moved -

that the Bill to amend the Defamation Ordinance, 2002, the Pakistan Penal Code and the Code of Criminal Procedure, 1898 [The Defamation (Amendment) Bill], be passed.

(The motion is adopted)

(Interruption)

Mr. Chairman: The Bill stands passed. Any further business.

[The Bill Stand Passed]

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: Item No.10.

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی، جناب .point of order

(مداخلت)

جناب چیئرمین، میں تو سننے کے لئے تیار ہوں ۔ آپ لوگ خود اتنا شور مچا رہے تھے۔ ایک سیکنڈ ان کا point of order سن لیں۔ ان کا mike کھول دیں۔

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی، جناب یہ جس انداز میں آپ نے پہلا Bill pass کیا ہے اور جس بھونڈے انداز میں آپ یہ legislation کر رہے ہیں۔ آپ بالکل اس ایوان کو تباہی کی طرف لا رہے ہیں۔ اگر آپ یہ سمجھتے ہیں کہ اس طرح آپ نے legislation کرنی ہے، اپوزیشن کو باہر رکھ کر کرنی ہے تو آپ شوق سے کریں لیکن یہ کوئی طریقہ کار نہیں جو آپ اختیار کر رہے ہیں۔ ابھی آپ agreement، agreement کی بات کرتے ہیں۔

(Interruption)

Mr. Chairman: No, personal comments.

عباسی صاحب آپ خود یہاں پر موجود تھے جو تھا وہ پڑھ دیا ہے اور آپ کیا چاہتے ہیں۔

Senator Wasim Sajjad: Let me explain. I had discussed this matter with them Item No. 4 and 5 have been deferred. This is the Bill on which the Opposition said that they wanted to know whether these items have been deferred. Despite the fact that they did not participate.

Mr. Chairman: The other one.

Senator Wasim Sajjad: Keeping in view my understanding with the honourable Leader of the Opposition we deferred those Bills. The other Bills have been passed.

Mr. Chairman: I think there will be the communication gap.

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی، جناب چیئرمین! میں نے motion move کر دی ہے۔ اب سوال آپ نے ڈالنا ہے۔

Mr. Chairman: Any amendments. I believe there are no amendments to be moved. It has been moved that the Bill further to amend Anti-terrorism Act, 1997 [The Anti- terrorism (Amendment). Bill, 2004]. as passed by the National Assembly. be taken into consideration.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: We may take the second reading of the Bill the question is that Clause 2 forms part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clause 1 Preamble and Title of the Bill. We now come to Clause 1 Preamble and Title of the Bill. The question is that Clause 1, Preamble and Title do stand part of the Bill.

(The motion was carried)

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: I beg to move that the Bill further to amend Anti-terrorism Act 1997 [the Anti-terrorism (Amendment) Bill, 2004], be passed.

Mr. Chairman: It has been moved that the Bill further to amend Anti-terrorism Act 1997. [the Anti-terrorism (Amendment) Bill, 2004] be passed.

(The motion was carried)

Mr. Chariman: The House stands adjourned to meet again on Tuesday 2nd November 2004. at 10.00 A.M. being the Private Members Day. Thank You very much.

سبحان ربک رب العزت عما یصفون و السلام علیٰ المرسلین و الحمد لله رب العالمین-

---

[The House was then adjourned to meet again at 10. o' clock in the morning on Tuesday 2nd of November.2004]